وقفية الأمير غازي للفكر القرآني

قال الله تعالى تلك امانيهم قل هاتوا برهانكم ان كنتم صادقين

لما دلت الآية على ان الدعوى بلا برهان مما يجب منه التعفف + وكان الحكم على غير الحديث

بكونه حديثا او اخلاقا في التعسف + كما ان عكسه ادخل في التقشف + وكان الابتلاء

في هاتين البليتين قد كثر في احاديث التصوف + وكانت الرسالة الملقبة ب

التشرف بمعرفة احاديث التصوف

مع ترجمتها الموسومة ب

تكميل التعرف في تسهيل التشرف

وافية عن كلتيهما لما فيهما من التحقيق والتعرف + خالية عن المجازفة والتكلف

فالحائز عليها بعيد ان شاء الله تعالى عن التأسف + وقريب الى التلطف + من

تصنيفات صاحب الفهم والتعرف + كاشف معضلات التصوف مولانا المولوي

الحافظ الحاج الشاه اشرف علي مد الله ظله العلي لاجل افادة اهل التلطف +

اهتم بطبعها محمد عثمان حفظه الله عن التلهف

في المطبع المعروف بمحبوب المطابع الواقع في دهلى

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST
FOR QUR'ĀNIC THOUGHT
Est. 2012 CE

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QURANIC THOUGHT

فہرست مضامین التشرف بمعرفت احادیث التصوف

۱- تمہید
۳- کتاب العلم مع عبادات الاحیائیہ
〃 علم کی فضیلت اور اسکی ضرورت
۴- ذوق سلیم کا معتبر ہونا۔
۶- علوم واحوال باطنہ۔
〃 - علم غیر نافع کا جہل ہونا
۷- مجالس صوفیہ کی فضیلت
۷- تائید عادات صوفیہ کہ مسائل
کو اکثر اشکال میں ضبط کر لیتے ہیں
۸- طالب کی رعایت تعلیم اور تعلم میں
۹- علم رسمی کی مذمت۔
۱۰- علم باطن کی اصل
۱۱- قرب فرائض و قرب نوافل
〃 - اثبات نور باطنی و بعض احوال
وہبیہ و بعض علامات کاملین
۱۲- حق الشیخ فی توجہ و فضیلت
اہل ارشاد۔
۱۳- فضیلت معرفت عارفین
۱۴- قرآن کے بعض معانی کا اہل
ظاہر سے مخفی ہونا۔
۱۵- حق تعالیٰ کا مدرک بالکنہ نہ
ہونا اور علم نبوی کا محیط الکل
نہ ہونا۔
۱۶- رویت حق کا ممتنع ہونا دنیا
میں اور ادراک بالکنہ کا آخرت میں بھی
۱۷- اصل غلبہ کا غیر اختیاری ہونا
۱۸- کائنات کا مظاہر تجلیات ہونا۔
〃 - مسئلہ مذکورہ در حدیث بالا
۱۹- شعور جمادات۔
کتاب الصلوٰۃ
۲۰- قرب خاص کا علاوہ قرب عام کے ہونا
۲۲- نماز میں خشوع اور نماز تہجد و دعا
۲۳- طریقہ تکمیل نماز۔
۲۴- حضور قلب کا شرط قبول ہونا
۲۵- اصلاح باطن کا اصلاح ظاہر کیلئے
مستلزم ہونا۔
۲۵- قطع اسباب مشوشہ
۲۶- غیبت سر۔
۲۷- اللہ سے حیا اور اس کا طریق
۲۸- عدم تجدید صلوٰۃ اللیل
۲۹- مداومت بر عمل
〃 - وبال ترک معمولات
کتاب الزکوٰۃ
۳۰- علم تزاحم درمیان معاد و
معاش ضروری۔
۳۰- تاکد حقوق عباد خصوص مشائخ
۳۱- مثل سابق
۳۱- عدم تنافی درمیان توکل و
ادخار ضروری۔
۳۲- تعلیم حسن معاشرت
کتاب الصوم و کتاب الحج
۳۳- عدم استحقار صغائر۔
۳۴- ابتلاء معاملات حق مع عبید
۳۵- زیارت قبر نبوی صلعم
〃 - اختیار بودن نفع صلحاء
کتاب آداب القرآن
۳۶- ترک بعض طاعات غیر واجبہ در قلبیہ
۳۷- اصل بعض القاب صوفیہ
〃 - ثابت کرنا ظلمت اور نور کا قلب کیلئے
〃 - تواجد بغرض محمود۔
۳۸- تفاضل میان ذکر جلی و خفی
〃 - ترجیح جمع خاطر بر کثرت ثواب
در بعض احوال۔
۳۹- منکر بودن عبادات شاقہ
〃 - ابطال علم مغائر شریعت و
اثبات علم وہبی
۴۰- رعایت نشاط در عبادات
کتاب الاذکار والدعوات
۴۱- ذکر کی فضیلت اور ذکر قلبی
و لسانی میں جمع کرنے کی فضیلت
۴۲- تعبیر ذکر نفی النفس و عذر
صوفیہ و تمثیلات ایشان
۴۳- حقیقت قہر۔
۴۳- بیان تفویض و دعا
۴۴- تکبیر بر ترک دوام
۴۵- اصل بیزاری روزہ
۴۶- تاثیرات عبادت رمضان فی بقیہ سال
۴۷- مجاہدہ اضطراریہ و حکمت بعض
شکوے اہل اللہ۔
۴۸- عدم تحقیر عاصی باحتمال توبہ
〃 - اعتدال در مجاہدہ۔
کتاب آداب الاکل من ربع العادات
۵۰- توجیہ کلام مجازی
〃 - اختیار جانب سہل
۵۱- ذکر ریا۔
کتاب النکاح
۵۱- توجیہ کلام مجازی
۵۲- غیر مقصود بودن احوال
〃 - مجاہدہ اضطراریہ
۵۳- ہدیہ دادن محب خالص
کتاب آداب الکسب والمعاش
۵۳- توکل مع الاشتغال فی الکسب
۵۴- نرمی
کتاب الحلال والحرام
۵۴- اصل حیلہ
۵۵- معیار تقویٰ

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QURANIC THOUGHT

۵۶- مشروط کردن منظوری دعوت بشرط مباح

کتاب آداب الالفتة

۵۷- طریقهٔ نصیحت
۵۸- معامله با شیخ وقت صدور لغزشی از و
رر نہی از غلو
۵۹- وضعداری در حقوق
رر - اصل عظیم حسن اخلاق
۶۰- اعزاز معززین ہر قوم
۶۱- احتیاط از مواضع تہم و حقیقت آن -
۶۱- تطییب خاطر و شرط او
۶۲- مقدم بودن معاملات بر عبادات

رر کتاب آداب العزلة

۶۳- اصل تدوین حالات بزرگان
رر - توسط در عمل -
رر - سفر در پنجشنبه و شنبه

کتاب السماع

۶۴- معذور بودن صاحب وجد
۶۵- قطع اسباب تشویش
رر اصل فراست و حکم آن
۶۶- اصل رقص وجد و تواجد
۶۸- موافقت قوم در مباحات

کتاب عجائب القلب از ربع مہلکات

۶۹- عداوت نفس
۷۰- جہاد نفس
۷۱- دوام انتظار فیوض
۷۲- شوق و محبت
رر - معتبر بودن تنبیہات قلب سلیم -
۷۴- وسع قلب تجلی خاص را
۷۵- صحت الہام
رر - مذمت غلو در حب خلق
رر - احتیاط از شبہات امور غیر مشروعه -
۷۶- محل تقوے

کتاب تہذیب نفس

۷۶- عدم تنافی درمیان امور طبعیه و درمیان کمال
۷۷- اعتدال در مجاہده
۷۷- انتفاء دکراهة الطبعی در رضا
۷۸- فضل بودن جہاد نفس از جہاد کفار

کتاب علاج شہوت البطن

۷۹- عدم تنافی درمیان زہد و توسع فی الماکول والمشروب
۸۰- عدم اختلال مجالست اہل خلوت

کتاب آفات اللسان

۸۱- ترک اقوال و افعال عبث
۸۱- ترک جدال
۸۱- اشد بودن غیبت میت

کتاب مذمت غضب

۸۳- ذم غضب
۸۳- قناعت و عافیت
۸۴- مذمت بعضے فقر
۸۴- نفع عظیم محبت شیخ

کتاب مذمت دنیا

۸۵- وحشت از دنیا
۸۶- تنفیر از دنیا -

کتاب مذمت بخل

۸۷- مثل سابق
۸۷- عدم ذم دنیا - معین آخرت
۸۷- بودن عزت در استغنا
۸۸- ذم بخل و افاده

کتاب مذمت جاه

۸۹- ذم حرص دنیا
۹۰- مطلع نبودن ملئکة بر بعض اعمال و اصل ذکر قلبی محقق
۹۰- مذمت نمایش
۹۱- مغموم نبودن بر ورود سیاس
۹۲- ضرر تعلقات مر ضعفا را

کتاب مذمت کبر

۹۲- سادگی وضع
۹۳- ترک تعرض بعوام
۹۳- بعضی حکمت ہائے تکوینیه در معاصی
۹۴- اصل بودن صلاح باطن

کتاب التوبة از ربع منجیات

۹۵- حقیقت توبه -
۹۶- معافی از مغلوب
۹۷- طاری شدن تغیرات بر کامل
۹۸- فرق درمیان تدقیق و تعمق
۹۹- بودن دنیا آلهٔ آخرت
۱۰۰- غلبهٔ تیسیر
رر - بودن بلا را اثر ملاقات ولایت
۱۰۱- جزم نکردن بر کسی بدخول نار
۱۰۲- حکمت زلالت کاملین
۱۰۳- عدم اعتبار توبه زبانی محض
۱۰۴- سبب بعض اقسام قبض از معصیت

کتاب صبر و شکر

۱۰۴- عمل بودن باطن بر ظاہر
۱۰۷- خواص بعض درجات توکل مسمی به یقین
۱۰۹- بودن جذب علت وصول
۱۱۰- استدراج بودن بقاء احوال مع المعاصی -

کتاب الخوف والرجاء

۱۱۲- غرور بودن رجاء بدون عمل

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QURANIC THOUGHT

۱۱۲۔ اعتبار رجاء رجاء بدون عمل۔
۱۱۳۔ اجمال حدیثین بالا
۱۱۴۔ انفع بودن رجا از خوف برائے عامل آخرت
۱۱۵۔ فضیلت مومن بر کعبہ
۱۱۶۔ فضیلت جزئیہ مومن بر بعض ملئکہ
۱۱۸۔ استمداد التکمیل حق تعالیٰ بالنظر
۱۱۹۔ بعض مصالح تکوینیہ خلق ذریہ و ذنوب خلقیہ
۱۲۰۔ تکیہ نہ کردن بر طاعات
۱۲۱۔ منافی بودن تغیر طبعی کمال را
۱۲۲۔ اجتماع حال سمع کمال
کتاب الفقر والزہد
۱۲۳۔ فضیلت فقر۔
۱۲۴۔ مشروط کردن ہدیہ بشرائط مناسبہ
۱۲۵۔ مشروط بودن قبول ہدیہ۔ بعدم اشراف
۱۲۶۔ عدم حکم قرائن محتملہ
۱۲۷۔ بعض صفات کاملین
۱۲۸۔ ذم تکلف اور ترفع
کتاب توحید و توکل
۱۲۹۔ مکان آنکشاف سر قدر و نہی از کشف غوامض
۱۳۱۔ ذم توہم دعوی قوت
کتاب المحبۃ والشوق
۱۳۳۔ عدم تنافی در حیا حظوظ مباحہ و کمال زہد
۱۳۴۔ شرط بودن مناسبت درمیان شیخ و طالب
۱۳۵۔ ترجیح اثبات رویت پیغمبر ما صلی اللہ علیہ وسلم بر نفی آن
۱۳۷۔ بطلان مذہب اباحیہ
۱۳۹۔ تمنی موت شوق
رر اہتمام حب زائد از اہتمام خوف
۱۴۰۔ رضا و صبر
رر ۔ محترز از سبب للشر
۱۴۱۔ اہتمام اصلاح ہمہ وقت
۱۴۱۔ خوشبو بالیدن لکارو داخل شدن چیزی خوشبو بالیدن برائے دین۔
۱۴۲۔ اعتبار نیت فوق العمل
رر بودن قلب مدار صلاح بالادراک والتوسل
۱۴۳۔ الی حقیقۃ الاشراک والتوسل۔
۱۵۵۔ امتناع ادراک کنہ حقیقت
کتاب ذکر موت
۱۵۶۔ فضیلت موت
۱۵۷۔ مراقبہ موت
۱۵۷۔ ادراک میت
۱۵۸۔ نافع بودن اعمال احیاء بر اموات را
۱۵۹۔ تحقیق مسئلہ رویت
۱۶۱۔ تقویت رجاء در حقوق العباد۔

تمت بالخیر

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST
FOR QUR'ANIC THOUGHT

التشرف بمعرفة احادیث

مع ترجمہ مسمی بہ

تکمیل التصرف فی تسہیل التشرف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وبعد فهذ التحقيق عدة احاديث مما اشتهرت على السنة الصوفية فى خطبهم وانتشرت فى كتبهم ۰ التى ربما يحكم المتقشف على اكثرها بالوضع ۰ لعدم معرفة السند او توهم كون مدلوله مبائنا للشرع ۰ وهذا الاخير يتكفل بالبحث عنه الدراية ۰ وانما قصدى فى هذه الكراسة هو التحقيق من حيث الرواية ۰ واصل ماخذها تخريج احاديث الاحياء للامام العراقى ۰ ثم بعض الاسفار الاخر للباقى ۰ وحيث لم اصرح بالماخذ فهو الاول ۰ وفى الباقى اذكر المعول ۰ وربما تجد الضعف فى بعض هذه الروايات ۰ لكنه لا يضر لتشييد اصل المقصود منها بالصحاح بل بالآيات ۰ كما لا يخفى على

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بعد حمد وصلوٰۃ یہ تحقیق ہی چند ایسی حدیثوں کی جو حضرات صوفیہ کی زبانوں پر انکی تقریرات میں مشہور ہیں اور اُن کی کتابوں میں شائع ہیں جن کے اکثر حصہ کو خشک متشدد موضوع کہدیتا ہی۔ یا تو سند معلوم نہ ہونے کے سبب یا اسکے مضمون کو مخالف شرع خیال کرنیکے سبب اور اس امر اخیر سے بحث کرنے کا ذمہ دار تو علم درایت ہے باقی میرا مقصود اس جزو میں صرف روایت کی حیثیت سے تحقیق کرنا ہے۔ اور اصل ماخذ اس جزو کا تخریج احادیث الاحیاء للامام العراقی ہے۔ اور اسکے بعد اور بھی بعض کتابیں ہیں باقی احادیث کے لئے۔ اور جس جگہ ماخذ کی تصریح نہ کروں وہاں ماخذ پہلی کتاب ہی یعنی تخریج اور باقی احادیث میں ماخذ کو جس پر اعتماد کیا گیا ہی ذکر کرونگا۔ اور بعض اوقات ان روایات میں سے بعض میں ضعف بھی پاؤگے مگر وہ ضعف اسلئے مضر نہوگا کہ ان روایات سے جو مسئلہ اصل مقصود ہی وہ احادیث صحیحہ بلکہ آیات قرآنیہ سے مؤید ہی جیسا کہ

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QUR'ANIC THOUGHT

من مارس الفن + اذا کان ممن قد احسن
الله تعالی الیہ بالفہم ومن + ویزیدہ
وضوحا یزیل منہا الشکوک + النظر فی
رسالتی حقیقۃ الطریقۃ من السنۃ الانیقۃ
ومسائل السلوک من کلام ملک الملوک
لاشتراک الثلثۃ فی المقصود الاصل +
وان کان بعض الخصوصیات اوقع بینہا
الفصل + وھوان المنظور الیہ فی الرسالتین
اثبات الفروع بالاصول + وفی ھذہ الرسالۃ
اثبات نفس الاصول بالمنقول + ھذا
ھوالذی ذکرتہ استقلالاً وقصداً + ۲
ومع ھذا المیبعد ان اورد فی مطاوی
المقصد غیر احادیث الاحیاء القسمین
الاخرین تبعاً وطرداً + احدھما ما یثبت
بہ بعض المسائل المشھورۃ + وان لم تکن
تلک الروایات فی صحف الفن مسطورۃ
وعلی السنۃ اھلہ مذکورۃ + وثانیھما
ما اصلہ لم یوجد + ذکرتہ عسی ان
یظفر بہ احد + وسمیتہا بالتشرف +
بمعرفۃ احادیث التصوف + ربنا تقبل
منا انک انت السمیع العلیم + وتب علینا

فن کی مزاولت کرنیوالے پر مخفی نہیں جبکہ وہ ایسا شخص ہو
جسپر حق تعالی نے فہم صحیح کا احسان اور امتنان فرمایا ہو۔
اور اس دعوے کا (کہ اصل مقصود ان روایات ضعیفہ کا قرآن و
حدیث سے ثابت ہی) وضوح میرے ان دو رسالوں میں نظر کرنے
سے اور زائد ہوجاتا ہی ایک حقیقۃ الطریقہ دوسرا مسائل السلوک
کیونکہ اصل مقصود میں تینوں رسالے شترک ہیں اگرچہ بعض
خصوصیات سے تینوں میں فرق بھی ہی وہ یہ کہ رسالہ حقیقۃ الطریقہ
و مسائل السلوک میں اصل ملحوظ مسائل کا اثبات ہی احادیث سے
(اور احادیث کی تخریج تبعًا ہی) اور اس رسالہ میں اصل ملحوظ خود
احادیث کا اثبات ہی اسانید سے (اور تفریع مسائل تبعًا ہی) او
احادیث کا وہ ذخیرہ جسکو میں نے استقلالًا و قصدًا ذکر کیا ہی؛
تو یہی حصہ مذکور ہی (کہ صوفیہ میں مشہور بھی ہی اور سندًا بھی ثابت
ہی) باقی کچھ بعید نہیں جو اس مقصود کے درمیان درمیان باستثنار
احادیث احیا کے (کہ انکے ساتھ اور کوئی قسم نہ آویگی) اور دو
قسمیں بھی تبعًا و استطرادًا کہیں کہیں ذکر کردوں ایک وہ روایات
جن سے بعض مسائل مشہورہ فن کے ثابت ہوتے ہیں مگر وہ روایات فن
کی کتابوں میں (من حیث الاستدلال علی المسائل) مذکور نہیں اور نہ
مذکور حیثیت سے اہل فن کی زبانوں پر دائر ہیں اور دوسری قسم وہ روایات
جنکی اصل نہیں ملی ۔۔۔ قسم کو اسلیے ذکر کردیا کہ ممکن ہی کسی کو
اسکی اصل ملجائے اور ہمیں ملحق کردے اور میں نے اس مجموعہ کا نام
التشرف بمعرفۃ احادیث التصوف رکھا اے ہمارے پروردگار

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST

انک انت التواب الرحیم ۰

بیشک آپ بڑی توجہ فرمانیوالے اور بڑی رحمت والے ہیں

تنبیھان الاول قال العراقی ؒ وحیث عزوت الحدیث لمن خرجه من الائمة فلا ارید ذلك اللفظ بعینه بل قد یکون بلفظه وقد یکون بمعناه اوباختلاف علی قاعدة المستخرجات ۰

تنبیہ اول۔ عراقی ؒ نے فرمایا ہے کہ میں جہاں حدیث کو کسی امام کیطرف منسوب کرونگا جسنے اسکی تخریج کی ہے تو میری مراد بعینہ وہ لفظ نہیں بلکہ کبھی یہ نسبت باعتبار لفظ کے ہوتی ہے اور کبھی باعتبار معنے کے یا باعتبار اختلاف کے جیسا مستخرجات کا قاعدہ کا ہے۔

الثانی قد یشیر العراقی فی التخریج الی من ینسب الیهم الحدیث من المخرجین بطریق الرمز [illegible] البخاری بلفظ خ والی مسلم م والی الترمذی ت والی النسائی ن والی ابن ماجه ه والی ابی داؤد د والی ما رواه البخاری و المسلم متفق علیه والی الدارقطنی قط والی الطبرانی فی الاوسط طس وفی الاصغر طص والی البیهقی هق والی ابن حبان حب والی العقیلی عق والی الحاکم ك

تنبیہ دوم۔ جن مخرجین کیطرف حدیث منسوب ہے عراقی کبھی تخریج میں ان لوگونکی طرف حروف سے اشارہ کرتے ہیں پس بخاری کیطرف خ سے اشارہ کرتے ہیں اور مسلم کیطرف م سے اور ترمذی کیطرف ت سے اور نسائی کیطرف ن سے اور ابن ماجہ کیطرف ہ سے اور ابوداود کیطرف د سے اور جسکو بخاری ۳
[illegible] متفق علیہ سے
اور دارقطنی کیطرف قط سے اور طبرانی کی اوسط کیطرف طس سے اور اصغر کیطرف طص سے اور بیہقی کیطرف ھق سے اور ابن حبان کیطرف حب سے اور عقیلی کیطرف عق سے اور حاکم کی طرف ك سے۔

کتاب العلم من ربع عبادات الاحیاء

کتاب العلم ربع عبادات احیاء سے

الحدیث طلب العلم فریضة علی کل مسلم ابن ماجه من حدیث انس وضعفه احمد والبیهقی وغیرهما۔

حدیث علم کا طلب کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے حدیث انس ؓ سے۔ اور اسکو احمد و بیہقی وغیرہما نے ضعیف کہا ہے

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QUR'ĀNIC THOUGHT

الحدیث اطلبوا العلم ولو بالصین ابن عدی والبیهقی فی المدخل والشعب من حدیث انس قال البیهقی متنه مشهور واسانیده ضعیفة -

الحدیث الدال علی الخیر کفاعله الترمذی من حدیث انس وقال غریب ورواه مسلم وابوداؤد والترمذی وصححه عن ابی مسعود البدری بلفظ من دل علی خیر فله مثل اجر فاعله اه - ف الاحادیث الثلثة تدل علی فضل التعلم والتعلیم وفیه اصلاح لجهلة الصوفیة من ذمهم العلم وعده حجابًا -

فضل العلم و جہلہ ۴

الحدیث دع ما یریبک الی ما لا یریبک الترمذی وصححه والنسائی وابن حبان من حدیث الحسن بن علی -

الحدیث استفت قلبک وان افتوک احمد من حدیث وابصة اه دل الحدیثان علی اعتبار الذوق والوجدان ممن له کمال الایمان ❊ فیما تزاحم فیه الدلیلان ❊ وهو کالطبعیات لاهل العرفان ❊

ذوق شخص کامل معتبر

حدیث علم کو طلب کرو اگرچہ وہ چین میں ملے ابن عدی اور بیہقی نے مدخل اور شعب میں انس کی حدیث سے روایت کیا بیہقی نے کہا کہ یہ متن تو مشہور ہے مگر اسنادیں اسکی ضعیف ہیں ف اور ضعف کے شبہ کا جواب خطبہ میں ہو چکا ہے اس عبارت میں اور بعض اوقات ان روایات میں سے بعض میں ضعف ہی پاؤ گے -

حدیث اچھی بات بتلانیوالا ایسا ہی ہے جیسا اسکا کرنیوالا روایت کیا اسکو ترمذی نے حدیث انس سے اور کہا کہ یہ غریب ہے اور اسکو مسلم و ابوداؤد و ترمذی نے مع تصحیح ابومسعود بدری سے اس لفظ سے روایت کیا ہے من دل علی خیر فله مثل اجر فاعله اس میں کفاعله کی تفسیر بھی ہو گئی کہ تشبیہ اجر میں ہے یہ تینوں حدیثیں علم سیکھنے اور سکھلانے کی فضیلت پر دال ہیں اور اس میں جہلاء صوفیہ کی اصلاح ہے جو علم کی مذمت کیا کرتے ہیں اور اسکو مقصود کا حجاب سمجھتے ہیں -

حدیث جو چیز تجھ میں کھٹک پیدا کرے اسکو چھوڑ کر وہ چیز اختیار کر جو کھٹک نہ پیدا کرے روایت کیا اسکو ترمذی نے مع تصحیح کے اور ابن حبان نے حدیث حسن بن علی سے -

حدیث اپنے دل سے فتوی لے اگرچہ فتوی دینے والے تجھ کو فتوی بھی دیدیں روایت کیا اسکو احمد نے حدیث وابصہ سے ف دونوں حدیثیں اس پر دال ہیں کہ ذوق و وجدان بھی معتبر چیز ہے ایسے شخص کا جسکو ایمان کامل حاصل ہو (اور وہ) ایسے امور میں معتبر ہے جنمیں دو دلیلیں متعارض ہوں اور یہ (عمل بالوجدان) عارفین میں مثل عادات طبعیہ کے ہے -

(باقی آئندہ)

This file was downloaded from QuranicThought.com
To: www.al-mostafa.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST
FOR QUR'ĀNIC THOUGHT

الحديث ان من العلم
كهيئة المكنون الحديث
ابو عبد الرحمن السلمى فى
الاربعين له فى التصوف
من حديث ابى هريرة باسناد
ضعيف اه وتمامه فى الاحياء
لا يعلمه الا اهل المعرفة
بالله تعالى فاذا نطقوا به
لم يجهله الا اهل الاغترار
بالله تعالى فلا تحقروا عالما
اتاه الله تعالى علما منه
فان الله عز وجل لم يحقره
اذ اتاه اياه —

الحديث ما فضل ابو بكر
الناس بكثرة صلاة ولا
بكثرة صيام الحديث الترمذى
الحكيم فى النوادر من قول
ابى بكر بن عبد الله المزنى ولم
اجده مرفوعا وتمامه فى الاحياء
وما فضل ابو بكر رض الناس بكثرة
صيام ولا صلاة ولا بكثرة

حدیث بعض علوم مخفی اشیاء کی شکل میں ہوتے ہیں
روایت کیا اسکو ابوعبدالرحمن سلمی نے اپنی التصوف کی
چہل حدیث میں حدیث ابی ہریرہ رض سے اسناد ضعیف
کے ساتھ اور پوری روایت احیاء میں اس طرح ہے کہ
اُس علم کو بجز عارفین باللہ کے کوئی اور نہیں جانتا
پھر جب وہ اُس علم کے ساتھ گویا ہوتے ہیں تو اُس
سے وہی لوگ جہالت میں رہتے ہیں جو اللہ تعالے
کے معاملہ میں دھوکہ کھائے ہوئے ہیں (مراد انکار
وتکذیب ہے کیونکہ اجمالاً تصدیق کرلینا بھی ایک قسم کا
علم ہے اور دھوکہ یہ کہ وہ اپنے علم وعمل کو عنداللہ صحیح
ومقبول سمجھتے ہیں) پس تم ایسے عالم کو حقیر مت سمجھو
جسکو خداتعالیٰ نے اُس علم کا کچھ حصہ دیا ہو کیونکہ خدا
تعالیٰ نے اُس کو حقیر نہیں سمجھا جبکہ وہ علم اُسکو دیا۔

حدیث۔ حضرت ابوبکر رض جو اور لوگوں سے افضل
ہوگئے تو نماز و روزہ کی کثرت سے نہیں ہوئے الخ
(مراد نفل نماز و روزہ ہے کیونکہ کثرت اسی میں ہو
سکتی ہے) اس کو حکیم ترمذی نے نوادر میں ابوبکر بن
عبداللہ مزنی کا قول کہا ہے اور میں نے اسکو مرفوع
نہیں پایا اور پورا مضمون احیاء میں ہے اس طرح کہ
حضرت ابوبکر رض جو لوگوں سے فضیلت میں بڑھ گئے
ہیں تو نہ کثرت صیام سے نہ کثرت صلوٰۃ سے نہ کثرت

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QUR'ANIC THOUGHT

رواية ولا فتوى ولا كلام ولكن بشئ وقر في صدره اه في الحديث وفي الاثر اثبات للعلوم والاحوال الباطنية۔

العلوم والاحوال الباطنية — علوم و احوال باطنیہ

الحديث اختلاف امتی رحمة ذکره البيهقی فی رسالته الاشعرية تعليقا واسنده فی المدخل من حديث ابن عباس بلفظ اختلاف اصحابی لکم رحمة واسناده ضعيف اه فيه ما عليه الصوفية من التوسع والرفق بالناس فی الاختلافيات۔

الرفق بالناس فی الاختلافات — اختلافی امور میں لوگوں سے نرمی برتنا

الحديث ان من العلم جهلا الحديث ابو داؤد من حديث بريدة وفی اسناده من يجهل اه فيه ما عليه الصوفية من تسمية علم لا يوصل الی الله تعالى جهلا۔

کون العلم الغیر النافع جهلا — علم غیر نافع کا جہل ہونا

الحديث اذا مررتم برياض الجنة فارتعوا الحديث الترمذی من حديث انس و حسنه وتمامه فی الاحياء

روایت سے نہ زیادہ فتوے دینے سے نہ زیادہ علمی تقریر سے بلکہ خاص ایک چیز کی وجہ سے بڑھ گئے ہیں جو اُن کے سینہ میں بیٹھ گئی ہے اھ ۔اس حدیث اور اوراثر میں اثبات ہے علوم باطنہ واحوال باطنہ کا (اول میں اُن علوم کا ذکر ہے ثانی میں ان احوال کا)۔

حدیث میری امت کا اختلاف رحمت ہے ذکر کیا اسکو بیہقی نے اپنے رسالہ اشعریہ میں معلقاً اور مدخل میں حدیث ابن عباس رضؓ سے ان الفاظ سے مسنداً اختلاف اصحابی لکم رحمة یعنی میرے اصحابؓ کا اختلاف تمہارے لئے رحمت ہے اور اسناد اسکی ضعیف ہے اھ اس حدیث میں اصل ہے اس عادت کی جسپر صوفیہ عامل ہیں۔ کہ اختلافی امور میں لوگوں کے ساتھ توسع اور نرمی برتتے ہیں

حدیث بعض علم جہل ہے روایت کیا اسکو ابو داؤد نے حدیث بریدہ سے اور اس کی اسناد میں ایک مجہول ہے شخص ہے صوفیہ کی اس عادت کی اصل ہے کہ وہ ایسے علم کو جہل کہتے ہیں جو موصل الی اللہ نہ ہو (کما قال الشیرازی علمیکہ رہ بحق ننماید جہالت ست)۔

حدیث جب تم جنت کے باغوں پر گذرا کرو تو (انمیں) چرا کرو (یعنی اُن سے غذائے روحانی حاصل کیا کرو) روایت کیا اسکو ترمذی نے حدیث انس رضؓ سے اور پوری روایت احیاء میں اس طرح ہے عرض کیا گیا کہ جنت کے

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QUR'ANIC THOUGHT

قیل وما ریاض الجنۃ

قال مجالس الذکر اھ فیہ فضل ظاھر لمجالس الصوفیۃ الصافیۃ فانھا محض ذکر علما او عملا

الحدیث ان من الشعر لحکمۃ البخاری من حدیث ابی بن کعب اھ فیہ تقریر ما اعتادہ اکثر الصوفیۃ من تدوین العلوم والحقائق فی الشعر

الحدیث ما حدث احدکم قوما بحدیث لا یفقھونہ الا کان فتنۃ علیھم العقیلی فی الضعفاء وابن السنی وابو نعیم فی الریاء من حدیث ابن عباس باسناد ضعیف ولمسلم فی مقدمۃ صحیحہ موقوفا علی ابن مسعود

الحدیث کلموا الناس [illegible] بما یعرفون ودعوا [illegible] ینکرون الحدیث البخاری موقوفا علی علی ورفعہ ابو منصور الدیلمی فی مسند الفردوس من طریق ابی نعیم وتمامہ فی الاحیاء

باغ کیا ہیں ارشاد ہوا کہ ذکر کی مجلسیں فی اس میں کھلی فضیلت صوفیہ صافیہ کی مجالس کی ہے کیونکہ وہ مجالس خالص ذکر ہی ہیں خواہ علماً خواہ عملاً (یعنی وہاں افادہ علوم کا ہوتا ہے یا تسبیح و تہلیل کا شغل ہوتا ہے)۔

حدیث بعض اشعار حکمت ہیں روایت کیا اسکو بخاری نے حدیث ابی بن کعب سے اھ اس میں تائید ہے اس عادت کی جس کو اکثر صوفیہ نے اختیار کیا ہے کہ علوم و حقائق کو اشعار میں ضبط کیا ہے۔

حدیث جب کبھی کسی شخص نے کسی مجمع سے ایسی بات کہی جسکو وہ سمجھتے نہ ہوں تو وہ بات ضرور اُن کے لئے فتنہ ہو گئی روایت کیا اسکو عقیلی نے ضعفاء میں اور ابن السنی نے اور ابو نعیم نے ریاء میں حدیث ابن عباس سے اسناد ضعیف کے ساتھ اور مسلم نے اپنی صحیح کے مقدمہ میں ابن مسعودؓ سے موقوفاً روایت کی ہے۔

حدیث لوگوں سے [illegible] کرو [illegible] اور [illegible] وہ [illegible] کیا اس کو بخاری نے حضرت علیؓ سے موقوفاً [illegible] ابو منصور دیلمی نے مسند الفردوس میں ابو نعیم کے طریق سے اُس کو مرفوع کیا ہے اور پوری روایت احیاء میں اس طرح ہے کہ کیا تم چاہتے ہو کہ اللہ کی اور اسکے رسول کی تکذیب کی جاوے یعنی جب بات نہ سمجھی تو ہوئے

فضل مجالس الصوفیۃ — مجالس صوفیہ کی فضیلت

تقریب عادۃ الصوفیۃ من [illegible] فی الشعر — تائید عادت صوفیہ کہ عادت کر اکثر اشعار میں ضبط کرتے ہیں

۷

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QUR'ĀNIC THOUGHT

اتريدون
ان يكذب الله
ورسوله۔

الحديث نحن معاشر الانبياء امرنا ان ننزل الناس منازلهم الحديث رويناه فی جزء من حديث ابی بكر الشخير من حديث عمر اخصر منه وعند ابی داؤد من حديث عائشة انزلوا الناس منازلهم وتمامه فی الاحياء وتكلمهم علی قدر عقولهم اه فيه ما عليه المحققون من الصوفية من تعليم كل بما هو اهله وكتمان بعض العلوم من العامة۔

الحديث العلم علمان علم علی اللسان الحديث الترمذی الحكيم فی النوادر وابن عبد البر من حديث الحسن عن جابر باسناد جيد واعله ابن الجوزی وتمامه فی الاحياء بعد قوله علی اللسان فذلك حجة الله علی خلقه

قرآن وحدیث کے موافق اور سمجھ میں آئے نہیں اور اس لئے کسی نے اس کو سچ نہ سمجھا تو تم سب نے خدا و رسول کی تکذیب کی)۔

حدیث ہم انبیاء کی جماعت کو حکم ہوا ہے کہ لوگوں کو ان کے مرتبوں پر رکھیں ہم سے ابو بکر شخیر کی حدیث کے ایک جزو میں اس کی روایت حدیث عمرؓ سے اس سے مختصر روایت کی گئی ہے اور ابو داؤد کی روایت میں حدیث عائشہ رضؓ سے یہ ہے کہ تم لوگوں کو ان کے مرتبوں پر رکھو اور پوری روایت احیاء میں ہے کہ ہم کو یہ بھی حکم ہوا ہے کہ ان سے ان کے عقول کے موافق کلام کیا کریں اھ۔ اس میں دلالت ہے اس عمل پر جس پر صوفیہ محققین عامل ہیں کہ ہر شخص کو وہی تعلیم کرتے ہیں جس کا وہ اہل ہے اور بعض علوم کو عوام سے مخفی رکھتے ہیں۔

حدیث علم دو قسم ہے ایک علم (محض) زبان پر الخ اسکو حکیم ترمذی نے نوادر میں اور ابن عبد البر نے حسن کی روایت سے جابر سے سند جید کے ساتھ نقل کیا ہے اور ابن الجوزی نے اسکو معلول کہا ہے اور پوری روایت احیاء میں اس طرح ہے کہ علی اللسان کے بعد یہ بھی ہے کہ یہ علم (زبانی) تو اللہ تعالے کی حجت ہے اسکی مخلوق پر (یعنی اس علم سے ان لوگوں کو الزام دیا جاویگا

This file was downloaded from QuranicThought.com

وعلم في القلب فذلك علم
النافع فيه تقسيم العلم الى ما
على اللسان المحض ودل المقابلة
على كونه غير نافع والى ما في
القلب وسماه نافعا وهذا
هو التفسير للعلم الظاهر
الذي يذمه القوم اي ما هو
الظاهر المحض لا يصل اثره
الى القلب والحديث نص
في ذلك -

الحديث اذا رأيتم الرجل
قد اوتي صمتا وزهدا الحديث
ابن ماجه من حديث خلاد
باسناد ضعيف وتمامه في
الاحياء فاقتربوا منه فانه
يلقن الحكمة اھ **تنبيه** و
حيث اقول فيما بعد تمامه
فمرادي من الاحياء ولا اكرره

الحديث من عمل بما
علم ورثه الله علم ما لم
يعلم ابو نعيم في الحلية

کہ تم نے باوجود جاننے کے پھر عمل نہ کیا) اور ایک علم
ہے قلب میں (یعنی اس کا اثر قلب پر ہو) سو یہ علم
نافع ہے **ف** اس حدیث میں تقسیم ہے علم کی دو قسموں
کی طرف ایک وہ علم جو محض زبان پر ہو اور مقابلہ اسکا
علم نافع کے ساتھ) اس کے غیر نافع ہونے پر دلالت کرتا ہے
اور دوسرا وہ علم جو قلب میں ہو۔ اور اس کو نافع فرمایا
ہے۔ اور یہی (قسم اول) تفسیر ہے علم ظاہر کی جسکی
صوفیہ مذمت کیا کرتے ہیں۔ جو ظاہر محض ہو جس کا
اثر قلب پر نہ پہنچا ہو (کہ قلب میں محبت وخشیت وغیرہ
پیدا کرے) اور حدیث اس مطلب میں صریح ہے۔

ذم العلم الظاهر المحض یعنی ظاہری کی مذمت

۹ **حدیث**۔ جب تم دیکھو کسی شخص کو کہ اسکو خاموشی
اور زہد عطا کیا گیا ہے الخ اس کو ابن ماجہ نے ابن
خلاد کی حدیث سے اسناد ضعیف کے ساتھ روایت
کیا ہے۔ اور پورا مضمون احیاء میں اس طرح ہے کہ ایسے
شخص سے قریب ہوا کرو۔ کیونکہ اس کو حکمت (یعنی
علم حقائق) کی تلقین کی جاتی ہے فقط (منجانب اللہ)
تنبیہ آگے جہاں تمامہ کا لفظ کہونگا وہ احیاء سے
ہوگا۔ اب احیاء کا نام بار بار نہ لونگا۔

حدیث جو شخص اپنے اس علم پر عمل کرتا ہے جو اسنے
حاصل کیا ہو اللہ تعالے اس کو ایسا علم عطا فرماتا ہے
جو اس نے حاصل نہیں کیا۔ اس کو ابو نعیم نے حلیہ میں

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QUR'ĀNIC THOUGHT

من حدیث انس وضعفه
الحدیثان اصل لما
یسمونه العلم الباطن
الذی یترتب علی
العمل ولا دخل فیه
للدرس۔
الحدیث لایزال العبد
یتقرب الی بالنوافل حتی
احبه فاذا احببته کنت
له سمعا وبصرا متفق علیه
من حدیث ابی هریرة بلفظ ۱۰
کنت سمعه وبصره وهو
فی الحلیة کما ذکره المؤلف
من حدیث انس بسند
ضعیف اه والذی ذکر
المؤلف کنت سمعه الذی
یسمع به الحدیث قلت
فی المشکوة عن البخاری فکنت
سمعه الذی یسمع به وبصره
الذی یبصر به ویده التی
یبطش بها ورجله التی یمشی بها الخ

انس کی حدیث سے روایت کیا ہے اور ضعیف بھی
کہا ہے ۔ یہ دونوں حدیث اصل ہیں اس کی جسکو
علم باطن کہتے ہیں جو عمل پر مرتب ہوتا ہے اور
جس میں درس تدریس کو کچھ دخل نہیں (چنانچہ
ورث کے لفظ میں اس کے غیر مکتسب ہونے کی
طرف اشارہ ہے)۔
حدیث (حق تعالےٰ کا ارشاد ہے کہ) بندہ برابر
نوافل کے ذریعہ سے مجھ سے قرب حاصل کرتا رہتا
ہے یہاں تک کہ میں اس کو محبوب بنالیتا ہوں
پھر جب اس کو محبوب بنالیتا ہوں تو میں اس کا
سمع وبصر ہوجاتا ہوں ۔ روایت کیا اس کو بخاری
ومسلم نے حضرت ابوہریرہ رضؓ کی روایت سے ان
الفاظ سے کنت سمعہ وبصرہ اور وہ حلیہ میں مؤلف
کے الفاظ (کنت لہ سمعا وبصرا) کے موافق حضرت
انس کی روایت سے بسند ضعیف وارد ہے اور مؤلف
نے جو ذکر کیا ہے یہ الفاظ ہیں کنت سمعہ الذی یسمع بہ
الحدیث ۔ میں کہتا ہوں کہ مشکوٰۃ میں بخاری سے
یہ ہے کہ میں اس کا سمع بن جاتا ہوں جس سے
وہ سنتا ہے اور اس کا بصر ہوجاتا ہوں جس سے
وہ دیکھتا ہے اور اس کا دست و پا ہوجاتا ہوں
جس سے وہ پکڑتا ہے اور جس سے وہ چلتا ہے

اثبات علم باطن

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QURANIC THOUGHT

وما تقرب الی عبدی بشیء
احب الی من اداء ما افترضت
علیہ والحدیث اصل
لاصطلاحی الصوفیۃ
قرب الفرائض وقرب النوافل
وقد ذکرت حقیقتہما و
کون العنوانین موافقا للحدیث
فی کلید مثنوی ومسائل المثنوی
الحدیث لما تلا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فمن یرد اللہ ان یھدیہ
یشرح صدرہ للاسلام
الحدیث الحاکم والبیھقی
فی الزھد من حدیث ابن
مسعود وتمامہ فقیل لہ
ما ھذا الشرح فقال ان النور
اذا قذف فی القلب انشرح
لہ الصدر وانفسح قیل فھل
لذلک من علامۃ قال صلی اللہ علیہ
وسلم نعم التجافی عن دار الغرور والانابۃ
الی دار الخلود والاستعداد للموت قبل نزولہ

اور شروع کا جزو حدیث کا یہ ہے کہ (اللہ تعالی فرماتے
ہیں کہ) میرے بندہ نے کسی عمل کے ذریعہ سے میرا
قرب حاصل نہیں کیا جو میرے نزدیک ادائے
فرض سے زیادہ محبوب ہو۔ **ف** اور یہ حدیث
اصل ہے صوفیہ کے ان دو اصطلاحوں کی قرب
فرائض وقرب نوافل۔ اور میں نے ان دونوں کی
حقیقت اور ان دونوں عنوانوں کا حدیث کے
موافق ہونا کلید مثنوی ومسائل مثنوی میں ذکر کیا ہے
حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب
اس آیت کی تلاوت فرمائی کہ جس شخص کی ہدایت
اللہ تعالی کو منظور ہوتی ہے تو اس کا سینہ اسلام
کے لئے کھول دیتے ہیں الخ اس حدیث کو حاکم نے
اور بیہقی نے زہد میں ابن مسعود رض کی روایت سے
نقل کیا۔ اور پوری حدیث یہ ہے کہ آپ سے عرض
کیا گیا کہ یہ سینہ کھلنا کیسا ہے آپ نے ارشاد
فرمایا کہ جب قلب میں نور ڈالا جاتا ہے تو اس کے
سبب سینہ کھل جاتا ہے اور فراخ ہو جاتا ہے عرض
کیا گیا کہ آیا اس کی کچھ علامت ہے آپ نے فرمایا
ہاں دار الغرور (دنیا) سے ہٹ جانا۔ اور دار الخلود
(آخرت) کی طرف متوجہ ہونا۔ اور موت آنے سے
پہلے اس کے لئے تیار ہو جانا **ف** اس حدیث میں

قرب الفرائض و قرب النوافل [illegible]

[illegible] علامات [illegible]

This file was downloaded from QuranicThought.com

THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QUR'ANIC THOUGHT

اثبات النور الباطنی و اثبات بعض الاحوال الوهبية وفيه بعض علامات الكاملين

الحديث الشيخ فی قومه كالنبی فی امته ابن حبان فی الضعفاء من حديث ابن عمرؓ وابو منصور الديلمی من حديث ابی رافع بسند ضعيف قلت المراد بالشيخ الكبير السن لا المرشد لكون هذا الاطلاق مستحدثا ومن ثم اورده الغزالی فی بيان شرف العقل وقال فی وجهه ليس ذلك لكثرة ماله ولا لكبر شخصه ولا لزيادة قوته بل لزيادة تجربته التی هی ثمرة عقله اه نعم يثبت هذا المعنی من حديث العلماء ورثة الانبياء رواه ابو داؤد و الترمذی و ابن ماجه و ابن حبان فی صحيحه من حديث ابی الدرداء كما ذكر فی التخريج قلت

(تحقیق معنی الشیخ فی قومہ و اثبات فضل اصل الارشاد)

نور باطنی کا اثبات ہے اور نیز بعض احوال موہوبہ کا اثبات ہے اور نیز اس میں کاملین کی بعض علامات مذکور ہیں۔

حدیث پیر اپنی قوم میں ایسا ہے جیسا نبی اپنی امت میں روایت کیا اس کو ابن حبان نے کتاب الضعفاء میں ابن عمرؓ کی روایت سے بسند ضعیف میں کہتا ہوں کہ پیر سے مراد پیرانہ سال (بوڑھا) ہے نہ کہ (پیر بمعنی) مرشد کیونکہ یہ اطلاق جدید ہے (زمانہ نبوی میں نہ تھا اس لئے یہ معنے مراد نہیں ہو سکتے) اور اسی لئے امام غزالیؒ اس کو شرف عقل کے بیان میں لائے ہیں اور اس کی وجہ میں یہ کہا ہے کہ یہ فضیلت نہ اس کی کثرت مال کے سبب ہے نہ اس کے عظیم الجثہ ہونے کے سبب نہ زیادت قوت کے سبب بلکہ زیادتی تجربہ کے سبب ہے جو کہ اس کی عقل کا ثمرہ ہے اھ (یہ تقریر صاف دلالت کرتی ہے مدعائے مذکور پر) البتہ یہ مضمون (فضیلت مرشد کا) ایک دوسری حدیث سے ثابت ہوتا ہے وہ یہ کہ علماء وارث ہیں انبیاء کے روایت کیا اس کو ابوداؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اور ابن حبان نے اپنے صحیح میں ابوالدرداء کی روایت سے جیسا کہ تخریج عراقی میں مذکور ہے اور نیز میں

(باقی آئندہ)

This file was downloaded from QuranicThought.com

THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QUR'ĀNIC THOUGHT

قلت وفی دلالۃ الحدیث الثانی علی فضل اھل الارشاد ظاھر وعین استنباطہ من الحدیث الاول ایضا لانہ لما جعل مدار الفضل مطلق العقل والتجربۃ فالذی یتعلق بالدین بالاولی وکونہ فی اھل الارشاد مشاھد فھم احق بھذا الفضل۔

الحدیث اذا تقرب الناس بانواع البر فتقرب انت بعقلک ابونعیم فی الحلیۃ من حدیث علی اذا اکتسب الناس من انواع البر لیتقربوا بھا الی ربنا عزوجل فاکتسب انت من انواع العقل تسبقھم بالزلفۃ والقرب واسنادہ ضعیف قلت اوردہ المولوی الرومی فی مثنویہ وشرحہ احسن شرح کما ھو دابہ رحمہ اللہ تعالی وفیہ اثبات لفضل المعارف الدینیۃ واھلھا وظاھر ان اعظم مصداقہ عقل العرفاء

میں کہتا ہوں کہ حدیث ثانی کی دلالت مرشدین کی فضیلت پر ظاہر ہی ہے اور (بعد تامل) اس کا استنباط حدیث اول سے بھی اس طرح ممکن ہے کہ جب (ہر) بڑے شخص کی افضیلت کا مدار مطلق عقل و تجربہ کو ٹھیرایا گیا تو جس عقل و تجربہ کا تعلق دین سے ہوگا وہ تو بدرجہ اولے مدار فضیلت ہوگا اور ایسے عقل و تجربہ کا مرشدین میں ہونا مشاہدہ سے معلوم ہے تو وہ اس فضیلت کے زیادہ مستحق ہونگے۔

حدیث جب اور لوگ نیکی کے مختلف انواع سے تقرب حاصل کریں تو تم اپنی عقل سے تقرب حاصل کرو اس کو ابونعیم نے حلیہ میں حضرت علیؓ کی روایت سے ذکر کیا اس طرح کہ جب اور لوگ نیکی کے انواع کا اکتساب کریں تم عقل کے انواع کا اکتساب کرو۔ تم اُن سب سے نزدیکی اور قرب میں بڑھ جاؤگے اور اس کی اسناد ضعیف ہے میں کہتا ہوں کہ اس حدیث کو مولانا رومی رح اپنی مثنوی میں لائے ہیں اور اس کی نہایت خوبی سے شرح فرمائی ہے جیسا کہ ان کی عادت ہے اور اس میں اثبات ہے علوم دینیہ اور اس کے علماء کی فضیلت کا اور ظاہر ہے کہ اس (عقل مذکور فی الحدیث) کا سب سے بڑا مصداق عارفین

فضل المعارف والعارفین

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QURANIC THOUGHT

اهل الطريق الذي يصلون به ويوصلون
به الى المحبوب الحقيقي ومن ثم
قالوا ركعتا العارف افضل من الف
ركعة غير العارف۔

الحديث ان للقرآن
ظاهرا وباطنا الحديث
ابن حبان في صحيحه
من حديث ابن مسعود
بنحوه وتمامه وحدا
ومطلعا دل على
كون بعض الاسرار
في القرآن بحيث لا
يصل اليه افهام
العوام والخواص
كالعوام وح فليس
لاهل الظاهر المنكير
على اهل الباطن
في مثل تلك
العلوم اذا لم
ينفعها الدليل
القاطع

اہلِ طریقت کی عقل ہے جس سے محبوب حقیقی تک خود
پہونچتے اور دوسروں کو پہونچاتے ہیں اور اسی
جگہ سے کہا گیا ہے کہ عارف کی دو رکعت غیر عارف
کی ہزار رکعت سے افضل ہیں۔

حدیث - قرآن مجید کا ایک ظاہر ہے ایک
باطن ہے اس کو ابنِ حبان نے اپنی صحیح میں ابنِ
مسعود کی روایت سے ذکر کیا ہے۔ اور تتمہ اس کا
یہ ہے کہ نیز قرآن (کے ظاہر و باطن) کی ایک حد
(بھی) ہے (کہ وہاں اہلِ ظاہر یا اہلِ باطن کا
ادراک ختم ہو جاتا ہے)۔ اور ایک طریق اطلاع
(بھی) ہے (کہ اُس طریق کے ذریعہ سے وہاں تک
ادراک کی رسائی ہوتی ہے چنانچہ ظاہر قرآن کے
ادراک کا طریق لغات و عربیۃ و اسباب نزول وغیرہا
کی مہارت ہے اور باطن قرآن کے ادراک کا طریق
علوم مذکورہ کے ساتھ ذوق اجتہاد و نور معرفت و
امثالہا ہے علی اختلاف مراتب البطون) **ف**
یہ حدیث اس پر دال ہے کہ بعض اسرار قرآن مجید میں
ایسے ہیں جن تک عوام اور خواص کالعوام کے
افہام کی رسائی نہیں ہوتی تو اس حالت میں اہلِ
ظاہر کو یہ حق نہیں کہ اہلِ باطن پر ایسے علوم میں
نکیر (و اعتراض) کریں بشرطیکہ کوئی دلیل قطعی

کون بعض معانی القرآن مخفیا عن اهل الظاهر

قرآن کے بعض معانی کا اہل ظاہر سے مخفی ہونا

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QUR'ANIC THOUGHT

من اللغــــة
او الشرع

الحديث لا احصی ثناء علیك انت كما اثنیت علی نفسك مسلم من حدیث عائشة انها سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ذلك فی سجوده اه دل الحدیث علی امرین احدهما كون الحق سبحانه وتعالی غیر مدرك بالكنه لسید العالمین والعالمین فكیف لغیره من العالمین والعالمین فان الاحصاء بالشیء هو ادراكه بالكنه فانتفاء الاحصاء انتفاء للادراك بالكنه و الثانی كون علمه صلی الله علیه وسلم غیر محیط بالواقعیات فان كمالاته تعالی من الواقعیات وقد جعل صلی الله علیه وسلم علمه غیر محیط به هذا

الحديث ان لله سبعین حجابا من نور لوكشفها لاحرقت سبحات وجهه

لغوی یا شرعی اُن علوم کی نفی نہ کرتی ہو اور نہ انکار واجب ہے)۔

حدیث ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ) میں آپ کی ثنا کا احاطہ نہیں کر سکتا آپ ایسے ہی ہیں جیسا آپ نے اپنی خود ثنا فرمائی۔ امام مسلم نے حضرت عائشہ رضہ کی روایت سے کہا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ میں یہ کہتے ہوئے سُنا **ف** حدیث دو امر پر دال ہے ایک یہ کہ حق تعالیٰ کا ادراک بالکنہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی نہیں ہوا تو دوسرے کو تو کیا ہوتا کیونکہ کسی شے کا احاطہ یہ ہے کہ اُس کا ادراک بالکنہ ہو تو احاطہ کا انتفاء ادراک بالکنہ کا انتفاء ہے۔ اور دوسرا امر یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا علم تمام واقعیات کو محیط نہیں کیونکہ حق تعالےٰ کے کمالات واقعیات میں سے ہیں اور آپ نے اپنے علم کو اُن کے لئے اُسکو غیر محیط فرمایا ہے۔

حدیث حق تعالیٰ کے (سامنے) ستر حجاب ہیں نور کے اگر وہ ان کو کھولدیں تو اُن کی ذات کے انوار تمام اُن چیزوں کو جلا ڈالیں جن کو اُن کی بصر ادراک کرتی ہے (اور ظاہر ہے کہ اُن کے

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفیۃ الامیر غازی للفکر القرآنی
THE PRINCE GHAZI TRUST
FOR QUR'ĀNIC THOUGHT

ما ادرکہ بصرہ ابو الشیخ ابن حبان
فی کتاب العظمۃ من حدیث
ابی ھریرۃ بین اللہ وبین
الملائکۃ الذین حول العرش
سبعون حجابا من نور واسنادہ
ضعیف وفیہ ایضا من حدیث
انس قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لجبریل
ھل تری ربک قال ان
بینی وبینہ سبعین حجابا
من نور وظلمۃ وفی الاکبر
للطبرانی من حدیث سھل
بن سعد دون اللہ تعالی
الف حجاب من نور و
ظلمۃ ولمسلم من حدیث
ابی موسی حجابہ النور
لو کشفہ لاحرقت سبحات
وجھہ ما انتھی الیہ
بصرہ من خلقہ ولابن ماجہ
ادرکہ بصرہ قلت
ولمسلم فی روایۃ النار

رؤیت حق کا ممتنع ہونا دنیا میں اور وہاں کا باطل کرنا آخرت میں ہی

امتناع رؤیۃ الحق فی الحال ووقوعہا فی المآل

ادراک بصر سے کوئی چیز خارج نہیں تو مطلب یہ
ہوا کہ تمام چیزوں کو جلا ڈالیں) روایت کیا اسکو
ابو الشیخ ابن حبان نے کتاب العظمۃ میں ابوہریرہؓ
کی حدیث سے کہ حق تعالیٰ کے اور اُن ملائکہ کے
درمیان میں جو کہ عرش کے حوالی میں ہیں ستر حجاب
نور کے ہیں اور اس کی اسناد ضعیف ہے۔ اور
اسی کتاب میں حضرت انسؓ کی روایت سے ہے
کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریل
علیہ السلام نے فرمایا کہ تم اپنے رب کو دیکھتے ہو
انہوں نے کہا کہ میرے اور اُن کے درمیان میں
ستر حجاب ہیں نور اور ظلمت کے اور طبرانی کے اکبر
میں سہل بن سعد کی روایت سے ہے کہ حق تعالے
کے آگے ہزار حجاب ہیں نور اور ظلمت کے اور مسلم
میں ابو موسے کی روایت سے ہے کہ ان کا حجاب
نور ہے اگر وہ اُن کو کھولدیں تو اُن کی ذات کے
انوار تمام اُن مخلوقات کو جلا ڈالیں جن تک اُنکی
بصر پہونچتی ہے (اور ظاہر ہے کہ اُن کی بصر کی
رسائی سے کوئی مخلوق خارج نہیں تو مطلب یہ ہوا
کہ تمام مخلوق کو جلا ڈالیں) اور ابن ماجہ میں ادرکہ
بصرہ ہے (جیسا کہ اول روایت میں تھا)
میں کہتا ہوں کہ مسلم کی ایک روایت میں بجائے النور کے النار ہے

باقی آیندہ

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QUR'ANIC THOUGHT

النار و فی کنز العمال (ج ۵ صفحہ ۲۵۹) بروایۃ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عمر و سہل بن سعد بعد قولہ وظلمۃ زیادۃ ما تسمع نفس من حسن تلک الحجب الا زہقت اھ **ف** فیہ اثبات الحجب بین العبد وبین ربہ تعالیٰ وھذا الاطلاق شائع علی السنۃ الصوفیۃ و فیہ امتناع الرؤیۃ اللہ تعالیٰ فی الحال مطلقا و فی المآل برفع حجاب الکبریاء الذی حاصلہ الادراک بالکنہ -

النور کے) النار ہے (یعنی اُن کا حجاب نار ہے اسی نور کو باعتبار تاثیر احراق کے نار فرما دیا) اور کنز العمال میں بروایت کبیر طبرانی کے ابن عمر اور سہل بن سعد کے وظلمۃ کے بعد یہ اور زیادہ ہے کہ کوئی جان ایسی نہیں جو ان حجابوں کی آہٹ کو سن لے کہ فوراً نکل جاوے **ف** اس حدیث میں اثبات ہے حجابوں کا بندہ اور حق تعالیٰ کے درمیان میں اور لفظ حجاب کا اطلاق صوفیہ کی زبانوں پر کثرت سے شائع ہے نیز اس حدیث میں رویت حق کا ممتنع ہونا مذکور ہے فی الحال تو علی الاطلاق اور فی المآل (یعنی آخرت میں) حجاب کبریا کے مرتفع ہو جانے سے جس کا حاصل ادراک بالکنہ ہے اور دلالت علی الامتناع اس طرح سے ہے کہ کشف حجاب کو جو کہ مقدمہ ہے رویت کا مستلزم انعدام مدرک فرمایا اور انعدام میں رویت ممتنع ہے)۔

الحدیث قلب العبد بین اصبعین من اصابع الرحمن مسلم من حدیث عبد اللہ بن عمرو **ف** فی الحدیث کون بعض احوال القلب غیر اختیاری مطلقا و بعضھا غیر اختیاری بالاختیار

حدیث بندہ کا دل حق تعالیٰ کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان میں ہے ذکر کیا اسکو مسلم نے عبداللہ بن عمرو کی روایت سے **ف** اس حدیث میں بعض احوال قلبیہ کا مطلقاً غیر اختیاری ہونا اور بعض کا اختیار مستقل کے اعتبار سے غیر اختیاری ہونا مذکور ہے اور انگلیوں کے

This file was downloaded from QuranicThought.com

THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QURANIC THOUGHT

المستقل

۱۸

الحدیث الحجر یمین اللہ فی الارض الحاکم وصححہ من حدیث عبد اللہ بن عمرو قلت وزاد فی کتاب الحج من حدیث ابن عباس یصافح بھا خلقہ **ف** فی الحدیث کون بعض الاشیاء المعظمۃ مظاھر لبعض التجلیات الالٰھیۃ وبناء علی ذلک المظھریۃ سمی الحجر یمینا تجوزا۔

الحدیث انی لاجد نفس الرحمٰن من جانب الیمن احمد من حدیث ابی ھریرۃ فی حدیث قال فیہ واجد نفس ربکم من قبل الیمن ورجالہ ثقات **ف** فیہ ما فی ما قبلہ حیث سمی البرکات الخاصۃ لبعض الکمل نفس الرحمٰن بناء علی ذلک التجلی (ونفس ھذا الحرکۃ الفاء)

الحدیث حدیث تسبیح الحصی

معنے کو خدا تعالیٰ کے سپرد کرنا چاہیے)۔

حدیث حجر اسود (گویا) حق تعالیٰ کا دست مبارک ہے دنیا میں حاکم نے مع تصحیح اسکو عبد اللہ بن عمرو کی روایت سے نقل کیا اور کتاب الحج میں ابن عباسؓ کی روایت سے یہ اور زیادہ کیا کہ اس سے اپنی مخلوق کے ساتھ مصافحہ فرماوینگے **ف** اس حدیث میں یہ مذکور ہے کہ بعض کائنات معظمہ بعض تجلیات الٰہیہ کے مظاہر ہوتے ہیں اور اسی مظہریت کی بنار پر حجر اسود کو دست مبارک مجازاً فرمایا گیا (اس سے زیادہ گفتگو اس مضمون میں نہ کرنا چاہیے)۔

حدیث میں حق تعالیٰ کا دم مبارک یمن کی طرف سے پاتا ہوں احمد نے ابو ہریرہ رضی کی روایت سے اس حدیث میں نقل کیا ہے جس میں یہ ارشاد فرمایا ہے کہ میں تمہارے رب کا دم مبارک یمن کی طرف سے پاتا ہوں اور اس کے رجال ثقہ ہیں **ف** اس میں بھی وہی مسئلہ مذکور ہے جو اس کے قبل کی حدیث میں تھا اس حیثیت سے کہ بعض کاملین کی برکات خاصہ کو رحمٰن کا دم مبارک فرمایا اسی تجلی خاص (کی مظہریت) کی بنار پر۔

حدیث سنگریزوں کے تسبیح کی حدیث اسکو

البیہقی فی دلائل النبوۃ من حدیث ابی ذر وقال صالح بن ابی الاحضر لیس بالحافظ والمحفوظ روایۃ رجل من بنی سلیم لم یسم **ف** فیہ اثبات للشعور فی الجمادات وھو من جملۃ المحسوس عند اھل الکشف۔

الحدیث الشرک اخفی فی امتی من دبیب النمل علی الصفا ابو یعلی وابن عدی وابن حبان فی الضعفاء من حدیث ابی بکر ولاحمد و الطبرانی نحوہ من حدیث ابی موسیٰ **ف** فیہ ما یدل علیہ اھل الارشاد سالکی الطریق من التدقیق فی الاعمال الباطنۃ ویعدہ اھل الظاھر غلوا وتشددا۔

بیہقی نے دلائل النبوۃ میں ابو ذر کی روایت سے ذکر کیا اور یہ بھی کہا کہ صالح بن ابی الاحضر حافظ نہیں ہے اور محفوظ بنی سلیم کے ایک شخص غیر معلوم الاسم کی روایت ہے **ف** اس میں جمادات کے ذی شعور ہونے کا اثبات ہے اور اہل کشف کے نزدیک تو یہ منجملہ محسوسات کے ہے۔

حدیث شرک میری امت میں (یعنی بعض میں) صاف چٹان پر چیونٹی کے چلنے کی آواز سے بھی زیادہ خفی ہوگا۔ ذکر کیا اس کو ابو یعلی اور ابن عدی نے اور ابن حبان نے ضعفاء میں ابو بکر

١٩ کی روایت سے اور احمد اور طبرانی نے اسی کے قریب ابو موسے کی روایت سے نقل کیا ہے **ف** اس حدیث میں وہ امر مذکور ہے جو اہل ارشاد سالکان طریق کو جتلاتے رہتے ہیں یعنی اعمال باطنہ میں تدقیق (وکاوش) اور اہل ظاہر اس کو غلو اور تشدد شمار کرتے ہیں (اور اس وجہ سے اہل طریق پر انکار کرتے ہیں چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے شرک کا ایک درجہ ایسا خفی ارشاد فرمایا اور ظاہر ہے کہ مقصود اس تنبیہ سے اہتمام تحرز ہے یہ تدقیق نہیں تو کیا ہے مگر تعمق نہیں ہے)

اثبات الشعور للجمادات

شرک خفی

التدقیق فی الطریق

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QUR'ĀNIC THOUGHT

كتاب الصلوة

الحديث ان اقرب ما يكون العبد الى الله ان يكون ساجدا م من حديث ابي هريرة فيه كون حقيقة قرب العابد وراء العلمي لان قرب العلمي لا يختص بالعابد وهو القرب الخاص المامور بتحصيله۔

۲۰ **الحديث** من صلى ركعتين لم يحدث فيهما نفسه بشيء من الدنيا غفر له ما تقدم من ذنبه ابن ابي شيبة في المصنف من حديث صلة بن اشيم مرسلا وهو في الصحيحين من حديث عثمان بزيادة في اوله دون قوله بشيء من الدنيا وزاد طس الا بخير فيه ان حديث النفس الذي يخل بكمال الصلوة هو ما كان عن قصد واختيار كما هو

کتاب الصلوٰۃ

حدیث سب سے زیادہ قرب کی حالت جو بندہ کو اللہ تعالیٰ سے ہوتی ہے یہ ہے کہ وہ سجدہ میں ہو روایت کیا اس کو مسلم نے ابوہریرہؓ کی روایت سے **ف** اس حدیث میں اس پر دلالت ہے کہ اہل طاعت کے قرب کی حقیقت قرب علمی کے سوا ہے کیونکہ قرب علمی تو اہلِ عبادت کے ساتھ خاص نہیں (اور یہاں ساجد کے ساتھ خاص کیا گیا ہے) اور یہ وہ قرب خاص ہے جسکی تحصیل کا امر کیا گیا ہے۔

حدیث جو شخص ایسی دو رکعتیں پڑھے جنمیں اپنے نفس سے کسی قسم کی دنیا کی باتیں نہ کرے اس کے تمام گذشتہ گناہ بخشدیے جاتے ہیں روایت کیا اس کو ابن ابی شیبہ نے صلہ بن اشیم کی حدیث سے مرسلاً اور یہ حدیث صحیحین میں حضرت عثمانؓ کی روایت سے اول میں زیادت کے ساتھ ہے اور اس میں بشیء من الدنیا نہیں ہے۔ اور طبرانی نے اوسط میں الا بخیر بڑھایا ہے۔ اس حدیث میں یہ مسئلہ ہے کہ جو حدیث النفس کمال صلوٰۃ میں مخل ہے وہ وہ ہے جو قصد و اختیار سے ہو۔

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST

ملحق قوله یحدث فان
الحدیث غیر التحدث ثم
هو لا یذم مطلقا بل ما کان
من الدنیا واما ما کان من
الخیر ای الدین فانه غیر
مذموم لکنه مخصوص بالضروری
وبه خرج الجواب عما یورد
علی قول عمر رض انی لاجهز
جیشی وانا فی الصلوة واما
غیر الضروری فینفیه قوله
علیه السلام فی مثل هذا
الحدیث مقبلا علیهما بقلبه
لان الاقبال علی الصلوة
لا یجتمع مع الاقبال علی غیر
الصلوة وتجویز الضروری هو
ما ادی علیه رائی اخذا
من قوله من الدنیا و
قوله الا بخیر فی
هذا الحدیث
ولیراجع
الی المحققین

جیسا کہ یحدث کا لفظ اسپر دال ہے کیونکہ تحدیث
اور ہے اور تحدث اور (اور حدیث میں تحدث آیا
ہے) پھر وہ (حدیث النفس اختیاری) بھی علی الاطلاق
مذموم نہیں بلکہ وہ (مذموم ہے) جو دنیا کی قبیل سے
ہو اور جو خیر یعنی دین ہے وہ مذموم نہیں لیکن یہ
(مذموم نہ ہونا) ضروری کے ساتھ خاص ہے اور
اسی سے اس اشکال کا جواب نکل آیا جو حضرت
عمرؓ کے قول پر وارد کیا جاتا ہے کہ وہ فرماتے ہیں
کہ میں اپنے لشکر کی تیاری کیا کرتا ہوں اور نماز کی
حالت میں ہوتا ہوں (حاصل جواب یہی ہے کہ یہ
۲۱ حدیث النفس گو اختیاری ہو مگر دین اور ضروری ہے)
باقی جو غیر ضروری ہو اس کی نفی اس حدیث سے
ہوتی ہے کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے
ایک ایسی ہی حدیث میں ارشاد فرمایا کہ ان دو
رکعتوں پر اپنے قلب سے متوجہ ہے (اور یہ نفی
اس لئے (ہوتی ہے) کہ توجہ الی الصلوۃ توجہ الی
غیر الصلوۃ کے ساتھ مجتمع نہیں ہوتی اور اس ضروری
(دینی حدیث النفس) کے جائز رکھنے کی طرف
میری رائے کی رسائی ہوئی ہے جس کو من الدنیا
اور الا بخیر سے اخذ کیا ہے جو اس حدیث میں ہے
دوسرے محققین سے بھی بحث کر لیا جائے۔

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QUR'ĀNIC THOUGHT

الحدیث انما الصلوة تمسکن
ودعاء وتضرع ت ن بنحوه
من حدیث الفضل بن عباس
باسناد مضطرب وتمامه
انما الصلوة تمسکن وتواضع
وتضرع وتباوه وتنادم و
تقنع یدیك فتقول اللهم
اللهم فمن لم یفعل فهی
خداج قلت وفی الترغیب
باب الترهیب من عدم
اتمام الرکوع عن سنن الترمذی ۲۲
والنسائی وصحیح ابن خزیمة
فی اخر الحدیث وتقنع یدیك
یقول ترفعهما الی ربك مستقبلا
ببطونهما وجهك وتقول یارب
یارب ومن لم یفعل ذلك فهی
کذا وکذا ای ناقص فی الفضیلة
لا فی الصحة قلت دل علی مطلوبیة الخشوع
فی الصلوة وعلی مشروعیة الدعاء
عقیب الصلوة کما هو معتاد الصلحاء
والمصلین فی رفع الیدین فی الیدین۔

الخشوع فی الصلوة والدعاء عقیبها

حدیث نماز تو ان چیزوں کا نام ہے اظہار سکنت
اور دعا اور تضرع روایت کیا اس کو ترمذی نے
اور نسائی نے اس کے قریب قریب فضل بن
عباس کی حدیث سے باسناد مضطرب اور
پوری حدیث (احیاء میں) اس طرح ہے کہ نماز صرف
ان چیزوں کا نام ہے اظہار سکنت اور تواضع
اور تضرع اور رقت قلب اور اظہار ندامت اور
یہ کہ دونوں ہاتھ اٹھا کر اللہم اللہم کہو (یعنی دعا کرو)
جو شخص ایسا نہ کرے اس کی نماز ادھوری ہے میں
کہتا ہوں کہ تقنع یدیک الخ کو ترغیب میں بھی
ترمذی اور نسائی اور صحیح ابن خزیمہ سے نقل کیا
ہے یعنی دونوں ہاتھ پروردگار سے دعا کرنے کے
لئے اس طرح اٹھاؤ کہ ہتھیلیوں کا رخ چہرہ کی طرف
ہے اور یارب یارب کہو اور جو ایسا نہ کرے اسکی
نماز ناقص ہے اور اس کے ترک کو جو موجب نقصان
فرمایا گیا ہے۔ یہ نقصان فضیلت میں ہے نہ کہ
صحت میں **ف** دو چیزوں پر اس سے دلالت
ہوئی ایک خشوع کا نماز میں مطلوب ہونا دوسرے
نماز کے بعد دعا کا مشروع ہونا جیسا صلحاء اور
نمازیوں میں معتاد ہے کیونکہ ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا
نماز کے اندر تو ہو نہیں سکتا۔

This file was downloaded from QuranicThought.com

الحديث اذا صليت فصل صلوة مودع ابن ماجه من حديث ابي ايوب والحاكم من حديث سعد بن ابي وقاص وقال صحيح الاسناد والبيهقي في الزهد من حديث ابن عمر رض ومن حديث انس رض بنحوه **ف** فيه تعليم طريق تكميل الصلوة بمراقبة احتمال كون هذه الصلوة اخر الصلوة وهي عجيب يشاهده من جرب -

الحديث حديث عائشة رض كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يحدثنا ونحدثه فاذا حضرت الصلوة كانه لم يعرفنا ولم نعرفه الازدي في الضعفاء من حديث سويد بن غفلة مرسلا كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا سمع الاذان كانه لا يعرف احدا من الناس **ف** هذا هو الوله والعشق الذي ينكره اكثر اهل الظاهر

طریق تکمیل الصلوۃ
طریق تکمیل نماز

حدیث جب تم نماز پڑھو تو اُس شخص کی سی نماز پڑھو جو دنیا کو چھوڑنے والا ہو (اور اس وجہ سے اس نماز کو آخری نماز سمجھنے والا ہو) روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے ابو ایوب کی حدیث سے اور حاکم نے سعد بن ابی وقاص کی حدیث سے اور حاکم نے اس کو صحیح الاسناد کہا اور بیہقی نے زہد میں ابن عمرؓ کی حدیث سے روایت کیا اور انسؓ کی حدیث سے اس کے قریب قریب **ف** اس حدیث میں تعلیم ہے طریقہ تکمیل نماز کی اس مراقبہ سے کہ یہ احتمال رکھے کہ شاید یہ آخری نماز
۲۳ ہو اور یہ طریق عجیب ہے جو تجربہ کریگا مشاہدہ کر لیگا

حدیث حضرت عائشہ رضؓ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہم سے باتیں کرتے اور ہم آپ سے باتیں کرتے مگر جب نماز کا وقت آجاتا تو آپ کی یہ حالت ہوجاتی گویا نہ آپ ہم کو پہچانتے ہوں اور نہ ہم آپ کو ازدی نے ضعفاء میں سوید بن غفلہ کی حدیث سے مرسلاً روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اذان سنتے تھے تو یہ حالت ہوجاتی کہ گویا آپ کسی کو بھی نہیں پہچانتے **ف** یہ وہی از خود رفتگی اور عشق ہے جسکے اکثر اہل ظاہر منکر ہیں (اور صوفیہ اسکے قائل ہیں)

الولہ والعشق
ولولہ و عشق

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QUR'ANIC THOUGHT

الحديث لا ينظر الله الى
صلوة لا يحضر الرجل فيها قلبه
مع بدنه لم اجد هٰذا اللفظ
وروى محمد بن نصر في كتاب
الصلوة من رواية عثمان بن
ابى دهرش مرسلا لا يقبل الله
من عبد عملا حتى يشهد قلبه
مع بدنه ورواه ابو منصور
الديلمي في مسند الفردوس
من حديث ابى بن كعب و
اسناده ضعيف۔ ۴۴

ف فيه دلالة صريحة
على كون احضار القلب
الاختيارى لا الحضور الغير
الاختيارى شرطا لقبول
الطاعة۔

الحديث راى رجلا
يعبث بلحيته في الصلوة
وقال لو خشع قلب هذا لخشعت
جوارحه ت الحكيم في النوادر
من حديث ابى هريرة

حدیث اللہ تعالیٰ ایسی نماز کی طرف نظر بھی
نہیں فرماتے جس میں آدمی اپنے قلب کو اپنے
بدن کے ساتھ حاضر نہ کرے۔ میں نے اس حدیث
کو ان لفظوں سے نہیں پایا اور محمد بن نصر نے
کتاب الصلوۃ میں عثمان بن ابی دہرش کی
روایت سے مرسلاً یہ نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ
کسی بندہ سے کوئی عمل قبول نہیں فرماتے۔
یہانتک کہ اس کا قلب اس کے بدن کے ساتھ
حاضر ہو اور اس کو ابو منصور دیلمی نے مسند الفردوس میں
ابی بن کعب کی حدیث سے روایت کیا ہے
اور اس کی اسناد ضعیف ہے۔

ف اس میں صریح دلالت ہے اس پر کہ قلب
کا حاضر رکھنا جو کہ فعل اختیاری ہے شرط ہے
قبول طاعت کی نہ کہ قلب کا حاضر رہنا جو کہ
امر غیر اختیاری ہے (اور احضار کا شرط نہ کہنا
تفریط ہے اور حضور کا شرط کہنا افراط ہے)۔

حدیث آپ نے ایک شخص کو دیکھا کہ نماز
میں ڈاڑھی سے شغل کر رہا ہے۔ آپ نے فرمایا
کہ اگر اس کا قلب خشوع والا ہوتا تو اس کے
جوارح بھی خشوع والے ہوتے۔ اس کو حکیم ترمذی
نے نوادر میں ابو ہریرہؓ سے سند ضعیف سے

اشتراط احضار القلب شرطا للقبول
احضار قلب کا شرط قبول ہونا

(باقی آئندہ)

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QURANIC THOUGHT

۲۴ اصلاح الباطن اصلاح الظاہر

بسند ضعیف والمعروف انه من قول سعید بن المسیب رواه ابن ابی شیبة فی المصنف وفیه رجل لم یسم **ف** فیه کذب دعوی الباطن اذا خالفه الظاہر۔

الحدیث حدیث النهی عن صلوٰة الحاقن الی قوله وم من حدیث عائشة لا صلوٰة بحضرة طعام ولا هو یدافعه الاخبثان **ف** فیه اصل ما علیه اهل الطریق من قطع الاسباب المشوشة

۲۵ قطع الاسباب المشوشة

الحدیث حدیث ان ابا طلحة صلی فی حائط له فیه شجر فاعجبه ریش طائر فی الشجر الحدیث فی سهوه فی الصلوٰة وتصدقه بالحائط مالك

روایت کیا ہے اور معروف یہ ہے کہ یہ سعید بن المسیب کا قول ہے روایت کیا اس کو ابن ابی شیبہ نے مصنف میں اور اس کی سند میں ایک ایسا شخص ہے جس کا نام نہیں جتلایا گیا **ف** اس میں اس پر دلالت ہے کہ باطن کا دعوی کرنا کذب ہے جبکہ ظاہری حالت اس کے خلاف ہو بلکہ باطن جب درست ہوگا ظاہر ضرور ہی درست ہوگا

حدیث جس میں ممانعت ہے نماز پڑھنے سے ایسے شخص کے جس پر پیشاب پاخانہ کا دباؤ ہو اس قول تک کہ مسلم نے حدیث عائشہ رض سے روایت کیا ہے کہ کھانے کے سامنے آنے پر نماز نہیں اور نہ ایسی حالت میں کہ پیشاب پاخانہ اس سے کشاکشی کرتے ہوں **ف** اس حدیث میں اصل ہے اہل طریق کے اس معمول کی کہ وہ اسباب مشوشۂ قلب کو قطع کرتے رہتے ہیں۔

حدیث یہ روایت کہ ابو طلحہ نے اپنے ایک باغ میں نماز پڑھی جس میں ایک درخت تھا اس درخت میں ان کو ایک پرندہ کا پر خوشنما معلوم ہوا پوری حدیث الخ سہو فی الصلوٰۃ اس باغ کو تصدق کر دینے کے باب میں ہے امام مالک نے

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QUR'ANIC THOUGHT

عن عبد الله بن
ابی بکر ان اباطلحة
الانصاری فذکر
بنحوه ف فیه
اصل الغیرة یعنی
ازالة ما یمنعه عن
المحبوب و
المطلوب

الحدیث ارحنا یا بلال
قط فی العلل من حدیث بلال
ولابی داؤد نحوه من حدیث ۲۶
رجل من الصحابة لم یسم
باسناد صحیح ف للحدیث
محملان الاراحة بالاشتغال
بالصلوة ومقدماتها والا
راحة بالفراغ عنها والاولی
راحة اللقاء والثانیة راحة
الرضاء واما الراحة بحط الاثقال
فحظ المحجوبین وعلامتها
عدم ارتیاحهم
بالاشتغال

عبداللہ بن ابی بکر سے روایت کیا ہے کہ ابوطلحہ انصاری نے الخ پھر اسی طرح ذکر کیا (جیسا اوپر گذرا) ف اس حدیث میں حال غیرت کی اصل ہے یعنی ایسی چیز کو اپنے سے جدا کر دینا جو کہ محبوب اور مطلوب سے مانع ہو (جیسا ان صحابی کو باغ کی طرف توجہ ہونے سے نماز میں سہو ہوا انہوں نے اس کو اپنی ملک سے خارج کر دیا) ت

حدیث اے بلال ہم کو راحت دے۔

دارقطنی نے علل میں حدیث بلال سے روایت کیا اور ابوداؤد نے اس کے قریب باسناد صحیح ایک ایسے صحابی کی حدیث سے روایت کیا جن کا نام نہیں لیا گیا ف اس حدیث کے دو محل ہیں ایک راحت دینا نماز میں اور اس کے مقدمات میں مشغول ہونے کے ساتھ اور دوسرا راحت دینا نماز سے فارغ ہونے کے ساتھ پہلی راحت راحت لقا کی ہے اور دوسری راحت راحت رضا کی ہے (اور دونوں مطلوب ہیں) باقی یہ راحت کہ بوجھ اتر گیا یہ حظ ہے محجوبین کا اور اس راحت کی علامت یہ ہے کہ وہ لوگ مشغولی سے راحت نہیں پاتے جیسے

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QURANIC THOUGHT

كفرحهم بالافطار دون الصوم بخلاف حال الواصلين فان لهم بالصوم فرحة وبالافطار فرحة

الحديث قال ابو هريرة كيف الحياء من الله قال تستحيي منه كما تستحيي من الرجل الصالح من قومك الخرائطي في مكارم الاخلاق هق في الشعب من حديث سعيد بن زيد مرسلا بنحوه وارسله هق بزيادة ابن عمر في السند وفي العلل قط عن ابن عمر له وقال انه اشبه شئ بالصواب لورده من حديث سعيد بن زيد احد العشرة **ف** فيه تسهيل للاستحياء المانع عن المعصية باستحضار ان لو اني فلان الصالح من قومي ما اقدمت عليها

وہ لوگ افطار سے خوش ہوتے ہیں روزہ سے خوش نہیں ہوتے بخلاف حال واصلین کے کہ انکو روزہ سے بھی ایک فرحت ہوتی ہے (فرحت لقاء) اور افطار سے دوسری فرحت ہوتی ہے (فرحت رضا)۔

حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ خدا تعالی سے حیا کرنا کیسے ہوتا ہے آپ نے فرمایا کہ اس سے ایسی حیا کرو جیسے اپنی قوم کے مرد صالح سے کرتے ہو۔ خرائطی نے مکارم اخلاق میں روایت کیا ہے اور بیہقی نے شعب میں حدیث
۲۷ سعید بن زید سے مرسلاً روایت کیا اسی کے قریب اور بیہقی نے سند میں ابن عمر کی زیادتی کے ساتھ روایت کیا اور علل میں دار قطنی نے ابن عمر سے ان ہی کا قول روایت کیا اور یہ بھی کہا کہ یہ صواب کے مشابہ تر ہے بوجہ اسکے کہ سعید بن زید کی حدیث سے وارد ہوا ہے جو کہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں **ف** اس میں آسان طریقے کی تعلیم ہے حیا کی جو کہ مانع ہے معصیت سے اس طور پر کہ اس امر کو مستحضر رکھا جاوے کہ اگر مجھ کو فلاں بزرگ میری ہی قوم کا دیکھتا ہوتا تو میں معصیت پر کبھی اقدام نہ کرتا

[illegible]

This file was downloaded from QuranicThought.com
To: www.al-mostafa.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QUR'ĀNIC THOUGHT

قطـ فالله احق ان يستحيى منه -

الحديث حديث الوتر سبع عشرة ابن المبارك من حديث طاؤس مرسلا كان يصلي سبع عشرة ركعة من الليل **ف** فيه عدم تحديد صلوة الليل بعشرة او ثنتي عشرة فلا ينكر على ما كان بعض المشائخ يصلون مائة ركعة او اكثر بالليل -

۲۸ عدم تحدید صلوۃ اللیل

الحديث حديث لولا صبيان رضع ومشائخ ركع الحديث هق وضعفه من حديث ابي هريرة وتمامها وبهائم رتع لصب عليكم العذاب صبا **ف** فيه قطع لعرق العجب بمراقبة الاستفادة

تو حق تعالے اس کا زیادہ مستحق ہے کہ اس سے حیا کی جاوے -

حدیث وتر (یعنی صلوۃ اللیل جس میں تہجد اور وتر دونوں آگئے) سترہ رکعت ہیں ابن مبارک نے طاؤس کی حدیث سے روایت کیا ہے کہ آپ شب میں سترہ رکعت پڑھتے تھے (تہجد و وتر کی) **ف** اس حدیث میں اس پر دلالت ہے کہ صلوۃ اللیل دس یا بارہ رکعت کے ساتھ محدود نہیں پس اس عادت پر انکار نہ کیا جاوے گا کہ بعض مشائخ شب میں سو رکعت یا زیادہ پڑھتے تھے (اور یہ زیادت تحدیدات پر زیادت نہیں ہے اور یہ فرق سمجھنا اکثر مواقع پر مجتہدین ہی کا کام ہے) -

حدیث - اگر شیر خوار بچے نہ ہوتے اور کوزہ پشت بوڑھے نہ ہوتے اس کو بیہقی نے ابو ہریرہؓ کی حدیث سے روایت کیا ہے اور ضعیف بھی کہا ہے اور پوری حدیث یہ ہے اور چرنے والے بہائم نہ ہوتے تو تم پر عذاب بارش کی طرح برستا **ف** اس میں خود بینی کی جڑ قطع کردی گئی ہے اس طرح سے کہ ایسے لوگوں سے فائدہ حاصل ہونے کا مراقبہ کیا جاوے

(باقی آئندہ)

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
PRINCE GHAZI TRUST FOR QUR'ĀNIC THOUGHT

ممن يستحقرون

الحديث احب الاعمال الى
الله ادومها وان قل اخرجاه من
حديث عائشة رض **ف** وهذا
مما لا يختلف فيه اثنان من
اهل الطريق -

الحديث حديث عائشة
من عبد الله عبادة ثم تركها
ملالة مقته الله ورواه ابن السني
في رياضة المتعبدين موقوفا على
عائشة رض **ف** المقت له درجات
ادناه الحرمان من المحبة الخاصة
وان اريد به المتبادر يحمل
على الافضاء اليه في الاكثر
وصرح به اهل البصيرة و
التجربة من اهل الطريق ان
الاعراض له بداية وهو الترك
ونهاية وهو مقت العبد
لله تعالى الموجب لمقت
الله تعالى له نعوذ بالله
من الحور

جو حقیر سمجھے جاتے ہیں۔

حدیث سب سے زیادہ محبوب اللہ تعالیٰ کو وہ عمل ہے جو دائم ہو گو قلیل ہی ہو اس کو بخاری ومسلم نے حضرت عائشہؓ کی حدیث سے روایت کیا ہے **ف** اور یہ وہ مسئلہ ہے جس میں اہل طریق میں سے دو شخصوں میں بھی اختلاف نہیں

حدیث حضرت عائشہؓ کی حدیث کہ جو شخص کوئی عبادت شروع کرے پھر اسکو اکتا کر چھوڑ دے اللہ تعالیٰ اس کو مبغوض رکھتا ہے اور ابن السنی نے اس کو ریاض المتعبدین میں حضرت عائشہؓ پر موقوفاً روایت کیا ہے **ف** مبغوضیت کے درجات ہیں ادنیٰ درجہ محبت خاصہ سے محروم ہو جانا ہے اور اگر معنے متبادر ہی مراد لئے جاویں (یعنی نفرت وعداوت) تو اسپر محمول کیا جاویگا کہ اس (درجہ متبادرہ) کی طرف اکثر مفضی ہو جاتا ہے اور اہل طریق میں اہل بصیرت واہل تجربہ نے اس کی تصریح کی ہے کہ اعراض کی ایک ابتداء ہے اور وہ ترک ہے اور ایک انتہاء ہے اور وہ بندہ کا بغض کرنا ہے اللہ تعالیٰ کے ساتھ جو موجب ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ کے بغض کو بندہ کے ساتھ خدا تعالیٰ اپنی پناہ میں رکھے تنزل

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST
FOR QUR'ANIC THOUGHT

بعد الكور فلا يرد
لزوم وجوب المستحب
والملالة
احتراز
عن العذر

كتاب الزكوٰة

الحديث طلب الحلال فريضة
بعد الفريضة الطبراني والبيهقي
في شعب الايمان من حديث
ابن مسعود بسند ضعيف **ف**
فيه ان الاشتغال بالمعاد
لا يمنع الاشتغال
بالمعاش الضروري كما
يزعمه الغلاة

الحديث من لم يشكر الناس
من لم يشكر الله ت وحسنه
من حديث ابي سعيد له و
لابي داؤد وابن حبان نحوه
من حديث ابي هريرة وقال
حسن صحيح **ف** فيه ان

بعد ترقی کے پس (اس تقریر کے بعد) یہ اعتراض واقع نہیں ہوتا کہ اس سے مستحب کا واجب ہونا لازم آتا ہے اور ملالت کی جو قید لگائی یہ احتراز ہے عذر سے (کیونکہ عذر سے ترک کرنا اسکے لئے بلکہ نقص اجر کے لئے بھی موجب نہیں)۔

کتاب الزکوٰة

حدیث حلال روزی کا تلاش کرنا فرض ہے بعد (دینی) فرائض کے اس کو طبرانی نے اور شعب الایمان میں بیہقی نے ابن مسعود کی حدیث سے بسند ضعیف روایت کیا ہے **ف** اس میں دلالت ہے اس پر کہ معاد میں مشغول ہونا مانع نہیں ہے ضروری معاش میں مشغول ہونے سے جیسا اہل غلو سمجھتے ہیں (بلکہ معاد میں اعانت وتقویت کا سبب ہوتا ہے)۔

حدیث ۔جو شخص آدمیوں کا شکر گذار نہ ہو وہ اللہ تعالےٰ کا بھی شکر گذار نہیں اسکو ترمذی نے ابو سعید کی حدیث سے روایت کیا اور تحسین کی اور ابو داؤد اور ابن حبان نے اسکے قریب قریب ابو ہریرہؓ کی حدیث سے روایت کیا اور اسکو حسن صحیح کہا **ف** اس حدیث میں اسپر دلالت

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QUR'ANIC THOUGHT

اداء حقوق الحق تعالى لا
يوهن حقوق الخلق بل
يؤكدها لاسيما عباد يعينون
على الوصول الى الحق كالمشائخ
وعلى تاكد حقوقهم من
اطاعتهم وتبجيلهم دلائل
مستقلة غير هذا ۔

الحديث من اسدى
اليكم معروفا فكافئوه
الحديث دن من حديث
ابن عمر باسناد صحيح
بلفظ من صنع وتمامه
فان لم تستطيعوا
فادعوا له حتى تعلموا
انكم قد كافأتموه
ف فيه ما في ما
قبله ۔

الحديث حديث ادخر
لعياله قوت سنة اخرجاه
من حديث عمر كان يعزل
نفقة اهل سنة **ف** فيه

کہ حق تعالیٰ کے حقوق کا ادا کرنا حقوق خلائق کو
ضعیف نہیں کرتا بلکہ اس کو مؤکد کرتا ہے خصوص
ایسے بندوں کے حقوق کو جو کہ وصول الی الحق
میں معین ہوتے ہیں جیسے مشائخ (وہادین) اور
ان حضرات کے حقوق یعنی ان کی اطاعت وتعظیم
کے مؤکد ہونے پر علاوہ اس حدیث کے اور مستقل
دلائل بھی ہیں ۔

حدیث جو شخص تمہارے ساتھ کچھ احسان کرے
تم اس کی مکافات کرو اس کو ابوداؤد اور نسائی نے
ابن عمر کی حدیث سے باسناد صحیح لفظ من صنع
۳۱ سے روایت کیا ہے (بجائے اسدی کے اور حاصل
دونوں کا ایک ہی ہے) اور پوری حدیث یہ ہے
کہ اگر تم کو (مکافات کرنے کی) استطاعت نہ ہو
تو اس کے لئے اتنی دعا کرو کہ تم کو یہ معلوم ہونے
لگے کہ تم نے اس کی مکافات کردی **ف** اس میں
بھی وہی مضمون ہے جو اس سے پہلی حدیث میں
تھا (یعنی شکر محسن) ۔

حدیث آپ نے اپنے عیال کے لئے ایک سال
کا غلہ جمع فرمایا اس کو بخاری ومسلم نے حضرت عمر
کی حدیث سے روایت کیا کہ آپ اپنے اہل کا سال
بھر کا خرچ جدا رکھ لیتے تھے **ف** اس سے

۱- مثل السابق
عدم المنافاة بين التوكل وبين الادخار الضروري

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفیة الأمیر غازی للفکر القرآنی
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QUR'ĀNIC THOUGHT

ان الادخار لمصلحة لا ینافی
التوکل ولا کماله لعدم الکلام
فی کمال توکله صلی الله علیه
وسلم ثم هی عامة لمصلحة
العیال او لمصلحة النفس من
تحصیل الاطمینان وازالة
التشویش لان الطبائع مختلفة
فطرة لا یتیسر لبعضها الاجتماع
بدون اسبابه فکان ادخاره
صلی الله علیه وسلم ترحما علی هؤلاء
مع عدم افتقاره صلی الله علیه وسلم
فی الاجتماع الی الاسباب هذا۔ ٣٧

الحدیث اذا جاء کم کریم
قوم فاکرموه ه من حدیث
ابن عمر و رواه د فی المراسیل
من حدیث الشعبی مرسلا
بسند صحیح وقال روی متصلا
وهو ضعیف و له نحوه من حدیث
معبد بن خالد الانصاری
عن ابیه وصحح اسناده
ف فیه

ثابت ہوا کہ کسی مصلحت سے (بقدر ضرورت)
ذخیرہ رکھ لینا نہ توکل کے منافی ہے اور نہ کمال
توکل کے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کامل
ہونے میں کسی کو بھی کلام نہیں پھر وہ مصلحت
عام ہے خواہ عیال کی مصلحت ہو خواہ لفس کی
مصلحت ہو یعنی تحصیل اطمینان وازالہ تشویش
کیونکہ طبائع فطرۃً مختلف ہوتی ہیں بعضوں کو
یکسوئی بدون اسباب یکسوئی کے میسر نہیں
ہوتی پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذخیرہ فرمالینا
ایسے لوگوں پر رحمت اور شفقت تھی باوجودیکہ
آپ کو یکسوئی میں اسباب کی حاجت نہ تھی
خوب سمجھ لو۔

حدیث جب تمہارے پاس کسی قوم کا شریف
آوے تم اس کا اکرام کرو روایت کیا اسکو ابن ماجہ
نے ابن عمر کی حدیث سے اور ابوداؤد نے مراسیل
میں شعبی کی حدیث سے بسند صحیح روایت کیا
اور کہا کہ یہ متصلاً بھی روایت کیا گیا ہے مگر
ضعیف ہے اور حاکم نے اس کے قریب قریب
معبد بن خالد انصاری کی حدیث سے نقل کیا
جس کو انہوں نے اپنے باپ سے روایت کیا اور
اس کے اسناد کی تصحیح کی **ف** اس میں اس

(باقی آئندہ)

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QUR'ANIC THOUGHT

متمسك لما عليه اهل
الطريق من حسن المعاشرة
مع كل احد بما يناسب
مرتبته۔

كتاب الصوم

الحديث النظر سهم مسموم من سهام ابليس الحديث لك وصحح اسناده من حديث حذيفة **ف** فيه عدم استصغار الصغائر من الذنوب فانه قد يفوق مفسدته على الكبائر لاسيما النظر الذي ينشأ عن الشهوة او ينشأ عنه الشهوة حالاً او مآلاً وهو كما قال بعض اهل التجربة بالفارسية

ع

درون سینۂ من زخم بے نشاں زدۂ
بحیرتم کہ عجب تیر بے کماں زدۂ

كتاب الحج

الحديث حديث من رزق في شيء فليلزمه ومن جعلت معيشة في شيء فلا ينتقل عنه حتى يتغير عليه

عادت کی دلیل ہے جو اہلِ طریق کا معمول ہے کہ ہر شخص کے ساتھ (بلا تخصیص نیک وبد کے) ایسی حُسنِ معاشرۃ کا معاملہ کرتے ہیں جو اس کے مرتبہ کے مناسب ہے۔

حدیث نظر (بد) ایک زہر آلود تیر ہے ابلیس کے تیروں میں سے اس کو حاکم نے حذیفہ کی حدیث سے روایت کیا ہے اور اس کے اسناد کی تصحیح کی

ف اس میں دلالت ہے کہ صغیرہ گناہوں کو سرسری نہ سمجھے کبھی اس کا مفسدہ کبائر سے بھی بڑھ جاتا ہے (گو وہ ذات خاص ہی کی طرف راجع ہو اور کبیرہ جو مفسدہ میں قوی ہوتا ہے وہ مفسدہ عامہ ہے) بالخصوص نظر جو شہوت سے ناشی ہو یا اُس سے شہوت ناشی ہو فی الحال یا فی المآل (بسبیل احتمال) اور اُس کی وہی حالت ہے جس کو بعض اہلِ تجربہ نے فارسی (شعر) میں ظاہر کیا ہے ع درون سینۂ من زخم بے نشاں زدۂ + بحیرتم کہ عجب تیر بے کماں زدۂ +

عدم استصغار الصغائر
[illegible]

حدیث جس کو کسی چیز میں رزق ملتا ہو اسکو چاہیے کہ اس میں لگا رہے اور جس کی معاش کسی چیز میں ہو گئی ہو اُس سے منتقل نہ ہو یہاں تک کہ اس میں خود تغیر ہو جائے روایت کیا اس کو

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QUR'ANIC THOUGHT

ہ من حدیث انس بالجملة
الاولی بسند حسن ومن حدیث
عائشة بسند فیه جهالة
بلفظ اذا سبب الله لاحدکم
رزقا من وجه فلا یدعه حتی
یتغیر له او یتنکر له ف
قاسوا علیه کل معاملة
من الله مع العبد تعرف
بالبصیرة والفراسة وخصوصیات
الواقعات وهو کالبدیهیات
بل المحسوسات
عند القوم
یراعونه فی
احوالهم
الحدیث من زارنی بعد
وفاتی فکانما زارنی فی حیاتی
الطبرانی والدارقطنی من
حدیث ابن عمر۔
الحدیث من جاءنی زائرا
لا تهمه الا زیارتی کان حقا
علی الله ان اکون له شفیعا

معاملات الله مع العبد

ابن ماجہ نے انس کی حدیث سے بسند حسن جملہ اولی
کے ساتھ اور عائشہ کی حدیث سے ایسی سند کے
ساتھ جس میں جہالت ہے اس لفظ سے کہ جب
اللہ تعالےٰ تم میں سے کسی کا رزق کسی خاص ذریعہ
سے سبب فرمادے اس کو چھوڑنا نہ چاہیے جب
تک کہ اس میں تغیر یا ناموافقت نہ ہو جاوے۔
ف (اہل طریق نے) اسی پر تمام معاملات کو
جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندہ کے ساتھ واقع
ہوتے ہیں قیاس کیا ہے جن کی معرفت بصیرت
وفراست وخصوصیات واقعات سے ہو جاتی
ہے (اس معرفت کے بعد وہ ان میں تغیر و تبدل
از خود نہیں کرتے) اور یہ امر قوم کے نزدیک مثل
بدیہیات کے بلکہ مثل محسوسات کے ہے جسکی
وہ اپنے احوال میں رعایت رکھتے ہیں
حدیث جو شخص میری زیارت میری وفات
کے بعد کرے اس نے گویا میری زیارت میری
حیات میں کی روایت کیا اس کو دارقطنی نے
ابن عمر کی حدیث سے۔
حدیث جو شخص میری زیارت کرنے کے لئے
آوے اور اس کا مقصود بجز میری زیارت کے اور
کچھ نہ ہو اللہ تعالیٰ پر حق ہو گا کہ میں اس کا شفیع بنوں

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QURANIC THOUGHT

الطبرانی من حدیث ابن
عمر وصححہ ابن السکن **ف**
مدلولھما ظاھر وھو من
المستحبات الکدھا لاسیما عند
العشاق وحدیث لاتشد فیما
لم ینقل افضلیتہ لان
اعتقادھا بالرای المحض
ابتداع۔

الحدیث من تشبہ بقوم فھو
منھم ابوداؤد من حدیث ابن عمر
بسند صحیح **ف** ھو عام للمحمود
والمذموم وھو اصل لاختیار
زی الصالحین بنیۃ البرکۃ لابنیۃ
التشبع بما لم یعط والشھرۃ۔

الحدیث ان اللہ وکل بقبرہ
صلی اللہ علیہ وسلم ملکا
یبلغہ سلام من سلم
علیہ من امتہ ن حب ک
من حدیث ابن مسعود
بلفظ ان للہ ملائکۃ
سیاحین

روایت کیا اس کو طبرانی نے ابن عمر کی حدیث سے
اور ابن السکن نے اس کو تصحیح کی **ف** ان
دونوں حدیثوں کا مدلول ظاہر ہے اور یہ زیارت
(قبر نبوی) مستحبات میں اوروں سے موکد ہے خصوص
عشاق کے نزدیک اور لاتشد الرحال والی حدیث
ان اعمال میں ہے جن کا دوسروں سے افضل ہونا
منقول نہیں کیونکہ ایسے اعمال کی افضلیت کا
محض رائے سے اعتقاد کر لینا بدعت ہے۔

حدیث جو شخص کسی قوم کی شباہت اختیار کرے
وہ ان ہی میں سے ہے روایت کیا اسکو ابوداؤد
نے ابن عمرؓ کی حدیث سے بسند صحیح **ف** یہ
عام ہے تشبہ محمود اور مذموم دونوں کو اور یہ
اصل ہے صلحاء کی وضع اختیار کرنے کی بہ نیت
برکت کے نہ بہ نیت دعوی کمال غیر حاصل و شہرت کے

۳۵ التزیی بزی الصالحین

حدیث اللہ تعالیٰ نے حضور اقدس صلی اللہ
علیہ وسلم کی قبر کے لئے ایک فرشتہ مقرر کر رکھا ہے
کہ وہ آپ کو اس شخص کا سلام پہونچاتا ہے جو
آپ پر آپ کی امت میں سے سلام بھیجے روایت
کیا اس کو نسائی اور ابن حبان اور حاکم نے ابن مسعود
کی حدیث سے اس لفظ کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ کے
کچھ فرشتے ہیں جو زمین میں سیاحت کرتے ہیں۔

This file was downloaded from QuranicThought.com

THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QUR'ĀNIC THOUGHT

فی الارض یبلغونی عن امتی السلام **ف** ولما کان الحکم غیر مدرک بالقیاس لا یتعدی الی غیر المنصوص فلا یؤذن فی خطاب الاولیاء والمقبولین احیاء کانوا او مقبورین لعدم ورود مثل ہذا النص فیہم والامکان المحض غیر کاف فی امثالہ

میری امت کی طرف سے مجھ کو سلام پہونچاتے ہیں **ف** اور چونکہ یہ امر غیر مدرک بالقیاس ہے اسلئے غیر منصوص کی طرف متعدی نہ ہوگا پس دوسرے اولیاء و مقبولین کی خطاب کا اذن نہ دیا جاویگا خواہ وہ زندہ ہوں یا مردہ ہوں کیونکہ ایسی نص اُن کے باب میں نہیں آئی اور ایسے امور میں محض امکان کافی نہیں۔

کتاب آداب القرآن

الحدیث یقول اللہ من شغلہ
قراءة القرآن عن دعائی ومسئلتی ۳۷
اعطیتہ ثواب الشاکرین **ت**
من حدیث ابی سعید من شغلہ
القرآن عن ذکری او مسئلتی
اعطیتہ افضل ما اعطی
السائلین وقال حسن غریب
ورواہ ابن شاہین بلفظ
المصنف **ف** فیہ اصل لما
علیہ المشائخ من قصرہم
بعض المریدین علی بعض
الطاعات ونہیہم

حدیث اللہ تعالے فرماتے ہیں جس شخص کو تلاوت قرآن مجھ سے دعا کرنے اور حاجت مانگنے کی فرصت نہ لینے دے میں اس کو شاکرین کا ثواب دونگا اس کو ترمذی نے ابو سعید کی حدیث سے روایت کیا ہے کہ جس شخص کو قرآن میرے ذکر یا دعا سے مشغول کردے میں جسقدر اور سائلوں کو دیتا ہوں اُس شخص کو سب سے زیادہ دونگا۔ اور ترمذی نے اس کو حسن غریب کہا ہے اور ابن شاہین نے اس کو مصنف کے الفاظ سے روایت کیا **ف** اس میں اصل ہے مشائخ کے اس معمول کی کہ وہ بعض مریدوں کو بعض طاعات پر محدود کردیتے ہیں اور بعض طاعات سے روک دیتے ہیں اور مفصل تقریر

تقریر ابواب بعض الملفوظات فی غلبة الذکر

(باقی آئندہ)

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QUR'ANIC THOUGHT

عن بعض الملفوظات والبسط فی رسالۃ حقیقۃ
الطریقۃ تحت الحدیث الثالث والعشرین

اصل لبعض القاب الصوفیۃ
اصل بعض القاب صوفیہ

الحدیث اھل القران اھل اللہ
وخاصتہ **ن** فی الکبری وہ **ک** من
حدیث انس باسناد حسن **ف** فیہ
اصل للالقاب المتعارفۃ بین
القوم من اھل اللہ وخواص اللہ
ونحوھما

۳۷ ثبوت کرنا ظلمت و نور کا قلب کیلئے
اثبات الظلمۃ والنور للقلب

الحدیث ان ھذہ القلوب تصدأ کما
یصدأ الحدید قیل وما جلاءھا قال
تلاوۃ القران وذکر الموت البیھقی فی
الشعب من حدیث ابن عمر بسند ضعیف
ف فیہ اصل لامثال ھذہ الاطلاقات
الشائعۃ بین القوم من الظلمۃ و
الجلاء للقلب۔

التواجد المحمود غیر مذموم
تواجد محمود مذموم نہیں

الحدیث اتلوا القران وابکوا
فان لم تبکوا فتباکوا ہ من حدیث
سعد بن ابی وقاص باسناد جید
ف فیہ اثبات التواجد یعنی
التشبہ باھل الوجد اذا کان
الغرض جلب الحال

ہم کی رسالہ حقیقۃ الطریقہ میں حدیث بست وسوم
کے تحت ہیں ہے۔

حدیث اہلِ قرآن اللہ والے ہیں اور اللہ تعالٰی
کے خاص ہیں روایت کیا اس کو نسائی نے سنن
کبریٰ میں اور ابن ماجہ اور حاکم نے حدیث انس سے
باسناد حسن **ف** اس میں اصل ہے ان القاب کی
جو صوفیہ میں متعارف ہیں جیسے اہل اللہ اور خاصان
خدا اور اسی قسم کے۔

حدیث یہ قلوب کبھی زنگ آلودہ ہو جاتے
ہیں جیسا لوہا زنگ آلودہ ہو جاتا ہے عرض کیا گیا
کہ اس کا جلا کیا ہے آپ نے فرمایا تلاوتِ قرآن اور
موت کا یاد کرنا روایت کیا اس کو بیہقی نے شعب
میں ابن عمر کی حدیث سے بسندِ ضعیف **ف**
اس میں اصل ہے ایسے اطلاقات کی جو قوم میں شائع
ہیں جیسے ظلمہ اور جلاء قلوب کے لئے۔

حدیث قرآن مجید کی تلاوت کرو اور روؤ اور
اگر رو نہ سکو تو رونے کی شکل بناؤ روایت کیا اسکو
ابن ماجہ نے سعد بن ابی وقاص کی حدیث سے
باسناد جید **ف** اس میں اثبات ہے تواجد یعنی
اہلِ وجد کے ساتھ تشبہ کا جبکہ غرض کسی حال محمود
کا پیدا کرنا ہو نمائش مقصود نہ ہو کہ اس کو تشبع

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QUR'ANIC THOUGHT

المحمود لا الرياء -

الحديث خير الرزق ما يكفي وخير الذكر الخفي احمد وابن حبان من حديث سعد بن ابي وقاص ف هذه الخيرية باعتبار الاصل ولا يستلزم نفي خيرية الجهر لعارض -

الثامن عشر فضل الذكر الخفي والجهر

٣٨ الحديث حديث انه قال لابن مسعود اقرأ فقال يا رسول الله اقرأ وعليك انزل فقال اني احب ان اسمعه من غيري الحديث متفق عليه من حديث ابن مسعود ف فيه اهمية جمع الخواطر في بعض الاحوال بحيث يقنع على الطاعة المفضولة باعتبار الاجر لانه لا كلام في زيادة اجر التلاوة

ترجيح الاهتمام بجمع الخاطر على الاهتمام بكثرة الثواب في بعض الاحوال

الحديث حديث ابي ذر قام رسول الله صلى الله عليه وسلم فينا ليلة بآية يرددها وهي

بمالم لیط فرمایا گیا ہی) -

حدیث بہترین رزق وہ ہے جو کافی ہوجاوے اور بہترین ذکر وہ ہے جو خفی ہو روایت کیا اسکو احمد اور ابن حبان نے سعد بن ابی وقاص کی حدیث سے ف یہ خیر ہونا (ذکر خفی کا) باعتبار اصل کے ہے اور اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ جہر میں کسی عارض کے سبب بھی خیریت و افضلیت نہ ہو (اور اس عارض کو حضرات صوفیہ جانتے ہیں اور اس پر دلائل رکھتے ہیں)

حدیث آپ نے ابن مسعودؓ سے فرمایا کچھ قرآن پڑھو انہوں نے عرض کیا میں پڑھوں حالانکہ آپ پر آپ پر نازل ہوا آپ نے فرمایا میں چاہتا ہوں کہ دوسرے سے سنوں روایت کیا اسکو شیخین نے ابن مسعودؓ کی حدیث سے ف اس میں دلالت ہے کہ اجتماع خواطر بعض احوال میں اس درجہ مقصود ہے کہ اس کی رعایت سے اس طاعت پر قناعت کر لی جاتی ہے جو اجر میں کم ہے اس لئے کہ اس میں کلام نہیں کہ پڑھنے کا ثواب سننے سے زیادہ ہے -

حدیث ابو ذر کی حدیث کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم میں ایک شب اس آیت کے ساتھ قیام فرمایا اسی کو بار بار پڑھتے تھے اور وہ آیت یہ ہے

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QUR'ĀNIC THOUGHT

ان تعذبهم فانهم عبادك ن ه
بسند صحيح ف فيه اصل لمشروعية
العبادات الشاقة المنقولة عن كثير من اهل
الشوق او الخشية اذا خلت عن المحذورات

الحديث حديث علي ما اسر
الى رسول الله صلى الله عليه وسلم
شيئا كتمه عن الناس الا ان يوتي
الله عبدا فهما في كتابه ن من
رواية ابي جحيفة قال سألنا
عليا فقلنا هل عندكم من
رسول الله صلى الله عليه وسلم
شيء سوى القرآن فقال لا و
الذي خلق الجنة وبرأ النسمة
الا ان يعطي الله عبدا فهما
في كتابه الحديث وهو عند
البخاري بلفظ هل عندكم
من رسول الله صلى الله عليه
وسلم ما ليس في القرآن وفي
رواية وقال مرة ما ليس
عند الناس ف فيه
ابطال لزعم الجهلة

کون العبادات الشاقة غیر منکر
شاق عبادات منکر نہیں

ان تعذبہم الخ روایت کیا اس کو نسائی اور ابن ماجہ
نے بسند صحیح ف اس میں اصل ہے کہ عبادات
شاقہ بھی مشروع ہیں جو بکثرت اہل شوق یا اہل خشیہ
سے منقول ہیں (جن پر خشک مزاجوں کا اعتراض ہے)

حدیث حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حدیث کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے کوئی خفیہ بات ایسی
نہیں فرمائی جسکو اور لوگوں سے پوشیدہ رکھا ہو
بجز اس کے کہ خدا تعالے کسی بندہ کو اپنی کتاب کے
متعلق فہم عطا فرمادے اس کو نسائی نے ابو جحیفہ کی
حدیث سے روایت کیا ہے کہ ہم نے حضرت علی رض
۳۹ سے کہا کیا تمہارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی طرف سے بجز قرآن کچھ اور شے بھی ہے
انہوں نے فرمایا نہیں قسم ہے اس ذات کی جس نے
دانہ کو شگافتہ کیا اور جان کو پیدا کیا بجز اسکے کہ
خدا تعالیٰ کسی بندہ کو اپنی کتاب کے متعلق فہم عطا
فرمادے۔ الحدیث اور وہ بخاری کے نزدیک ان الفاظ
سے ہے کہ کیا تمہارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی طرف سے کوئی ایسی چیز ہے جو قرآن میں نہ ہو
اور ایک روایت میں یہ ہے کہ ایکبار یہ کہا کہ ایسی
چیز جو لوگوں کے پاس نہیں ف اس میں ابطال
ہے جہلاء کے اس (بے بنیاد) زعم کا کہ وہ لوگ ایک علم

ابطال [illegible] العلم الباطنی
[illegible]

This file was downloaded from QuranicThought.com

THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QUR'ANIC THOUGHT وقفية الأمير غازي للفكر القرآني

من اثباتهم علما باطنيا منقولا غير الظاهري المنقول وفيه اثبات للعلم الوهبي الذي حقيقته الفهم الصحيح المستفاد من النور القلبي و التقوى الكامل۔

باطنی منقول کا اثبات کرتے ہیں اس علم ظاہری منقول کے علاوہ اور نیز اس میں اثبات ہے علم وہبی کا جسکی حقیقت فہم صحیح ہے جو نور قلب اور کمال تقوے سے پیدا ہوتا ہے (اور اس میں علم حدیث کی نفی نہیں بلکہ مقصود حصر اضافی ہے جس سے مقصود علم مزعوم کی نفی ہے)۔

الحدیث اقرأوا القرآن ما ائتلفت عليه قلوبكم ولانت له جلودكم فاذا اختلفتم فلستم تقرؤنه و في بعضها فاذا اختلفتم فقوموا عنه متفق عليه من حديث جندب بن عبد الله البجلي في اللفظ الثاني دون قوله ولانت له جلودكم **ف** فيه رعاية النشاط في العبادة وتاخرها وقت الملالة لكنه مخصوص بالراسخ في العادة واما قبل الرسوخ فلا بد من حبس النفس عليه حتى يرسخ في العادة

حدیث قرآن اس وقت تک پڑھو جب تک تمہارا دل لگے اور تمہارے بدن میں اثر ہو اور جب الجھنے لگو تو اس وقت گویا تم پڑھتے ہی نہیں اور بعض روایات میں ہے کہ جب تم الجھنے لگو تو کھڑے ہو جاؤ روایت کیا اسکو شیخین نے جندب بن عبد اللہ بجلی کی حدیث سے لفظ ثانی (یعنی فقوموا) میں مگر اس میں ولانت له جلودكم نہیں ہے **ف** اسمیں رعایت ہے نشاط کی عبادت میں اور جب اکتا جاوے تو اسکو دوسرے وقت پر رکھے لیکن یہ حکم اس شخص کے ساتھ مخصوص ہے جو عادت عبادت میں راسخ ہو (ایسے شخص کا جب جی گھبراوے تو موخر کر دے) باقی قبل رسوخ سو اس وقت اپنے نفس کو مقید کرنا ضروری ہے یہاں تک کہ عادت میں راسخ ہو جاوے (کیونکہ ابتدا میں تو تکلف ہوتا ہی ہے اگر اس وقت بھی ایسا کرنے لگے تو پھر عادت کی نوبت ہی نہ آوے)

رعایة النشاط في العبادات

(باقی آئندہ)

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QUR'ANIC THOUGHT

کتاب الاذکار والدعوات

الحدیث یقول اللہ تعالیٰ انا مع عبدی ما ذکرنی وتحرکت بی شفتاہ ہ حب من حدیث ابی ھریرۃ وکسا من حدیث ابی الدرداء وقال صحیح الاسناد **ف** فیہ فضل الذکر وفیہ فضیلۃ الجمع بین ذکر القلب وذکر اللسان من الذکر باحدھما واما التفاضل فیما بینہما فبحث مستقل وظاھر الروایات کون الذکر القلبی المحض افضل من اللسانی المحض

الحدیث قال اللہ تعالیٰ اذا ذکرنی عبدی فی نفسہ ذکرتہ فی نفسی الحدیث متفق علیہ من حدیث ابی ھریرۃ وتمامہ واذا ذکرنی فی ملاء ذکرتہ فی ملاء خیر من ملائہ واذا تقرب منی شبرا تقربت منہ ذراعا واذا

حدیث اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں اپنے بندہ کے ساتھ ہوں جب تک وہ میرا ذکر کرتا ہے اور میرے نام پر اُس کے ہونٹ ہلتے رہیں روایت کیا اس کو ابن ماجہ اور ابن حبان نے ابوہریرہ کی حدیث سے اور حاکم نے ابوالدرداء کی حدیث سے۔ اور حاکم نے کہا کہ صحیح الاسناد ہے **ف** اس حدیث میں فضیلت ہے ذکر کی اور نیز اس میں یہ بھی ہے کہ ذکر قلبی و ذکر لسانی کو جمع کرنا (جیسا کہ مجموعہ ذکرنی اور تحرکت اسپر دال ہے) بمقابلہ خالی ذکر قلبی اور خالی ذکر لسانی کے افضل ہے رہی یہ بات کہ ان دونوں (یعنی خالی ذکر قلبی اور خالی ذکر لسانی) میں کون افضل ہے سو یہ ایک مستقل بحث ہے اور ظاہر روایات کا یہ ہے خالی ذکر قلبی خالی ذکر لسانی سے افضل ہے۔

حدیث حق تعالیٰ نے فرمایا جب میرا بندہ میرا ذکر کرتا ہے اپنے جی میں میں اُس کا ذکر کرتا ہوں اپنے جی میں الحدیث روایت کیا اس کو بخاری ومسلم نے ابوہریرہ کی حدیث سے۔ اور پوری حدیث یہ ہے کہ جب وہ میرا ذکر کرتا ہے جماعت میں میں اس کا ذکر کرتا ہوں ایسی جماعت میں کہ اُس کی جماعت سے بہتر

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفیۃ الامیر غازی للفکر القرآنی
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QUR'ĀNIC THOUGHT

تقرب منی ذراعا تقربت منہ باعا وان اتانی مشیا ہرولت الیہ **ف** مقابلۃ الذکر فی النفس بالذکر فی الملا یدل علی ان المراد بہ الذی لا یطلع علیہ الملاء سواء کان بالقلب او باللسان فتخصیصہ بالاول مما لا دلیل علیہ وفیہ ایضا عذر الصوفیۃ فی تمثیلاتہم للذات والصفات الالہیۃ کما فی الحدیث من تمثیل القرب المعنوی بالحسی

ہوتی ہے (یعنی ملائکہ وارواح طیبہ) اور جب وہ مجھے ایک بالشت نزدیک ہوتا ہے میں اس سے ایک ہاتھ نزدیک ہوتا ہوں اور جب وہ مجھ سے ایک ہاتھ نزدیک ہوتا ہے تو میں اس سے ایک باع (یعنی دونوں ہاتھ کی کشادگی اور پھیلاؤ کی قدر) نزدیک ہوتا ہوں اور جب وہ میری طرف چلکر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑکر آتا ہوں **ف** ذکر فی النفس کو ذکر فے الجماعۃ کے مقابلے میں لانا اس پر دال ہے کہ مراد ذکر فی النفس سے وہ ذکر ہے جس پر جماعت مطلع نہ ہو خواہ بالقلب ہو خواہ باللسان ہو پس ذکر فی النفس کی تفسیر صرف ذکر بالقلب کے ساتھ کرنا (جیسا بعض نے یہ تفسیر کرکے اس سے ذکر قلبی کی افضلیت علی الاطلاق ثابت کی ہے) بلا دلیل ہے اور نیز اس میں صوفیہ کرام کا عذر ہے اس باب میں کہ وہ ذات وصفات کی تمثیلات لایا کرتے ہیں جیسا اس حدیث میں تقربت واتیت کے جملوں میں (قرب معنوی (الٰہی) کو قرب حسی کے ساتھ تمثیل دی ہے (باعا وذراعا وہرولۃ کے قیود میں)۔

تفسیر الذکر فی النفس و عذر الصوفیۃ فی تمثیلاتہم

۴۳ **الحدیث** القبر اما حفرۃ من حفر النار او روضۃ من ریاض الجنۃ

حدیث قبر یا ایک گڑھا ہے دوزخ کے گڑھوں میں سے یا ایک باغ ہے جنت کے باغوں میں سے

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QUR'ANIC THOUGHT

ت من حديث ابي سعيد
بتقديم وتاخير وقال غريب
قلت فيه عبيد الله بن
الوليد الوصافي ضعيف
الحديث ارواح المومنين
في جو اصل طير خضر
معلقة تحت العرش من
حديث كعب بن مالك ان ارواح
المومنين في طير خضر تعلق بشجر
الجنة وروى ن بلفظ انما نسمة
المومنين طائر ورواه ت
بلفظ ارواح الشهداء وقال
حسن صحيح **ف** مجموع الحديثين
دليل على ان القبر المذكور
في النصوص هو عالم البرزخ
لا هذه الحفرة الخاصة
فان المومن في القبر ثم هو
معلق بالعرش وهو غير الحفرة
الحديث حديث ابي هريرة اقرب
ما يكون العبد من ربه وهو ساجد
فاكثروا من الدعاء رواه م **ف**

روایت کیا اس کو ترمذی نے ابوسعید کی حدیث سے
کچھ تقدیم و تاخیر کے ساتھ اور ترمذی نے اس کو غریب
کہا میں کہتا ہوں کہ اس (کی سند) میں عبید اللہ
بن الولید وصافی ہیں جو ضعیف ہیں **حدیث**
مومنین کی ارواح سبز پرندوں کے قالبوں میں عرش
کے نیچے معلق رہتی ہیں روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے
کعب بن مالک کی حدیث سے کہ مومنین کی ارواح
سبز پرندوں میں جنت کے درختوں سے معلق رہتی
ہیں اور نسائی نے اس لفظ سے روایت کیا ہے
کہ مومن کا نسمہ (یعنی جان گویا) ایک طائر ہے اور
۴۲ روایت کیا اس کو ترمذی نے اس لفظ سے کہ شہداء
کی ارواح الخ اور کہا کہ حسن ہے صحیح ہے **ف**
مجموعہ حدیثین اس پر دلیل ہے کہ لفظ قبر جو نصوص
میں وارد ہے اس کی تفسیر عالم برزخ ہے نہ خاص
گڑھا۔ چنانچہ مومن قبر میں ہے پھر (اسی حالت میں)
وہ عرش سے بھی معلق ہے۔ حالانکہ عرش عین حفرہ
نہیں (اور اس تفسیر سے بہت سے اشکالات
متعلقہ قبر رفع ہو جاویں گے۔
حدیث ابوہریرہ کی حدیث کہ بندہ سب سے
زیادہ جو اپنے رب سے قریب ہوتا ہے اس حالت
میں جب وہ سجدہ میں ہو سو (اس میں) کثرت سے

حقیقۃ البرزخ

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST
FOR QUR'ANIC THOUGHT

فيه كون الدعاء عاماً للذكر فان المطلوب في السجود بالكثرة هو التسبيح الذي هو الذكر لا الدعاء كما هو ظاهر الحديث فعلم ان التسبيح سماه دعاء فثبت ان اهل التفويض هم اهل الدعاء ايضاً

دعا کیا کرو روایت کیا اس کو مسلم نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دعا ذکر کو عام ہے کیونکہ سجدہ میں جس کی کثرت مطلوب ہے وہ تسبیح ہے جو کہ ذکر ہے اور دعا کثرت سے (سجدہ میں) مطلوب نہیں جیسا کہ اس حدیث کا ظاہر ہے (اور یہ قواعد شرع سے ظاہر ہے) پس (صاف) معلوم ہوا کہ تسبیح کو دعا فرما دیا گیا اس سے ثابت ہوا کہ اہل تفویض (جو کہ دعا نہیں کرتے وہ) بھی اہل دعا ہیں (کیونکہ اہل ذکر تو یقیناً ہیں پس ان پر ترک دعا کا یا حرمان عن برکات الدعاء کا شبہ غلط ہے)۔

۴۴ ترک الدوام

الحديث احب الاعمال الى الله ادومها وان قل متفق عليه من حديث عائشة **ف** فيه التنكير اللطيف على ترك الدوام

حدیث سب سے زیادہ محبوب اللہ تعالیٰ کو اعمال میں وہ ہے جس پر دوام ہو اگرچہ قلیل ہی ہو روایت کیا اسکو بخاری و مسلم نے حدیث عائشہ سے **ف** اس حدیث میں ایک لطیف نکیر ہے ترک دوام پر (اس طرح سے کہ اوسکی تحصیل کے لئے قلت عمل کو گوارا فرما لیا تو عدم دوام کے ساتھ عمل کثیر کو بھی پسند نہیں کیا گیا تو ترک دوام ایسا ناپسند ہے کہ اوسکا تدارک کثرت عمل سے بھی نہیں ہو سکا)

الحديث حديث ابي هريرة من صام يوم سبع وعشرين من رجب كتب الله له صيام ستين شهراً وهو اليوم الذي هبط فيه

حدیث ابوہریرہ کی حدیث جو شخص رجب کی ستائیسویں کا روزہ رکھے اللہ تعالیٰ اوسکے لئے ساٹھ مہینے کے روزوں کا ثواب لکھیں گے۔

(باقی آئندہ)

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QUR'ANIC THOUGHT

جبريل عليه السلام على محمد صلى الله
عليه وسلم رواه ابو موسى المديني في
كتاب فضائل الليالي والايام من رواية
شهر بن حوشب عنه **ف** ان اخذ
نصف هذه الشهور ثلثين و
النصف تسعا وعشرين كان
عدد اضعاف الصوم الفا و
سبعمائة وسبعين ولا عجب ان
يكون هذا الاصل لما
اشتهر بين عوام العباد و
العُبّاد انه يعدل الفا ويلقبونه
بهزاری روزه ولعلهم حذفوا الكسر
تسهيلا واما نفى الاصل في بعض رسائلي
فقبل العثور على هذا الاثر ان ثبت سنده والا علم لي به

الحديث حديث انس
اذا سلم يوم الجمعة سلمت
الايام واذا سلم شهر رمضان
سلمت السنة تقدم في
الباب الخامس من الصلوة
ذكر يوم الجمعة فقط وقد
رواه بتمامه ابن حبان

اور وہ وہ دن ہے جس میں جبریل علیہ السلام محمد صلی اللہ
علیہ وسلم پر نازل ہوئے (کوئی خاص ہبوط مراد ہے
مثلاً معراج کے لیے) روایت کیا اسکو ابوموسی مدینی
نے کتاب فضائل اللیالی والایام میں شہر بن حوشب کی
روایت سے وہ ابوہریرہ سے **ف** اگر یہ مہینے آدھے تیس
کے لیے جاویں اور آدھے انتیس کے تو ان روزوں
کی تعداد سات سو ستر ہوتی ہے اور عجب نہیں کہ یہ اصل ہو
اوسکی جو عام لوگوں میں اور عام عابدین میں مشہور
ہے کہ یہ روزہ ہزار روزہ کے برابر ہے اور اسکا
لقب ہزاری روزہ رکھتے ہیں اور شاید انہوں نے
کسر کو سہولت کے لیے حذف کر دیا ہو اور میں نے ۷۵
جو اپنے بعض رسائل میں اسکی نفی کی ہے تو وہ اس
اثر پر مطلع ہونے کے قبل ہے بشرطیکہ یہ اثر سند کی
رو سے ثابت ہو ورنہ مجکو سند کا علم نہیں۔

حدیث انس رض کی حدیث جب جمعہ کا دن (معاصی)
سے محفوظ رہے (ہفتہ کے) تمام ایام محفوظ
رہتے ہیں اور جب رمضان کا مہینہ محفوظ رہے
تمام سال محفوظ رہتا ہے باب صلوۃ کے باب
خامس ذکر یوم جمعہ میں یہ حدیث گذر چکی ہے
اسکو بتمامہ ابن حبان نے ضعفاء میں، و ابونعیم
نے حلیہ میں حضرت عائشہ کی حدیث سے

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QUR'ĀNIC THOUGHT

فی الضعفاء وابو نعیم فی الحلیۃ من حدیث عائشۃ وهو ضعیف **ف** فیہ دلالۃ علی ما قالہ بعض اهل الطریق من ان لعبادۃ رمضان دخلا فی السنۃ کلها عبادۃ وتقوی

از فضیلت عبادۃ رمضان فی سائر السنۃ
با شرح بیان حدیث منظور رمضان

الحدیث اذا احب اللہ عبدا ابتلاہ حتی یسمع تضرعہ ابو منصور الدیلمی فی مسند الفردوس من ۴۷
حدیث انس اذا احب اللہ عبدا صب علیہ البلاء صبا الحدیث وفیہ دعہ فانی احب ان اسمع صوتہ وللطبرانی من حدیث ابی امامۃ ان اللہ یقول للملائکۃ انطلقوا الی عبدی فصبوا

روایت کیا ہے اور یہ ضعیف ہے

ف اِس حدیث میں دلیل ہے اوس قول کی جسکو بعض اہل طریق نے فرمایا ہے کہ رمضان کی عبادت کو پورے سال کی عبادت وتقوے میں دخل ہے (یعنی اگر رمضان میں کوشش کرکے عبادت کرے تو سال بھر تک عبادت سہل ہو جاتی ہے)

حدیث جب اللہ تعالی کسی بندہ سے محبت فرماتے ہیں تو اوسکو کسی تکلیف میں مبتلا کرتے ہیں تاکہ اوسکی عجز وزاری کو سنیں۔ روایت کیا اسکو ابو منصور دیلمی نے مسند الفردوس میں حضرت انس کی حدیث سے اِس طرح کہ جب اللہ تعالی کسی بندہ سے محبت فرماتے ہیں تو اوسپر بلا کی بارش کرتے ہیں اور اوسی حدیث میں یہ بھی ہے کہ ارشاد فرماتے ہیں اسکو اسی حالت میں رہنے دیا جائے کیونکہ میں اسکی آواز سننا چاہتا ہوں اور طبرانی کے نزدیک ابو امامہ کی حدیث سے یہ مضمون ہے کہ اللہ تعالی فرشتوں سے فرماتے ہیں میرے بندہ کی طرف جاؤ اور اوسپر بلا خوب برساؤ اور اوسمیں یہ بھی ہے کہ میں اوسکی آواز سننا چاہتا ہوں اور ان دونوں روایتوں کی سند ضعیف ہے

عليه البلاء الحديث وفيه فاني احب ان اسمع صوته وسنن هما ضعيف **ف** هذه مجاهدة اضطرارية وفيه حكمته

ف یہ مجاہدہ اضطراریہ (کہلاتا) ہے اور اسمیں اوس شکایت کی حکمت بھی مذکور ہے جو بزرگوں سے منقول ہے یعنی حضرات مقبولین جو ظاہراً کبھی اظہار تکلیف کا کردیتے ہیں گو صورۃً شکایت ہے مگر معنیً اظہار تضرع ہے یہ سمجھکر کہ حق تعالی کو یہ محبوب ہے +

الحديث ما اصر من استغفر وان عاد في اليوم سبعين مرة دت من حديث ابي بكر وقال غريب وليس اسناده بالقوي **ف** فيه فضل الاستغفار وعلاج الاستحقار للعاصي التائب حالا واحتمالا

حدیث اصرار کرنے والا نہیں ہے جس شخص نے استغفار کرلیا اگرچہ دن بھر میں ستر مرتبہ (معصیت کی طرف) عود کرے روایت کیا اسکو ابوداؤد و ترمذی نے ابوبکر کی حدیث سے اور ترمذی نے اسکو غریب کہا اور اسکی اسناد قوی نہیں ہے

ف اس حدیث میں استغفار کی فضیلت ہے اور یہ بھی ہے کہ کسی عاصی کو جو کہ توبہ کرچکا ہو یا اوس کے توبہ کرلینے کا احتمال ہو حقیر نہ سمجھنا چاہیئے (خلاصہ یہ کہ تائب ذم اصرار سے بری ہے اور ہر عاصی میں احتمال تائب ہونیکا ہے اور مدار ذم کا اصرار ہی تھا پہر کیا حق رہا لوم و استحقار کا اسی لیئے اہل اللہ کسیکو حقیر نہیں سمجھتے

الحديث لا تكابدوا الليل ابو منصور الديلمي في مسند الفردوس من حديث انس بسند ضعيف وفي جامع

حدیث شب کی مشقت مت جھیلو روایت کیا اسکو ابو منصور دیلمی نے مسند الفردوس میں حدیث انس سے سند ضعیف کے ساتھ اور جامع سفیان میں ابن مسعود پر موقوف کرکے اس طرح ہے کہ اس شب پر

This file was downloaded from QuranicThought.com

سفیان الثوری موقوفا علی ابن مسعود لا تغالبوا هذا اللیل

غالب آنیکا اہتمام مت کرو (یعنی اس فکر میں مت پڑو کہ ہم تمام شب بیداری میں گذاریں اور نیند سے مغلوب ہوکر کسی حصہ میں نہ سویں)

ایضاً کالسابق ایضاً ص ۱۱۱

الحدیث تکلفوا من العمل ما تطیقون فان الله لا یمل حتی تملوا متفق علیہ من حدیث عائشة بلفظ اکلفوا

حدیث عمل میں اوتنا ہی بار اوٹھاؤ جسقدر کہ طاقت رکھو کیونکہ اللہ تعالی (جزا دینے سے) نہیں اوکتاتے یہانتک کہ تم ہی (عمل کرنے سے) اوکتا جاؤگے روایت کیا اسکو بخاری ومسلم نے حضرت عائشہ رض کی حدیث سے اور اوسمیں تکلفوا کی جگہ اکلفوا ہے (اوس کے بھی وہی معنے ہیں)

ایضاً کالسابق ایضاً ص ۱۱۱

الحدیث خیر الدین الیسر احمد من حدیث محجن بن الادرع

حدیث سب سے اچھا دین (کا کام) وہ ہے جو آسان ہو روایت کیا اسکو احمد نے محجن بن ادرع کی حدیث سے (مطلب یہ کہ قصداً ایسی مشقت میں مت پڑو جو مطلوب نہ ہو)

ایضاً کالسابق ایضاً ص ۱۱۱

الحدیث لن یشاد هذا الدین احد الا غلبه فسددوا وقاربوا الخ من حدیث ابی هریرة

حدیث کوئی ایسا شخص نہیں جو (اعمال میں) شدت کرکے دین پر غالب ہونا چاہیئے (یعنی اسکی کوشش کرے کہ دین کا کوئی عمل کسی درجہ کا مجھ سے فوت نہونے پائے) مگر دین ہی اوسپر غالب ہیگا (یعنی وہ اس طرح دین پر محیط نہو سکے گا) پس طریق اعتدال پر چلو (جوکہ افراط وتفریط کے درمیان ہو) اور اگر اعتدال حقیقی سے عاجز ہو تو اوس سے قریب قریب رہو (کذا فی حاشیة البخاری عن ط)

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QUR'ĀNIC THOUGHT
This file was downloaded from QuranicThought.com

THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QURANIC THOUGHT

ف اس کا یہ مطلب نہیں کہ اعتدال کا قصد ہی نہ کرو بلکہ بعد قصد اعتدال کے اگر ناکامی ہو تو اوس کے قرب ہی کو نعمت سمجھو اور کوتاہی سے استغفار کرتے رہو" روایت کیا اس کو بخاری نے حدیث ابی ھریرہ سے ۔

فائدۃ متعلقۃ بالاحادیث الاربعۃ الدالۃ علی اختیار الیسر و حکمۃ الاقتراب من رحمۃ اللہ ومشاھدۃ نعمتہ وتوفیق المداومۃ

فائدہ متعلقہ باحادیث چہارگانہ یہ سب حدیثیں اسپر دال ہیں کہ عمل میں سہل کو اختیار کرے (مطلق مشقت کی نفی مراد نہیں بلکہ وہ مشقت جو قابل برداشت ہو) اور حکمت اس (اختیار یسر) میں چند ہیں نمبرا خدا تعالے کی رحمت سے قریب ہونا کیونکہ اصل منشا یسر کا رحمت ہے اور جہاں صورۃً عسر مشروع ہے معنےً وہ بھی یسر ہے نمبر۲ خدا تعالی کی نعمت (تیسیر) کا مشاہدہ نمبر۳ دوام کی توفیق ہونا (جو کہ عمل شاق میں کم متوقع ہے)

(نوٹ) چھ حدیثیں اخیر کی احیاء میں اون سے پہلی تین حدیثوں پر مقدم ہیں مسودہ کے صفحات کے تشابہ سے کاپی میں بے ترتیب نقل ہو گئیں مگر مضمون مختل نہیں ہوا ۔ ۱۲ ۔ اشرفعلی

تم ربع العبادات ویتلوہ ربع العادات

یہاں احیاء العلوم کا ربع عبادات تمام ہوا آگے ربع عادات آتا ہے

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QURANIC THOUGHT

كتاب آداب الاكل من ربع العادات

الحديث يقول الله للعبد يوم
القيامة يا ابن آدم جعت فلم تطعمني
الحديث من حديث ابي هريرة بلفظ
استطعمتك فلم تطعمني
ف فيه جواب عن النكير
على كلام القوم الوارد فيه
امثال هذه التجوزات
الحديث ما خير رسول الله صلى
الله عليه وسلم بين شيئين الا اختار ۵۰
ايسرهما متفق عليه من حديث
عائشة رض وزاد ما لم يكن اثما لم
يذكرها م في بعض طرقه ف فيما
عليه المحققون من عدم الهجوم على
المشاق من غير ضرورة فان
الشيئين هما طريقان يستويان
في الايصال الى المقصود
والمشقة في غير المقصود مما
لا فائدة فيه وكرر النظر
في الفائدة المتعلقة بالاحاديث

توجیہ الکلام الغیبی
تیم ۱۲۰ مجازی

اختیار الشق الاسہل
الفضائل باب ۲۰

ربع عادات میں سے کتاب الاکل

حدیث اللہ تعالی بندہ سے قیامت کے روز
فرماویں گے اے ابن آدم میں بھوکا ہوا تونے مجکو
کھانا نہیں دیا۔ اس حدیث کو مسلم نے ان الفاظ سے
روایت کیا ہے کہ میں نے تجھسے کھانا مانگا تونے
مجکو کھانا نہیں دیا۔ ف اس حدیث میں
جواب ہے اوس اعتراض کا جو صوفیہ کے اوس کلام
پر کیا جاتا ہے جسمیں اس قسم کے مجازات وارد ہوئے ہیں
حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب
کبھی دو چیزوں کے درمیان اختیار دیا گیا آپ نے
سہل چیز کو اختیار فرمایا روایت کیا اسکو بخاری
وسلم نے حضرت عائشہ کی حدیث سے اور اوسمیں یہ
زیادت بھی ہے کہ بشرطیکہ وہ سہل چیز گناہ نہو اور
اس زیادت کو مسلم نے بعض طرق میں ذکر نہیں کیا
ف اسمیں وہ معمول مذکور ہے جسپر محققین قایم ہیں
یعنے بلاضرورت مشقتوں میں پڑنا کیونکہ یہ دو چیزیں
وہ دو طریق ہیں جو مقصود تک پہونچانے میں برابر
ہیں (اور طریق غیر مقصود ہے) اور غیر مقصود میں مشقت
کرنا کچھ بھی مفید نہیں اور اوس فائدہ کو مکرر دیکھو
لو جو باب سابق کے ختم کے قریب چار حدیثوں کے

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QUR'ANIC THOUGHT

الاربعة التي مرت قريبا من آخر الباب السابق
الحديث د من حديث ابن عباس
ان النبي صلى الله عليه وسلم
نهى عن طعام المتبارئين ف
فيه من ذم الرياء والتفاخر
ما لا خفاء فيه

متعلق گذرا ہے (اوسمیں بھی اسکے متعلق مضمون ہے)
حدیث ابوداؤد نے ابن عباس رضی کی حدیث سے
روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون دو
شخصوں کے طعام (کے قبول کرنے) سے منع فرمایا ہے
جو ایک دوسرے سے بڑھنا چاہتے ہوں ف
اسمیں ریا و تفاخر کی جو مذمت ہے ظاہر ہے

کتاب آداب النکاح

الحديث انه تعالى يقول
ما ترددت في شيء
كترددي في قبض عبدي
المسلم يكره الموت
وانا اكره مساءته
ولا بد له منه خ من
حديث ابي هريرة
انفرد به خالد
بن مخلد القطواني
وهو متكلم فيه
ف فيه مثل ما في
الحديث الاول من
كتاب آداب الاكل

حدیث حق تعالیٰ فرماتے ہیں مجھکو کسی چیز میں
ایسا تردد نہیں ہوتا جیسا اپنے مسلمان بندہ کی روح
قبض کرنے میں تردد ہوتا ہے (کیونکہ) اوسکو موت ٥١
ناگوار ہے (سو اس کا مقتضا تو یہ ہے کہ اسکو موت
نہ دوں) اور (بہت سی حکمتوں سے) موت بھی اوسکے
لئے ضروری ہے (اس کا مقتضا یہ ہے کہ اوسکو
موت دوں یہ سبب ہو جاتا ہے تردد کا) اسکو بخاری نے ابوہریرہ
کی حدیث سے روایت کیا (اور) اس (کی روایت)
میں خالد بن مخلد قطوانی منفرد ہے اور اوسمیں کلام
کیا گیا ہے ف اس سے بھی وہی امر مستفاد ہوتا
ہے جو اس کتاب آداب الاکل کی سب سے پہلی
حدیث میں ہے (کیونکہ توقف کو تردد سے
تعبیر فرمایا گیا)

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QUR'ANIC THOUGHT

الحديث لكل عامل شرة ولكل شرة فترة فمن كانت فترته الى سنتي فقد اهتدى احمد والطبراني من حديث عبد الله بن عمرو وللترمذي نحوه من حديث ابي هريرة وقال حسن صحيح **ف** فيه عدم دوام الاحوال النفسانية وكون الاصل المقصود العمل بالسنة دون الكيفيات والاحوال وبه صرحوا

حدیث ہر عمل کرنے والے کو (ابتداء میں) ایک جوش ہوتا ہے اور ہر جوش کو (اخیر میں) سکون ہو جاتا ہے سو جسکا سکون میری سنت پر منتہی ہو۔ وہ ہدایت پر رہا روایت کیا اسکو احمد اور طبرانی نے عبداللہ بن عمرو کی حدیث سے اور ترمذی کے نزدیک بھی اسکے قریب قریب ہے ابو ہریرہ کی حدیث سے اور ترمذی نے اسکو حسن صحیح کہا ہے

ف اسمیں اسپر دلالت ہے کہ (ایسے) احوال (جوش وخروش جو) نفسانی (ہیں) ہمیشہ نہیں رہا کرتے اور اصل مقصود عمل بالسنۃ ہے نہ کہ (ایسے) کیفیات و احوال اور اہل طریق نے اسکی تصریح فرمائی ہے۔

کون الاحوال غیر مقصودۃ — عمل مقصود ہے نہ کہ احوال ۵۲

الحديث اذا كثرت ذنوب العبد ابتلاه بالهم ليكفرها احمد من حديث عائشة الا انه قال بالحزن فيه ليث بن سليم مختلف فيه **ف** فيه ما صرح به اهل الطريق من منافع الحزن وهو من المجاهدات الاضطرارية

حدیث جب بندہ کے گناہ کثرت سے ہو جاتے ہیں تو اللہ تعالی اوسکو کسی فکر میں مبتلا کر دیتے ہیں تاکہ اون گناہوں کا کفارہ کر دیں روایت کیا اسکو احمد نے حضرت عائشہ کی حدیث سے مگر اسمیں (بہم کی جگہ) بالحزن ہے (یعنی غم میں مبتلا کر دیتے ہیں) اسمیں لیث بن ابی سلیم ہے جو مختلف فیہ ہے **ف** اسمیں وہ مضمون ہے جسکی اہل طریق تصریح کرتے ہیں یعنے حزن کے منافع اور یہ مجاہدات اضطراریہ سے ہے۔

الہم من المجاہدات الاضطراریۃ — غم مجاہدۂ ضروریہ ہے

(باقی آئندہ)

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST
QUR'ĀNIC THOUGHT

الحديث تهادوا تحابوا
البخاري في كتاب الادب
المفرد والبيهقي من
حديث ابي هريرة
بسند جيد ف
فيه ما عليه اهل الطريق
من اعتنائهم بالتهادي
لمحض الحب ما ليس
في غيرهم

حدیث آپس میں ایک دوسرے کو ہدیہ دیا کرو
باہم محبت بڑھ جاوے گی روایت کیا اسکو
بخاری نے کتاب ادب المفرد میں اور بیہقی
نے حدیث ابوہریرہ سے سند جید کے ساتھ ف
اسمیں اوس عادت پر دلالت ہے جس پر اہل طریق
عامل ہیں یعنی ہدیہ دینے کا اہتمام خالص محبت
کے سبب جو کہ دوسرے لوگوں میں نہیں پایا
جاتا (کیونکہ دوسروں کے ہدیہ میں کچھ نہ کچھ
غرض ہوتی ہے)

ف: التهادي لمحض الحب
ف: [illegible]

کتاب آداب الکسب والمعاش

۵۳

الحديث ذكر الطير فقال
تغدو خماصا وتروح
بطانا الترمذي وابن
ماجه من حديث
عمر قال الترمذي حسن
صحيح ف فيه تعليم
التوكل صراحة
والحمل على الاجمال
في السعي اشارة
فان الغدو والرواح

حدیث آپنے پرندوں کا ذکر (اسطرح) فرمایا
کہ (اگر تم لوگ اللہ تعالی پر پورا توکل کرو تو
تمکو پرندوں کی طرح رزق دیں جو) صبحکو
بھوکے نکلتے ہیں اور شام کو شکم سیر لوٹتے
ہیں روایت کیا اسکو ترمذی اور ابن ماجہ
نے حضرت عمر کی حدیث سے ترمذی نے
اسکو حسن صحیح کہا ہے ف اسمیں صراحۃً
توکل کی تعلیم ہے اور اشارۃً سعی فی کسب
المعاش میں اعتدال کی ترغیب ہے
کیونکہ (پرندوں کی) یہ آمد و رفت صبح

ف: التوكل مع الاجمال في الطلب
ف: ترك الاعتماد الى الكسب

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QUR'ANIC THOUGHT

ھو من السعی

الحدیث رحم اللہ امرأ سھل البیع سھل الشراء سھل القضاء سھل الاقتضاء البخاری من حدیث جابر ف فیہ من تعلیم الرفق والمعاملۃ بالجمیل ما لا یخفی الا ما امر فیہ بالغلظ

الرفق

وشام کی یہ بھی سعی ہے (طلب معاش میں) حدیث اللہ تعالی ایسے شخص پر رحمت فرماوے جو بیع میں نرم ہو خرید نے میں نرم ہو دوسرے کا حق دینے میں نرم ہو اپنا حق لینے میں نرم ہو روایت کیا اسکو بخاری نے حضرت جابر کی حدیث سے ف اسمیں نرمی کی اور معاملہ میں سہولت کی جو تعلیم ہے ظاہر ہے باستثناء اوس موقع کے جہاں سختی کا حکم ہے۔

کتاب الحلال والحرام

کتاب الحلال والحرام

۵۴ الحدیث ابو نعیم فی الحلیۃ من حدیث ابی ایوب من اخلص للہ اربعین یوما ظھر ینابیع الحکمۃ من قلبہ علی لسانہ ولابن عدی نحوہ من حدیث ابی موسی وقال حدیث منکر ف فیہ اصل للاربعین

اصل الاربعین

حدیث ابو نعیم نے حلیہ میں ابو ایوب کی حدیث سے یہ روایت کی ہے کہ جو شخص چالیس دن اللہ تعالی کے لیئے اخلاص اختیار کرے حکمت (علم) کے چشمے اوس کے قلب سے اوسکی زبان پر ظاہر ہونے لگتے ہیں اور ابن عدی کے پاس اسکے قریب قریب ابو موسیٰ کی حدیث سے اور اونہوں نے اس حدیث کو منکر کہا ہے ف اس حدیث میں اصل ہے چلہ کی دکیونکہ اوسکا حاصل یہی چالیس روز تک اخلاص کے ساتھ اللہ کی عبادت کرنا ہے) اور برکات ہیں چلہ کے اور اثبات ہے علم لدنی کا

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QURANIC THOUGHT

وبرکاتها واثبات
العلم اللدنی

(کیونکہ جس علم کا اسمیں ذکر ہے بلا واسطہ کسب
وہ ثمرہ عمل و اخلاص کا ہے)

الحدیث دع ما یریبك
الی ما لا یریبك النسائی
والترمذی والحاکم
وصححاه من حدیث
الحسن بن علی
ف فیه معیار
عظیم للتقوی

معیار التقوی

حدیث جو چیز تمکو کھٹکے اوسکو چھوڑ کر وہ
چیز اختیار کرو جو تم کو کھٹکے نہیں روایت
کیا اسکو نسائی اور ترمذی اور حاکم نے حسن
بن علی کی حدیث سے اور ترمذی و حاکم نے اسکی
تصحیح بھی کی۔ **ف** اِس حدیث میں تقویٰ کا
معیار عظیم ہے (جو شخص کھٹک کی چیز کو چھوڑ
دیگا وہ کبھی حرام میں واقع ہو ہی نہیں سکتا)

الحدیث
دعاه الرجل
الفارسی
فقال انا
وعائشة
الحدیث
مسلم عن
انس وتمامه
فقال لا
فقال لا
ثم اجابه
بعد فذهب

حدیث ایک فارس کے رہنے والے
۵۵ شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت
کی آپ نے فرمایا میں اور عائشہ دونوں چلیں
گے آخر حدیث تک اسکو مسلم نے حضرت
انس سے روایت کیا اور پوری حدیث
یہ ہے کہ اوس فارسی نے کہا کہ نہیں (یعنی
حضرت عائشہ نہیں) آپ نے فرمایا کہ نہیں
(یعنی میں بھی نہیں جاتا) پھر بعد میں اوسنے
آپ کی شرط کو منظور کر لیا پس آپ اور حضرت
عائشہ دونوں آگے پیچھے ہوتے ہوئے
چلے اوسنے دونوں کے روبرو چربی پیش
کی **ف** اس میں اسپر دلالت ہے کہ اگر

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QUR'ĀNIC THOUGHT

هو وعائشة يتساوقان فقرب اليهما اهالة

اشتراط اجابة الدعوة بمسلم
مشروط کردن منظوری دعوت بشرط جائز

ف فيه ان اشتراط اجابة الدعوة بشرط مسلم لا ينافي حق المسلم ولا حسن الاخلاق ۵۶

دعوت کی منظوری کو کسی جائز شرط سے مشروط کرے تو یہ امر نہ حق مسلم کے منافی ہے اور نہ حسن اخلاق کے (جیسا آپ نے یہ شرط لگائی کہ اگر حضرت عائشہ کی بھی دعوت کرو تو میں بھی منظور کرتا ہوں اور اوسکا اول منظور نہ کرنا شاید اسوجہ سے ہو کہ کھانا ایک ہی کو کافی ہوگا اوسنے چاہا ہو کہ حضور شکم سیر ہو کر کھالیں پھر آخر منظور کر لینا اِس خیال سے ہو کہ آپ کی تطییب قلب آپ کے شبع سے اہم ہے اور اوسوقت تک حجاب نازل نہ ہوا ہوگا)

كتاب آداب الالفة

کتاب آداب الالفت

الحديث ان الله خلق آدم على صورته مسلم من حديث ابي هريرة **ف** فيه مسئلة مظهرية الانسان للحق فان الصورة هو الظهور للحقيقة

حدیث اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو اپنی صورت پر پیدا کیا روایت کیا اس کو مسلم نے ابو ہریرہ کی حدیث سے **ف** اِس میں انسان کے مظہر حق ہونے کا مسئلہ مذکور ہے کیونکہ صورۃ حقیقۃً ظہور ہی ہے +

(باقی آئندہ)

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QUR'ĀNIC THOUGHT

الحديث المرء على دين خليله الحديث ابوداؤد والترمذی وحسنه والحاكم من حديث ابی هريرة وقال صحيح ان شاء الله تعالیٰ وتمامه فلينظر احدكم من يخالل **ف** فيه الاحتياط البليغ فی اتخاذ الشيخ الذی هو اعظم الاخلاء وادوم خلة

الحديث المؤمن مرآة المومن ابوداؤد من حديث ابی هريرة باسناد **ف** فيه تعليم طريق النصح لمن رای فيه عيبا من الاظهار عليه و الستر من غيره كشان المرآة

الحديث اتقوا

حدیث۔ آدمی اپنے دوست کے طریق پر ہوتا ہے اسکو ابوداؤد اور ترمذی اور حاکم نے ابوہریرہ کی حدیث سے روایت کیا ہے اور ترمذی نے اسکو حسن اور حاکم نے انشاء اللہ کے ساتھ اسکو صحیح کہا ہے اور پوری حدیث یہ ہے کہ اچھی طرح دیکھ لینا چاہیئے کس سے دلی دوستی کرتا ہے **ف** اسمیں بلیغ احتیاط کی تعلیم ہے پیر بنانے میں جو سب دوستوں میں اعظم ہے اور دوستی کے تعلق میں سب سے دوم ہے

حدیث مومن آئینہ ہے دوسرے مومن کا (وجہ تشبیہ عنقریب آتی ہے) روایت کیا اسکو ابوداؤد نے ابوہریرہ کی حدیث سے اسناد حسن کے ساتھ **ف** اسمیں تعلیم ہے ایسے شخص کو نصیحت کرنے کے طریقہ کی جسمیں کوئی عیب دیکھے وہ طریقہ یہ ہے کہ خود اوسپر تو ظاہر کردے اور دوسروں پر ظاہر نہ کرے جیسی آئینہ کی شان ہوتی ہے (کہ جب سامنے رکھو تمھارا عیب تمکو تو دکھلادیگا مگر دوسروں سے کہتا نہ پھرے گا اور تمپر بھی اظہار ایسے طور پر کریگا جس سے تمھاری دل آزاری ہو)

۵۷ طریق النصح / طریق نصیحت

حدیث بچو عالم کی لغزش سے (یعنی اوس

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QUR'ANIC THOUGHT

زلۃ العالم ولا
تقطعوہ وانتظروا
فیئتہ البغوی
فی المعجم
وابن عدی فی
الکامل من
حدیث عمرو
ابن عوف المزنی
وضعفاہ ف
دخل فی عمومہ
۵۸ النہی عن التعجیل
فی القطع عن
الشیخ بادی زلتہ
مع النہی عن اتباعہ
فی ذلک الفعل
والاشارۃ علی
قطعہ اذا اصر علی
ذلک المنکر

الحدیث احبب
حبیبک ہونا
ما عسی ان یکون

لغزش میں اوسکا اتباع مت کرو) اور اوس سے
(اوس لغزش کے سبب) قطع تعلق مت کرو
اور اس کے رجوع (الی الصواب) کے منتظر رہو
(انتظار کی غایت یہ ہے کہ اگر وہ رجوع نکرے
اور اسی غلطی پر اصرار رکھے تو قطع تعلق کردو)
روایت کیا اسکو بغوی نے معجم میں اور ابن
عدی نے کامل میں عمرو بن عوف کی حدیث سے
اور دونوں نے عمرو کو ضعیف کہا ہے **ف**
اس حدیث کے عموم میں (شیخ کے) یہ معاملات
بھی آگئے نمبر۱ شیخ سے اگر کوئی لغزش ہو
جائے اوس سے قطع تعلق کرنے میں جلدی نہ
کرے نمبر۲ اس کے ساتھ ہی اوس فعل میں اوسکا
اتباع بھی نہ کرے (غرض نہ عقیدت میں غلو
کرے کہ اوس معصیت میں اتباع کرنے لگے
نہ سوء عقیدت میں غلو کرے کہ فی الفور اوس سے
قطع کردے) نمبر۳ اسمیں اوس سے قطع تعلق کا
بھی مشورہ دیا گیا ہے جبکہ وہ اوس امر غیر مشروع
پر اصرار کرے۔

حدیث دوستی کر اپنے دوست سے
اعتدال کے ساتھ۔ ممکن ہے کہ وہ کسی دن
تیرا دشمن ہوجاوے اسکو ترمذی نے ابوہریرہ

ایسی معاملہ مع الشیخ وقت صدور الزلۃ منہ
معاملہ با شیخ وقت صدور لغزش ازو

النہی عن الغلو
نہی از غلو

This file was downloaded from QuranicThought.com
To: www.al-mostafa.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QUR'ĀNIC THOUGHT

بغيضك يوماً ما الحديث
الترمذي من حديث
ابي هريرة وقال غريب
قلت رجاله ثقات رجال
مسلم لكن الراوي تردد
في رفعه وتمامه فيه ابغض بغيضك
هوناً ما عسى ان يكون حبيبك
يوماً ما **ف** فيه النهي
عن الغلو في الامور
الحديث حديث
اكرامه صلى الله عليه وسلم
لعجوز دخلت عليه وقوله
انها كانت تاتينا ايام
خديجة وان حسن العهد من
الايمان الحاكم من حديث
عائشة وقال صحيح على شرط
الشيخين وليس له علة
ف فيه رعاية الحقوق
واجبة كانت او مناسبة
الحديث المسلم
من سلم المسلمون

کی حدیث سے روایت کیا اور اسکو غریب کہا
میں کہتا ہوں کہ اس کے رجال ثقات ہیں
جو مسلم کے رجال ہیں لیکن راوی نے اس کے
مرفوع ہونے میں تردد کیا ہے اور پوری
حدیث یہ ہے کہ دشمنی کر اپنے دشمن سے
اعتدال کے ساتھ ممکن ہے کہ وہ کسی دن تیرا
دوست ہو جائے **ف** اس حدیث میں
نہی ہے معاملات میں غلو کرنے سے (اور
اہل طریق میں اسکی تعلیم کا خاص اہتمام ہے)
حدیث جسمیں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے
ایک پیرزن کے بزرگ داشت فرمانے کا قصہ
۵۹ ہے اور آپ کا یہ ارشاد کہ یہ ہمارے پاس حضرت
خدیجہ کے زمانہ میں آتی تھی اور خوبی کے ساتھ
نباہ کرنا ایمان کی بات ہے (اس لئے میں
اسکی خاطرداری کرتا ہوں) حاکم نے اس کو
حضرت عائشہ کی حدیث سے روایت کیا ہے
اور کہا ہے کہ یہ صحیح ہے شرط شیخین پر اور
اسمیں کوئی علت نہیں **ف** اسمیں رعایت
ہے حقوق واجبہ ومناسبہ کی +
حدیث مسلمان (کامل) وہ ہے
جسکے زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QUR'ĀNIC THOUGHT

من لسانه ويده
متفق عليه من حديث
ابي موسى ف
فيه اصل عظيم
لحسن الاخلاق
تتفرع الالاف
من احكامه
الحديث اذا اتاكم
كريم قوم فاكرموه وفي
اوله قصة في قدوم
جرير بن عبد الله ٤٠
الحاكم من حديث جابر
وقال صحيح الاسناد
ف دل بعمومه على ندب
مداراة كل رئيس
ولو كافرا لاشتماله على
المصلحة من تاليفه
على الخير او التوقي
من الشر لكن لا بمحض
الطمع

(یعنی کسیکو ناحق ایذا نہ پہونچے) روایت کیا
اسکو بخاری ومسلم نے ابو موسی کی حدیث سے
ف۔ اسمیں حسن اخلاق کا بہت بڑا قاعدہ
مذکور ہے جسپر ہزاروں احکام متفرع ہوتے
ہیں (اگر اس کا استحضار رکہا جاوے کہ مجہسے
کسیکو اذیت نہ پہونچے تو وہ حسن اخلاق کے
ہزاروں شعبوں کو علماً وعملاً محیط ہو جاویگا)
حدیث۔ جب تمہارے پاس کسی قوم
کا معزز شخص آوے تم اوس کا اکرام کرو اور
اوس کے اول میں ایک قصہ ہے جریر
ابن عبد اللہ کے آنے کے متعلق روایت
کیا اسکو حاکم نے جابر کی حدیث سے
اور اسکو صحیح الاسناد کہا۔ ف یہہ
حدیث اپنے عموم سے دلالت کرتی ہے
ہر رئیس کی مداراۃ کے مندوب ہونے
پر گو وہ کافر ہی ہو اس لیے کہ اوس میں
مصلحت ہے خواہ خیر پر اوس کی تالیف
قلب یا شر سے بچاؤ لیکن محض طمع
(دنیوی) کی غرض سے نہ ہو کہ وہ جائز
نہیں)

مرع

وہ امر اکابر کل قوم
اکرام معززان قوم

(باقی آئندہ)

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QUR'ĀNIC THOUGHT

الحدیث انی خشیت ان یقذف فی قلوبکما شرا وقال علی رسلکما انها صفیة متفق علیه من حدیث صفیة

ف فیه الاتقاء عن مواضع التهم وهی الامور التی تکون صورتها صورة بعض المنکرات اما ما لم یکن کذلک فالتصدی له هو الخوف عن الملامة الذی مدح علی ترکه

حدیث مجکو یہ اندیشہ ہوا کہ وہ (یعنی شیطان) تمہارے قلب میں کوئی بری بات ڈالدے اور (اسلیئے آپنے (اون دونوں صحابی سے) فرمایا تھا کہ ذرا تھم جاؤ (پھر یہ فرمایا کہ) یہ بی بی (جو میرے پاس بیٹھی تھیں) صفیہ تھیں (کوئی اجنبیہ نہ تھیں) روایت کیا اسکو بخاری و مسلم نے صفیہ کی حدیث سے (خلاصہ واقعہ کا یہ ہے کہ آپ مسجد میں معتکف تھے حضرت صفیہ آپکی بی بی آپکی زیارت کو حاضر ہوئیں جب لوٹنے لگیں تو سامنے سے دو شخص آتے ہوئے نظر پڑے آپنے پردہ کی وجہ سے اون دونوں سے فرمایا تھم جاؤ یعنی یہاں پردہ ہے کبھی سامنا نہ ہو جاوے جب حضرت صفیہ چلی گئیں اون دونوں کو آنے کی اجازت ہوگئی اوسوقت آپنے فرمایا کہ یہ صفیہ تہیں اونہوں نے عرض کیا توبہ توبہ یا رسول اللہ کیا آپ پر کوئی شبہ ہوسکتا ہے آپنے فرمایا انی خشیت الخ جس کا حاصل یہ ہے کہ شیطان کا وسوسہ ڈالدینا بعید نہیں خواہ اوس وسوسہ پر تم کاربند نہ ہوتے اس لیئے میں نے اوس کا انسداد کردیا) **ف** اس حدیث میں اسپر دلالت ہے کہ ایسے شبہات کے مواقع سے بچنا چاہیئے اور یہ مواقع وہ امور ہیں جنکی ظاہری صورت بعض منکرات کی سی صورت ہو (جیسے منکوحہ کے پاس بیٹھنا اور اجنبیہ کے پاس بیٹھنا دونوں صورت میں مشابہ ہیں ایسے مواقع پر احتیاط یا مدافعت ضروری ہے) باقی جو امور ایسے نہ ہوں (گو عوام اونمیں بدنام کرتے ہوں جیسے اظہار حق میں بدنام کرنا) اون کی فکر میں پڑنا (اور عوام کے شبہات کے دور کرنے کے اہتمام میں لگنا) یہ خوف ہے ملامت سے جس کے ترک پر مدح کیگئی ہے وقال تعالی لا یخافون فی اللہ لومة لائم ایسا خوف محمود نہیں)

ف ۱۱

ا ذیار ساواسمحیم قوموں محول تب شوں فی الاسامی النہم و متعلقات

الحدیث ان من احب الاعمال الی اللہ ادخال السرور علی المومن

حدیث اللہ تعالی کے نزدیک (من وجہ) سب اعمال سے زیادہ پیارا عمل مسرور کرنا مسلم کرنا ہے

مجمع … القلب … مومن …

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST
FOR QUR'ĀNIC THOUGHT

الحديث الطبراني في
الصغير والاوسط
من حديث ابن عمر
بسند ضعيف **ف**
هو كالطبع للقوم
وله شرط ان لا يدخل
في الشرور باد خال
السرور كالذين
الذين سموا مشربهم
بصلح الكل
۴۳ **الحديث** إن فلانة
تصوم النهار وتقوم الليل
وتوذي جيرانها
فقال هي في النار
احمد والحاكم من
حديث ابي هريرة وقال
صحيح الاسناد **ف** فيه
شناعة لايذاء الناس
بلا حق وتقديم المعاملات
على العبادات۔

تقديم المعاملات على العبادات
مقدم کردن معاملات بر عبادات

مومن پر اسکو طبرانی نے صغیر اور اوسط میں ابن عمر کی حدیث سے بسند ضعیف روایت کیا ہے
ف یہ معمول صوفیہ کا مثل طبعی کے ہی اور (قواعد شرعیہ سی) اسکی ایک شرط ہے وہ یہ کہ اس سرور کے داخل کرنے سے خود شرور (وہ معاصی) میں داخل نہو جاوے جیسا اُن لوگوں کا طریقہ ہے جنھوں نے اپنے مشرب کا لقب صلح کل رکھا ہے نہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر تک نہیں کرتے کہ کسیکا جی برا نہ ہوگیا اونکو قرآن پاک میں یہ حکم نظر نہیں آیا وَلَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللهِ)

حدیث (حضور صلی اللہ علیہ وسلم سی عرض کیا گیا کہ) فلانی عورت دن کو روزہ رکھتی ہے اور رات کو بیدار رہتی ہے اور اپنے ہمسایوں کو تکلیف بھی دیتی ہے آپ نے فرمایا وہ دوزخ میں جاویگی روایت کیا اسکو احمد اور حاکم نے ابو ہریرہ کی حدیث سے اور حاکم نے اسکو صحیح الاسناد کہا ہے **ف** اسمیں اسکی شناعت ہے کہ لوگونکو ناحق ایذا دی جاوے اور اسمیں معاملات کا عبادات پر مقدم ہونا بھی مذکور ہے (یہ باب کس درجہ متروک ہوگیا ہے عملاً بھی تعلیماً بھی) ❊

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QURANIC THOUGHT

كتاب آداب العزلة

الحديث عند ذكر الصالحين تنزل الرحمة ليس له اصل في الحديث المرفوع وانما هو قول سفيان بن عيينة كذا رواه ابن الجوزي في مقدمة صفوة الصفوة **ف** هو اصل لتدوين احوال الصلحاء وقول تبع التابعي حجة في مثله

الحديث ان الله لا يمل حتى تملوا تقدم قلت لما طلب موضعه رويت عن المشكوة رواية الشيخين عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خذوا من الاعمال ما تطيقون فان الله لا يمل حتى تملوا **ف** فيه الحث على الاقتصاد في العمل لامكان المداومة

الحديث حديث كعب ابن مالك قلما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يخرج الى سفر

کتاب آداب العزلۃ

حدیث۔ بزرگوں کے ذکر کے وقت رحمت کا نزول ہوتا ہے حدیث مرفوع میں اسکی کچھ اصل نہیں صرف سفیان بن عیینہ کا قول ہے۔ اسی طرح ابن الجوزی نے صفوۃ الصفوۃ کے مقدمہ میں روایت کیا ہے **ف** یہ اصل ہے بزرگوں کے حکایات جمع کرنے کی اور تبع تابعی کا قول ایسے امر میں حجۃ ہے

حدیث۔ اللہ تعالیٰ نہیں اُکتاتے تم ہی اُکتا جاؤ گے یہ حدیث پہلے آچکی ہے۔ میں کہتا ہوں میں نے وہ موقع تلاش نہیں کیا بلکہ مشکوۃ سے ۱۲۳ شیخین کی روایت حضرت عائشہ سے نقل کر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اعمال میں سے اوتنا ہی اختیار کرو جس کا تحمل کر سکو کیونکہ اللہ تعالیٰ نہیں اُکتاتے تم ہی اُکتا جاؤ گے **ف** اسمیں ترغیب ہے عمل میں توسط اختیار کرنے پر تاکہ مداومت ممکن ہو کہ مداومت زیادہ مطلوب ہے بہ نسبت کثرت کے

حدیث۔ کعب بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بجز جمعرات و شنبہ کے اور دنوں میں بہت کم سفر میں تشریف لیجاتے تھے بزار نے صرف یوم الخمیس پر اکتفا کر کے اور خرج الٰہی

۱: اصل حکایات الصالحین — اصل بزرگوں کی حکایات
۲: الاقتصاد فی العمل — توسط در عمل
۳: السفر فی الخمیس والسبت — سفر پنجشنبہ و شنبہ

This file was downloaded from QuranicThought.com

الا یوم الخمیس والسبت البزار مقتصرا علی یوم خمیسہا والخرائطی مقتصرا علی یوم السبت وکلاھما ضعیف الحدیث **ف** اصل لعادۃ اکثر الصلحاء من السفر فی ھذین الیومین والخمیس اثبت لورودہ فی الصحاح

صرف یوم سبت پر اکتفا کرکے اسکو روایت کیا ہے اور دونوں ضعیف الحدیث ہیں **ف** یہ اصل ہے اوسکی جو اکثر بزرگوں کا معمول ہے کہ ان دونوں دن میں سفر شروع کرتے ہیں۔ مگر خمیس زیادہ ثابت ہے چونکہ صحاح میں آیا ہے (بخاری میں اس حدیث کعب میں خمیس آیا ہے)

کتاب السماع

کتاب السماع

الحدیث حدثنا ابی ھریرۃ ان غلاما کان فی بنی اسرائیل علی جبل فقال لامہ من خلق السماء فقالت اللہ الحدیث وفیہ ثم رمی نفسہ من الجبل فتقطع رواہ ابن حبان **ف** فیہ ان الواجد معذور ولو اھلک نفسہ فی غلبۃ الوجد فلا ینکر علیہ۔

۴۴

عنوان صاحب الوجد
معذور ہونا صاحب وجد کا

حدیث۔ ابوہریرہ کی حدیث میں ہے کہ ایک نوجوان بنی اسرائیل میں ایک پہاڑ پر تھا اپنی ماں سے (کہ وہ بھی وہاں ہی تھی) پوچھا کہ آسمان کو کس نے پیدا کیا (یہ نہیں کہ وہ جانتا نہ تھا بلکہ اپنے محبوب کا نام سننے کیلئے پوچھا کہ سننے میں اور ہی لطف ہے) اوس نے کہا کہ اللہ نے (پیدا کیا) اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ پھر اوس نے اپنے کو پہاڑ سے گرادیا اور پاش پاش ہوگیا روایت کیا اسکو ابن حبان نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ صاحب وجد معذور ہوتا ہے اگرچہ غلبہ میں اپنے کو ہلاک بھی کرڈالے اُسپر اعتراض نہ کرنا چاہیئے۔

(باقی آئندہ)

وقفیۃ الامیر غازی للفکر القرآنی
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QUR'ĀNIC THOUGHT

الحدیث حدیث خلع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد الفراغ عن الصلوۃ ثوب ابی جہم اذ کان علیہ اعلام شغلت قلبہ تقدم فی الصلوۃ قلت والحدیث اخرجہ الستۃ الا الترمذی کما فی التیسیر ولما لم استقری موضع تقدمہ فی الصلوۃ وفی روایۃ مالک وابی داؤد کنت انظر الیہا وانا فی الصلوۃ فاخاف ان تفتننی۔ **ف** فیہ صون القلب عن المشوشات۔

الحدیث اتقوا فراسۃ المومن فانہ ینظر بنور اللہ تعالی الترمذی من حدیث ابی سعید وقال غریب **ف** فیہ اصل للفراسۃ وھو نوع من الکشف وقد

۶۵ تقطیع الاسباب المشوشۃ — قطع اسباب تشویش

حدیث جس میں وہ قصہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سے فارغ ہو کر ابوجہم کا کپڑا اس لئے اتار دیا کہ اوس میں پھول بوٹے تھے جس نے آپ کے قلب کو مشغول کر دیا (یعنی مشغولی کے قریب کر دیا جیسا آگے آتا ہے) یہ حدیث کتاب الصلوۃ میں گذر چکی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اس حدیث کو صحاح ستہ نے (یعنی بجائے ابن ماجہ کے امام مالک نے) بجز ترمذی کے روایت کیا ہے جیسا کہ تیسیر میں ہے اور اسی لئے کتاب الصلوۃ میں اوس کا موقع میں نے تلاش نہیں کیا اور مالک اور ابوداؤد کی روایت میں یہ ہے کہ میری نظر نماز میں اوسکی طرف جاتی تھی مجھکو اندیشہ ہوا کہ مجھکو مشغول نہ کر دے (گو اسکی نوبت نہیں آئی) **ف** اسمیں قلب کو اسباب تشویش سے محفوظ رکھنے کا مضمون ہے۔

۶۶ اصل الفراسۃ و حکمہا — اصل فراست و حکم آں

حدیث مومن کی فراست سے ڈرو (ڈرنا یہ کہ

پیش اہل دل نگہدارید دل
تا نباشید از گمان بد خجل۔

کیونکہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے روایت کیا اسکو ترمذی نے ابوسعید کی حدیث سے اور اسکو غریب کہا ہے **ف** اس حدیث میں اصل ہے فراست کی اور وہ ایک قسم کا کشف ہے اور حجاب

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QURANIC THOUGHT

من القوم
من لم يؤت
حظا منه
وحكمه
حكم الكشف

الحديث اختصم علي وجعفر
وزيد بن حارثة في ابنة
حمزة فقال لعلي انت مني
وانا منك فحجل وقال لجعفر
اشبهت خلقي وخلقي فحجل
وقال لزيد انت اخونا ۹۶
ومولانا فحجل ابو داؤد من
حديث علي باسناد حسن
وهو عند البخاري دون حجل
في الاحياء والحجل هو الرقص
وذلك يكون لفرح او شوق
قلت لم اجده بهذا اللفظ
في سنن ابي داؤد ولا مراسيله
نعم اورد الحافظ في الفتح
باب عمرة القضاء ما نصه
وفي حديث علي عند احمد

صوفیہ میں کوئی شاذ و نادر ہوگا جسکو اسمیں سے کچھ
نہ کچھ حصہ نہ دیا گیا ہو اور وہ بھی مثل کشف کے
حجت شرعیہ نہیں (گو غلط کم ہوتا ہے جیسے ایک
شخص کبھی جھوٹ نہ بولتا ہو مگر شہادت تنہا
اوسکی حجت نہیں)

حدیث حضرت علی اور حضرت جعفر اور
حضرت زید بن حارثہ نے حضرت حمزہ کی لڑکی
میں (کہ کون پرورش کرے) باہم اختلاف
کیا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کی
اس طرح تسلی فرمائی کہ) حضرت علی سے (تو یہ فرمایا
کہ تم میرے اور میں تمہارا وہ (ایک خاص ہیئت
پر) رقص کرنے لگے اور حضرت جعفر سے فرمایا
تم میری صورت اور سیرت میں مشابہ ہو وہ بھی
رقص کرنے لگے اور حضرت زید سے فرمایا تم
ہمارے بھائی اور دوست ہو وہ بھی رقص کرنے
لگے روایت کیا اسکو ابو داؤد نے حضرت علی
کی حدیث سے اسناد حسن کے ساتھ اور یہ حدیث
بخاری کے پاس بھی ہے اوسمیں حجل نہیں ہے
اور احیاء میں ہے کہ حجل رقص کو کہتے ہیں اور تر
فرح یا شوق سے ہوتا ہے میں کہتا ہوں مجھکو
یہ حدیث اس لفظ سے سنن ابو داؤد میں نہ ملی

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفیۃ الامیر غازی للفکر القرآنی
THE PRINCE GHAZI TRUST
FOR QUR'ĀNIC THOUGHT

وكذا مرسل الباقر فقام جعفر فحجل
حول النبي صلى الله عليه وسلم
دار عليه فقال النبي صلى الله عليه
وسلم ما هذا قال هذا شئ
رأيت الحبشة يصنعونه بملوكهم
وفي حديث ابن عباس
ان النجاشي كان اذا رضى
احدا من اصحابه قام
فحجل حوله وحجل بفتح
المهملة وكسر الجيم وقف
على رجل واحدة وهو الرقص
بهيئة مخصوصة وفي
حديث علي المذكور
ان الثلاثة فعلوا ذلك اھ
وفي القاموس حجل رفع
رجلا وتريث في مشيه
وفيه نزا **ف** فيه
اصل رقص اهل الوجد
لفرح او شوق ولو
من غير اضطرار اذا لم يكن من غرض
فاسد من الرياء ونحوه

اور نہ اون کی مراسیل میں البتہ حافظ ابن حجر نے
فتح الباری کے باب عمرۃ القضا میں اس طرح ذکر
کیا ہے کہ حضرت علی کی حدیث میں امام احمد کے نزدیک اور
اسیطرح مرسل امام باقر میں ہے کہ حضرت جعفر کھڑے ہوئے
اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد رقص کیا اور
اوسکے گرد چکر لگایا جیسے کوئی قربان ہوتا ہو تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا یہ کیا ہے انھوں نے عرض کیا کہ یہ ایک شئی ہے جو میں نے
حبشیوں کو اپنے بادشاہوں کو ساتھ کرتے دیکھا ہے اور
ابن عباس رض کی حدیث میں ہے کہ نجاشی (شاہ
حبشہ) جب اپنے تابعین میں کسی سے خوش
ہوتا تو وہ شخص اوٹھکر نجاشی کے گرد گھومتا ہوا ۶۷
رقص کرتا اور حجل بفتح حاء وکسر جیم کے معنے ہیں کہ
ایک پانو پر کھڑا ہوا اور وہ ایک خاص ہیئت
پر رقص ہے اور حضرت علی کی حدیث مذکور میں
یہ بھی ہے کہ تینوں نے ایسا ہی کیا اھ اور قاموس
میں حجل کے معنے ہیں کہ ایک پاؤں اوٹھالیا اور
رفتار میں آہستگی کی اور اوسمیں یہ بھی ہے کہ اوچھلا
(تو حاصل اوس رقص کی ہیئت مخصوصہ کا یہ ہوا
کہ ایک پاؤں اوٹھالے اور ایک پانو سے آہستہ
آہستہ قدم بڑھاتے ہوئے اوچھلتے ہوئے چکر کاٹتے
ہوئے چلے) **ف** اس حدیث میں اصل ہے

اصل الرقص او جد او التواجد

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QUR'ĀNIC THOUGHT

اہل وجد کے رقص کی جو فرح یا شوق (کے غلبہ) سے ہوتا ہے اگرچہ (وہ غلبہ) بے اختیاری سے نہ ہو (اسکو تواجد کہتے ہیں کیونکہ ہیئت مذکورہ حدیث اختیار سے تھی) بشرطیکہ کسی غرض فاسد ریا وغیرہ سے نہ ہو۔

الحدیث الحاکم من حدیث ابی ذر رضا لقوا الناس باخلاقهم الحدیث قال صحیح علی شرط الشیخین ف فیه رعایة مذاق الرفقة فی المباح من المعاشرات حذرا عن الوحشة ۶۸

تم ربع العادات

(موافقة الناس فی المباحات — مراعات مزاج رفقا در مباحات)

حدیث حاکم نے ابو ذر رض کی حدیث سے روایت کیا ہے کہ لوگوں کے ساتھ اون ہی کے اخلاق (وعادات) کے موافق برتاؤ کرو حاکم نے اس حدیث کو شرط شیخین پر صحیح کہا ہے **ف** اسمیں اسکی تعلیم ہے کہ معاشرات مباحہ میں اپنے رفیقوں کے مذاق کی رعایت رکھنا چاہیئے تاکہ ایک کو دوسرے سے وحشت نہو

ربع عادات تمام ہوا قواعد سے حدیث کا محمل اور اسکی حکمت بھی متعین ہے اس میں موافقت صاحب وجد فی القیام بھی داخل ہو گئی لیکن قیام مولد کو اسمیں داخل نکیا جاوے وہاں غلبہ حال ہی نہیں اس لیئے وجد نہیں اور التزام اعتقادی و عملی سے مباح کی قید بھی نہیں نیز اعتقاد قربت کے سبب معاشرات کی بھی قید نہیں جب قیود منتفی ہیں مقید بھی منتفی ہے اور حکم مخصوص تھا مقید کے ساتھ پس حکم بھی منتفی ہوا واللہ یہدی الی الحق

(باقی آئندہ)

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QUR'ĀNIC THOUGHT

كتاب عجائب القلب من ربع المهلكات

الحديث اعدى عدوك نفسك التي بين جنبيك البيهقي في كتاب الزهد من حديث ابن عباس وفيه محمد بن عبد الرحمن بن غزوان احد الوضاعين قلت لكن معناه في القرآن قوله تعالى ان النفس لامارة بالسوء لان الامر بالسوء لا يكون الا من اعدى العدو وكذا في الحديث وهو المجاهد من جاهد نفسه و سياتي في كتاب رياضة النفس فان الجهاد لا يكون الا مع العدو۔

الحديث رجعنا من الجهاد الاصغر الى الجهاد الاكبر البيهقي في الزهد من حديث جابر وقال هذا اسناد فيه ضعف وتمامه في كتاب رياضة النفس قيل يا رسول الله وما الجهاد الاكبر قال جهاد النفس قلت في روح المعاني في تفسير آية وجاهدوا

کتاب عجائب القلب از ربع مہلکات

حدیث تیرا سب سے بڑا دشمن تیرا نفس ہی ہے جو تیری
بغل میں موجود ہے روایت کیا اسکو بیہقی نے کتاب
الزہد میں ابن عباس کی حدیث سے اور اسکی سند
میں محمد بن عبد الرحمن بن غزوان ہے جو منجملہ
وضاعین حدیث کے ہے میں کہتا ہوں لیکن یہ
مضمون قرآن میں ہے کہ نفس بری بات کی بہت
فرمایش کرنے والا ہے کیونکہ بری بات کی فرمایش
کرنا بڑے دشمن ہی کا کام ہے اور اسی طرح
حدیث میں بھی ہے اور وہ حدیث یہ ہے کہ بڑا ۶۹
مجاہد وہ ہے جو اپنے نفس سے جہاد کرے۔
اور یہ حدیث کتاب ریاضۃ النفس میں آویگی
کیونکہ جہاد بھی دشمن ہی کے ساتھ ہوتا ہے۔

حدیث ہم جہاد اصغر سے جہاد اکبر کی طرف
واپس آئے روایت کیا اسکو بیہقی نے کتاب
الزہد میں جابر کی حدیث سے اور کہا کہ اس
اسناد میں ضعف ہے اور یہ پوری حدیث کتاب
ریاضۃ النفس میں ہے وہ یہ کہ عرض کیا گیا کہ یا
رسول اللہ جہاد اکبر کیا چیز ہے آپ نے فرمایا نفس
سے جہاد کرنا میں کہتا ہوں کہ روح المعانی میں

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QUR'ANIC THOUGHT

في الله حق جهاده اخرج البيهقي
عن جابر قال قدم على رسول الله
صلى الله عليه وسلم قوم
غزاة فقال قدمتم خير
مقدم من الجهاد الاصغر الى
الجهاد الاكبر قيل وما الجهاد الاكبر قال
مجاهدة العبد هواه وفي اسناده (الحاق جهاد النفس)
ضعف معفو في مثله ف
كون مدلول الحديثين
من مقاصد الفن ظاهر.

٧٠ **الحديث** ان لربكم في ايام دهركم
نفحات الحديث متفق عليه من
حديث ابي هريرة وابي سعيد
وفي [illegible] ومن سامه
الا فتعرضوا لها قلت الله اعلم
كيف نسب هذا الحديث
الى الشيخين فقد نسب العزيزي
الى الطبراني عن محمد بن
مسلمة بلفظ [illegible] فيه
تتعرضوا له وفي نسخة
[illegible] لعل يصيبكم نفحة منها

وجاهدوا في اللہ حق جہادہ کے تحت میں ہے کہ
بیہقی نے حضرت جابر سے روایت کیا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک جماعت غازیوں کی
آئی آپ نے فرمایا تم بہت اچھا آنا آئے جہاد صغر سے
جہاد اکبر کیطرف آئے عرض کیا گیا کہ جہاد اکبر کیا
چیز ہے۔ آپ نے فرمایا بندہ کا مجاہدہ کرنا اپنی ہوائے
نفسانی کے ساتھ اور اسکی اسناد میں ایسا ضعف ہے جو ایسے
مضمون میں معاف ہو **ف** ان دونوں حدیثوں
کے مضمون کا ذکر مجاہدہ نفس کی ترغیب ہے مقاصد
فن سے ہونا ظاہر ہے۔

حدیث تمہارے ایام عمر میں تمہارے
پروردگار کے فیوض (وارد ہوتے) ہیں روایت
کیا اسکو شیخین نے ابوہریرہ اور ابوسعید کی حدیث
سے اور وہ پہلے ہی آچکی ہے اور اس کا تتمہ یہ ہے
کہ ہاں سن لو اور ان فیوض کے لیے آمادہ رہو میں
کہتا ہوں کہ خدا جانے کس واقعی رو سے اس حدیث کو شیخین
کیطرف کیسے منسوب کر دیا کیونکہ عزیزی
نے اسکو طبرانی کیطرف منسوب کیا ہے محمد بن مسلمہ
سے اسی لفظ کے ساتھ اور اس میں ایک نسخہ میں
فتعرضوا کے بعد ہے اور ایک نسخہ میں نہ ہے
[illegible] اس میں یہ بھی ہے شاید تمکو ان فیوض

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QUR'ĀNIC THOUGHT

فلا تشقون بعدها ابدًا
قال الشیخ حدیث حسن
وفیه فی معنی نفحات
ای تجلیات مقربات
یصیب بها من یشاء من عباده
(مسالہ ۲۶) **ف** فیہ دوام
المراقبة ونعم ما قیل
فیہ کانہ ترجمة لہ

میں سے کوئی فیض پہونچ جائے جس کے بعد پھر
کبھی تم شقی نہو۔ شیخ نے کہا کہ یہ حدیث حسن ہے
اور اسمیں نفحات کے معنی میں یہ کہا ہے یعنی ایسی
تجلیات جو (خدا تعالیٰ کا) مقرب بنادیں اپنے
بندوں میں جسکو چاہیں پہونچادیں **ف**
اس حدیث میں دوام مراقبہ (مذکور) ہے
اور اس مضمون میں کسی نے خوب کہا ہے گویا
اس کا ترجمہ یہی ہے ۵

یک چشم زدن غافل ازاں شاہ نباشی
شاید کہ نگاہے کند آگاہ نباشی

الحدیث یقول اللہ عزوجل
لقد طال شوق الابرار
الی لقائی ... لم نجده
[illegible]
اخرجه ... [illegible]
الاحاد ... [illegible]
فی مسند ... [illegible]
وانا الی لقائهم اشد شوقا
قلت فهو ... تعلیقات
[illegible]
[illegible]

حدیث اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں نیک لوگوں کو
شوق میرے ملنے کا بہت بڑھ گیا اور ...
... [illegible]
... ابو الدرداء کی حدیث ... [illegible]
... [illegible]
... [illegible] کا تتمہ یہ ہے
... اون کے ملنے ... [illegible]
... [illegible]
صاحب فردوس ... اور ... [illegible]
صحیح حدیث میں وارد ہے وہ حدیث ... [illegible]
... [illegible]

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QUR'ANIC THOUGHT

الشوق والمحبة / شوق اثر محبت

۷۱ احب الله لقاءه فان الشوق احد
آثار المحبة **ف** فيه
اثبات المحبية والمحبوبية
للعبد

الحديث اذا اراد الله بعبده
خيرا جعل له واعظا من قلبه ابو منصور
الديلمي في مسند الفردوس من حديث
ام سلمة واسناده جيد
ف فيه صحة تنبيهات
القلب السليم

صحة تنبيهات القلب السليم / معتبر بودن تنبیہات قلب سلیم

۷۲ **الحديث** قال الله تعالى
ما وسعني ارضي ولا سمائي
ووسعني قلب عبدي
المؤمن اللين الوادع
لم ار له اصلا وفي حديث
ابي عتبة قبله
عند الطبراني بعد
قوله وآنية ربكم
قلوب عباده الصالحين
واحبها اليه الينها
وارقها قلت ـ

اوس سے ملنا چاہتا ہے کیونکہ شوق آثار محبت میں سے ایک اثر ہے **ف** اس حدیث میں اثبات ہے بندہ کے محب ہونیکا بھی اور محبوب ہونیکا بھی۔

حدیث جب اللہ تعالی اپنے بندہ کیساتھ بھلائی چاہتے ہیں تو اوس کے لیئے اوس کے قلب میں سے ایک واعظ مقرر کر دیتے ہیں روایت کیا اسکو ابو منصور دیلمی نے مسند الفردوس میں ام سلمہ کی حدیث سے اور اسکی اسناد جید ہے **ف** اس حدیث سے تنبیہات قلب سلیم کا معتبر ہونا ثابت ہوتا ہے

حدیث اللہ تعالی نے فرمایا مجھکو نہ میری زمین سما سکتی ہے اور نہ میرا آسمان اور مجھکو میرے مومن بندہ کا قلب جس میں نرمی اور اطمینان (کی صفت) ہے سما لیتا ہے۔ میں نے اس حدیث کی کوئی اصل نہیں دیکھی اور اس کے قبل جو ابو عتبہ کی حدیث طبرانی میں ہے اوسمیں اس قول کے بعد (وآنیۃ ربکم قلوب عبادہ الصالحین) یہ ہے (واحبہا الیہ الینہا وارقہا) ان دونوں قول کا ترجمہ یہ ہے کہ تمہارے پروردگار کے ظروف اوس کے صالح بندوں کے قلوب ہیں اور سب قلوب میں اللہ کے نزدیک زیادہ محبوب وہ قلب ہیں جو بہت نرم اور بہت رقیق ہوں

(باقی آئندہ)

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QURANIC THOUGHT

وحديث عتبة هذا الوارد
قبله ما نصه و الطبراني من حديث
عتبة الخولاني يرفعه الى النبي
صلى الله عليه وسلم قال
ان لله آنية من اهل الارض
و آنية ربكم قلوب
عباده الصالحين
الحديث وفيه بقية
ابن الوليد وهو مدلس
لكنه صرح فيه بالتحديث
وفي المقاصد الحسنة
معناه وسع قلبه
الايمان بي و محبتي
و معرفتي اه و في
كليد المثنوي
الدفتر السادس
روى الامام احمد
في الزهد عن
وهب بن منبه
ان الله فتح السموات لحزقيل
حتى نظر الى العرش

میں کہتا ہوں کہ وہ حدیث عتبہ کی جو اس کے قبل
وارد ہے اس کی عبارت یہ ہے اور طبرانی میں
عتبہ خولانی کی یہ حدیث ہے جسکو وہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم تک مرفوع کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ اہل
زمین میں اللہ تعالی کے کچھ ظروف ہیں اور تمہارے
پروردگار کے ظروف اون کے صالح بندوں کے
قلوب ہیں (اور ظروف کی صفت سے وسعت
تو معنی قلب المومن کا مضمون ثابت ہوگیا)
اور اس حدیث (کی سند) میں بقیہ بن الولید
ہیں اور وہ مدلس ہیں مگر اس
۳۷ حدیث میں انھوں نے تحدیث کی تصریح
کی ہے (اسلئے تدلیس مضر نہیں) اور مقاصد
حسنہ میں اس (وسعت) کے معنی یہ کہے ہیں
کہ مومن کا قلب مجھپر ایمان لانیکو اور میری محبت
و معرفت کو سمالیتا ہے (کہ دوسری مخلوق عرش
ارض و سما رکے اوس چیز کو نہیں سما سکتے) اور
کلید مثنوی دفتر سادس میں (اس حدیث کی
تحقیق میں) ہے کہ امام احمد نے زہد میں وہب
ابن منبہ سے روایت کیا ہے کہ اللہ تعالی نے
نے حضرت حزقیل کے لیے آسمانوں کو کشادہ
فرمادیا یہاں تک کہ انھوں نے عرش پر نظر فرمائی

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QUR'ANIC THOUGHT

وقال حزقيل سبحانك
ما اعظمك يا رب
فقال الله تعالى
ان السموات والارض ضعفن
عن ان يسعني ووسعني
قلب المومن الوادع
اللين ام **ف** فيه اصل لما
قاله المذكورون قلب المومن عرش الله
اي محل التجلي الاعظم الذي عبر عنه بالوسع
الحديث اكثر اهل الجنة
البله البزار من حديث انس
وضعفه وصححه القرطبي وليس
كذلك فقد قال ابن عدي انه
منكر **ف** فيه بعض شيون المومن
الذي حاصله عدم تعلق قلبه بالامور
الدنيوية ومن لوازم عدم
الالتفات الوقوع في الغلط
كثيرا واما قوله عليه السلام
لا يلدغ المومن من
جحر مرتين فمحله
الامور الدينية

پھر حضرت حزقیل نے عرض کیا کہ آپکی ذات پاک
ہے آپکی کتنی بڑی شان ہے اے میرے
پروردگار تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آسمان اور
زمین سب عاجز ہوگئے اس سے کہ مجکو سمالیں
اور مجکو مومن کے قلب نے جو کہ اطمینان اور نرمی سے
موصوف ہے سمالیا ام **ف** اس حدیث میں
اصل ہے حضرات صوفیہ کے اس قول کی کہ مومن
کا قلب عرش اللہ ہے یعنی محل ہے تجلی اعظم کا
جس کو وسع کیساتھ تعبیر کیا گیا ہے۔
حدیث اکثر جنتی لوگ بھولے ہوتے ہیں اسکو
بزار نے روایت کیا ہے حضرت انس کی حدیث
سے اور اسکو ضعیف کہا اور قرطبی نے
اسکو صحیح کہا ہے اور واقع میں ایسا نہیں کیونکہ
ابن عدی نے اسکو منکر کہا ہے **ف** اسمیں
مومن کی بعض شانوں کا بیان ہے جسکا حاصل یہ ہے
کہ مومن کو امور دنیویہ سے دلچسپی نہیں ہوتی اور
جس چیز کیطرف التفات نہیں ہوتا ضروری ہے
کہ اوس میں کثرت سے غلطیاں ہوتی ہیں اور یہ جو
دوسری حدیث میں آیا ہے کہ مومن ایک سوراخ
میں دوبار نہیں کٹوا تا اس کا محل امور دینیہ ہیں تو مومن
اون امور میں ہوشیار و بیدار ہوتا ہے اس

This file was downloaded from QuranicThought.com

THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QURANIC THOUGHT

نهوفيها متيقظ

الحديث ان من امتی محدثين ومكلمين خ من حديث ابی هريرة لقد كان فيما قبلكم من الامم محدثون فان يك فی امتی احد فانه عمر و رواه م من حديث عائشة ف فيه صحة الالهام

الحديث حبك الشئ يعمی ويصم ابو داؤد من حديث ابی الدرداء باسناد ضعيف ف فيه ذم الغلو فی حب الخلق

الحديث اتقوا مواضع التهم لم اجد له اصلا قلت ولكن معناه ثابت من حديث صفية المار قبيل كتاب العزلة ف فيه الحذر

دونوں میں کچھ تعارض نہیں)

حدیث - میری امت میں کچھ لوگ محدث و مکلم بھی ہوں گے (یعنی جنکو الہام صحیح ہوتا ہو) روایت کیا اسکو بخاری نے ابوہریرہ کی حدیث سے کہ پہلی امتوں میں محدث لوگ ہوا کرتے تھے پس اگر میری امت میں کوئی ایسا ہوگا تو عمر ضرور ہیں اور روایت کیا اسکو مسلم نے حضرت عائشہ کی حدیث سے **ف** - اس حدیث میں الہام کے صحیح ہونیکا مذکور ہے۔

حدیث - کسی چیز سے زیادہ محبت کرنا (حقیقت شناسی سے) اندھا اور بہرا کر دیتا ہے روایت کیا اسکو ابوداؤد نے ابوالدرداء کی حدیث سے اسناد ضعیف کیساتھ **ف** اس میں مذمت ہے محبت خلق میں غلو کرنیکی۔

حدیث تہمت (واشتباہ) کے موقع سے بچو عراقی نے (ان الفاظ سے) اسکی اصل نہیں پائی میں کہتا ہوں لیکن اس کا مضمون حضرت صفیہ کی حدیث سے ثابت ہے جو کتاب العزلۃ کے ذرا قبل گذری ہے **ف** اس حدیث میں احتیاط (کا حکم ہے). خلاف شرع کے شبہ پیدا کرنے والے امور سے خصوص مقتدا کے لیے

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QUR'ĀNIC THOUGHT

عن المتوهم للمنكر
خصوصاً
للمفتتن

محل التقوی / محل تقوی

الحديث التقوى ههنا
واشار الى القلب من حديث
ابي هريرة وقال الى صدره
ف فيه عدم اعتداد
التقوى الظاهري بدون الباطني

كتاب رياضة النفس

۷۶ عدم التنافی بین الامور الطبعیه / عدم تنافی امور طبعیہ و کمال

انما انا بشر اغضب
كما يغضب البشر
من حديث انس وله
من حديث ابي هريرة
انما محمد بشر
يغضب كما يغضب
البشر ف فيه ان
الامور الطبعية لا تنافي
كمال النبوة فضلاً
عن كمال الولاية

(اور اصل طریق یہی ہے اور کسی اہل طریق سے
اس کے خلاف اگر منقول ہے کسی عذر قوی سے
ہے جو اپنے محل میں معلوم ہے)
حدیث تقوی یہاں ہے اور قلب کیطرف
اشارہ فرمایا روایت کیا اسکو مسلم نے ابو ہریرہ
کی حدیث سے اور اوسمیں الی صدرہ ہے **ف**
اسمیں ظاہری تقوی کا بدون باطنی تقوی کے
غیر معتدبہ ہونا مذکور ہے۔

کتاب تہذیب نفس

حدیث میں بشر ہی ہوں مجکو بھی ایسا ہی غصہ
آتا ہے جیسا دوسرے بشر کو آتا ہے روایت کیا اسکو مسلم
نے حدیث انس سے اور مسلم ہی کے نزدیک ابو ہریرہ رض
کی حدیث سے یہ ہے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بشر
ہیں ان کو ایسا ہی غصہ آتا ہے جیسا دوسرے بشر کو
آتا ہے **ف** اس حدیث میں اسپر دلالت ہے
کہ امور طبعیہ کمال نبوت کے منافی نہیں ہوتے
چہ جائیکہ کمال ولایت کے منافی ہوں (البتہ
ان کے غیر مشروع مقتضا پر عمل کرنا یہ کمال
ایمان کے بھی خلاف ہے۔

(باقی آئندہ)

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QUR'ĀNIC THOUGHT

الحديث خير الامور اوسطها
البيهقي في شعب الايمان
من رواية مطرف بن
عبد الله معضلا **ف**
شمل بعمومه الاقتصاد
في المجاهدة
الحديث اعبد الله في
الرضا فان لم تستطع ففي
الصبر على ما تكره خير
كثير طب (قلت رواه
الترمذي من حديث
ابن عباس كذا قاله
العراقي في كتاب الصبر
والشكر) **ف** فيه ان
الرضا الكامل
لا يكون فيه
الكراهة الطبعي وان
كان فبالالم الطبعي
والشئ الكراهة العقلي
[illegible] في الصبر
ايضا وفيه رعاية الاستعداد

حدیث سب امور میں بہتر درجہ اوسط ہے
روایت کیا اسکو بیہقی نے شعب الایمان میں
مطرف بن عبد اللہ سے ایسی سند کہ اس کے
درمیان سے دو راوی متصل ساقط ہو گئے **ف**
یہ حدیث اپنے عموم سے توسط فی المجاہدہ کو بھی شامل
ہے (کہ اوس میں مشقت بھی ہو اور تحمل بھی ہو)
حدیث۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کر رضا کی
ساتھ اور اگر تجھ سے نہ ہو سکے تو ناگوار چیز پر
صبر کرنے میں بھی خیر کثیر ہے روایت کیا اس کو
طبرانی نے (میں کہتا ہوں اور روایت کیا اسکو
ترمذی نے ابن عباس کی حدیث سے اسی طرح
کہا ہے عراقی نے کتاب الصبر والشکر میں) **ف**
اس حدیث میں اسپر دلالت ہے کہ رضا ئے
کامل میں کراہت طبعی بھی نہیں ہوتی گو الم
طبعی ہو ورنہ (اگر کراہت طبعی ہو صرف کراہت
عقلی نہ ہو تو کراہت عقلی تو صبر میں بھی نہیں
(تو رضا میں صبر سے فوقیت ہی کیا ہوئی۔
[illegible] حدیث میں فوقیت
[illegible] حدیث
[illegible] ترتیب میں استعداد کی رعایت
[illegible]

۷۷

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QUR'ĀNIC THOUGHT

في التربية

کیا گیا بعض سے صبر کا۔

الحديث المجاهد من جاهد نفسه ت في اثناء حديث وصححه ه من حديث فضالة ابن عبيد ف فيه افضلية جهاد النفس من جهاد الكفار فان كونه
۷۸ جهادا موقوف عليه

حدیث (اصل) مجاہد وہ ہے جو اپنے نفس سے جہاد کرے روایت کیا اسکو ترمذی نے ایک حدیث کے اثنا میں اور اسکی تصحیح کی اور ابن ماجہ نے اسکو فضالہ بن عبید کی حدیث سے روایت کیا ف اس حدیث میں اسپر دلالت ہے کہ جہاد نفس جہاد کفار سے بھی افضل ہے کیونکہ جہاد کفار کا جہاد ہونا خود جہاد نفس پر موقوف ہے (اس لیے کہ اگر جہاد کے حدود ظاہری و باطنی محفوظ نہوں تو وہ جہاد ہی نہیں اور حدود کا محفوظ رکھنا یہ جہاد نفس ہے)

افضلية جهاد النفس من جهاد الكفار
افضل بودن جہاد نفس از جہاد کفار

كتاب كسر الشهوتين

کتاب علاج شہوت فرج و بطن

الحديث حديث ابي سعيد الخدري ان اذا تغدى لم يتعش واذا تعشى لم يتغد لم اجد له اصلا وحديث قال لعائشة يا اياك والسرف فان اكلتين في يوم من السرف

حدیث۔ ابو سعید خدری کی جو یہ حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کو کھانا نوش فرماتے تو شام کو نہ کھاتے اور جب شام کو نوش فرماتے تو صبح کو نہ کھاتے میں نے (عراقی نے) اسکی کوئی اصل نہیں پائی اور یہ جو حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رض سے فرمایا کہ اپنے کو اسراف سے بچاؤ اور ایکدن میں دو بار کھانا اسراف میں داخل ہے اسکو

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST
FOR QUR'ĀNIC THOUGHT

- البیھقی فی الشعب من حدیث عائشة وقال فی اسنادہ ضعف اھ قلت بل فی الحدیث ما یدل علی ضدہ وھو ما رواہ ابوداؤد فی باب صفة النبیذ عن عائشة رض انھا کانت تنبذ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غدوة فاذا کان من العشی فتعشی شرب علی عشائه فان فضل شیٔ صببته او فرغته ثم تنبذ باللیل فاذا اصبح تغدی فشرب علی غدائه قالت نغسل السقاء غدوة وعشیة فقال لها ابی مرتین

بیہقی نے شعب میں حضرت عائشہؓ کی حدیث سے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ اسکی اسنادؔ میں ضعف ہے فقط (پس حجت نہیں ہیں) (یعنی اشرف) کہتا ہوں بلکہ حدیث میں اسکے خلاف پر دلالت ہے اور وہ حدیث وہ ہے جسکو ابوداؤد نے باب صفت نبیذ میں حضرت عائشہ سے روایت کیا ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے صبح کے وقت خرما بھگو دیتیں جب شام کا وقت ہوتا اور شام کا کھانا نوش فرماتے تو کھانے پر نبیذ نوش فرما لیتے اگر کچھ بچ جاتا تو پھینک دیتیں یا اوس کو گرا دیتیں (الفاظ میں راوی کو شک ہے مگر دونوں لفظ ہم معنی ہیں) پھر شب کو خرما بھگو دیتیں جب صبح ہوتی تو آپ صبح کا کھانا نوش فرماتے اور کھانے پر نبیذ نوش فرماتے اور حضرت عائشہؓ نے یہ بھی فرمایا کہ ہم اوس مشک کو جس میں نبیذ تیار ہوتا تھا صبح وشام دھو ڈالتے (تاکہ اوس میں پہلے نبیذ کا اثر نہ رہے جس سے نئی نبیذ میں تغیر کا احتمال ہو جاوے راوی کہتے ہیں کہ) میرے باپ نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ ایک دن میں دو بار (نوش فرماتے) اونہوں نے فرمایا ہاں۔

ف اسمیں دلالت ہے کہ کھانے پینے کی چیزوں میں

79

عدم التنافی بین التوسع فی الماکل وبین الزھد
عدم تنافی درمیان زہد و توسع فی الماکول والمشروب

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QUR'ANIC THOUGHT

فی یوم فقالت نعم

ف فیہ ان التوسع فی الماکل والمشارب من غیر غلو فیہ لاینافی الزھد واما الاقتصار فیھا فکان عن ضرورۃ لا عن قصد

الحدیث کان یضرب یدہ علی فخذ عائشۃ احیانا ویقول کلمینی یا عائشۃ لم اجد لہ اصلا قلت لکن معناہ ثابت بالحدیث الصحیح الذی رواہ مسلم عن عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی رکعتی الفجر فان کنت مستیقظۃ حدثنی والا اضطجع **ف** فیہ ان المحادثۃ مع الاھل لاینافی مخصوص الخلوۃ

۸۰ عدم منافات بات چیت اہل با خلوت

اور اوقات میں (ایک ظرف زمان ہے اور ایک ظرف مکان) توسع کرنا بدون غلو کے یہہ زہد کے منافی نہیں اور اکتفا فرمانا (وقت میں یا ماکول میں جو وارد ہے) یہ ضرورت سے تہا (کہ سامان مہیا نہ ہوا) قصداً نہ تہا (جیسا بعض غالین مدعین زہد نے سمجہا ہے۔

حدیث۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات اپنا ہاتہہ حضرت عائشہ کی ران پر مارتے تہے اور فرماتے تہے اے عائشہ مجہہ سے باتیں کرے ہیں نے اس حدیث کی کوئی اصل نہیں پائی۔ میں کہتا ہوں لیکن اس کا مضمون حدیث صحیح سے ثابت ہے جسکو مسلم نے حضرت عائشہ سے روایت کیا ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی دو سنتیں پڑہ چکتے اگر میں جاگتی ہوتی تو مجہہ سے باتیں کرتے تہے ورنہ لیٹ رہتے **ف** اس میں اسپر دلالت ہے کہ اہل خانہ کے ساتہ باتیں کرنا مقصود خلوت کے منافی نہیں اور مقصود اجتماع خواطر ہے اور تجربہ ہے کہ اہل خانہ سے چونکہ نہایت بے تکلفی ہوتی سب اوس سے باتیں کرنے سے قلب مشوش نہیں ہوتا تشویش رعایت سے ہوتی ہے

(باقی آئندہ)

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QUR'ANIC THOUGHT

كتاب آفات اللسان

الحديث

من حسن اسلام
المرء تركه
ما لا يعنيه
وقال غريب وهو من
حديث ابي هريرة
ف اصل عظيم
لتربية النفس

الحديث عند احمد بلفظ
لا يؤمن العبد حتى
يترك الكذب في
المزاحة والمراء
وان كان صادقا
ف فيه كون المراء مورثا
للظلمة فان نقص الايمان
هو الظلمة ومن ثم ترى اهل
الطريق يتنفرون عنه اشد تنفر

الحديث لا تسبوا
الاموات فتؤذوا

کتاب آفات اللسان

حدیث آدمی کے اسلام کی خوبی میں سے
یہ ہے کہ جو چیز اوسکو مفید نہو اوسکو چھوڑ دے
روایت کیا اسکو ترمذی نے اور اسکو غریب
کہا ہے اور ابن ماجہ نے بھی ابوہریرہ کی
حدیث سے **ف** تربیت نفس کے لیے یہ
حدیث اصل عظیم ہے (جس سے فروع کثیرہ کی
حقیقت معلوم ہو کر اون کا لازم الترک ہونا
ثابت ہوتا ہے)

۸۱ حدیث۔ احمد کے نزدیک ان لفظوں سے
ہے کہ بندہ (پورا) مومن نہیں ہوتا جب تک
جھوٹ بولنا نہ چھوڑ دے حتی کہ خوش طبعی میں
بھی اور جب تک بحث مباحثہ کو نہ چھوڑ دے
(فالمراء معطوف علی الکذب) گو سچا ہی ہو۔
ف اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بحث و مباحثہ
سے ظلمت پیدا ہوتی ہے کیونکہ ایمان کا کامل
نہونا ظلمت ہے اور اسی لیئے تم اہل طریقت
کو دیکھو گے کہ اس سے سخت نفرت کرتے ہیں

حدیث۔ مرے ہوؤں کو برا مت کہو کہ
اس سے تم زندوں کو ایذا دو گے روایت کیا

ترك ما لا يعني من الاقوال والافعال
ترک اقوال و افعال عبث

ترك الجدال
ترک جدال

اشتغال بغيبة الميت
اشتغال بغیبت میت

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QUR'ANIC THOUGHT

الاحياء الترمذی من
حدیث المغیرۃ بن شعبۃ
ورجالہ ثقات **ف** فیہ ان
غیبۃ المیت اشد
لاشتمالہ علی مفسدتین
اھانۃ المیت و ایذاء الحی
الحدیث لابی داؤد والترمذی
وقال غریب من حدیث
ابن عمر اذکروا محاسن موتاکم
وکفوا عن مساویھم
وللنسائی من حدیث
عائشۃ لا تذکروا موتاکم
الا بخیر واسنادہ جید
ف فیہ ما فی
ما قبلہ ولعل فی السکوت
عن الحکمۃ الخاصۃ
اشارۃ الی حکم اخری
کتعذر التحلل منہ و
کاحتمال مغفرتہ ومزاحمۃ
المغتاب حکم اللہ
علی ھذا الاحتمال

اسکو ترمذی نے مغیرہ بن شعبہ کی حدیث سے
اور اس کے رجال ثقات ہیں **ف** اس میں
دلالت ہے اسپر کہ مرے ہوئے کی غیبت کرنا زندہ
کی غیبت کرنے سے زیادہ شدید ہے اس لئے
کہ وہ دو خرابیوں پر مشتمل ہے۔ ایک مرے ہوئے
کی اہانت دوسرے زندہ کی ایذا رسانی۔
حدیث۔ ابوداؤد اور ترمذی کی روایت میں
ہے اور ترمذی نے غریب بھی کہا ہے حضرت
ابن عمر کی حدیث سے کہ مُردوں کی خوبیاں
ذکر کیا کرو اور انکی برائیوں (کے ذکر) سے رکے رہا کرو اور
نسائی کی روایت میں حضرت عائشہ کی روایت سے یہ ہے کہ اپنے
مردوں کا ذکر صرف خیر کے ساتھ کیا کرو اور اسکی اسناد
جید ہے **ف** اسمیں بھی وہی مضمون ہے
جو اسکی قبل والی حدیث میں ہے اور شاید
کسی خاص حکمت کا بیان نہ کرنا (جیسے حدیث
سابق میں بیان کی تھی) اشارہ ہو دوسری
حکمتوں کیطرف جیسے مردہ سے معاف
کرانے کا دشوار ہونا اور جیسے یہ احتمال ہونا
کہ اسکی مغفرت ہوگئی ہو اور اس احتمال پر
یہ غیبت کرنے والا گویا خدا تعالےٰ کے
حکم کا مقابلہ کر رہا ہے۔

۸۳

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفیۃ الامیر غازی للفکر القرآنی
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QUR'ANIC THOUGHT

کتاب ذم الغضب

باب ذم الغضب

الحدیث سأل رجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما یبعدنی من غضب اللہ قال لا تغضب الطبرانی فی مکارم الاخلاق وابن عبد البر فی التمہید باسناد حسن وهو عند احمد وان عبد اللہ ابن عمرو هو السائل ام قلت ترجمہ العارف الرومی بقولہ ؎

گفت از خشم خدا چہ بود اماں + گفت ترک خشم خویش اندر زماں

ف باب عظیم من السلوک فی الطریق

باب القناعة والعافیة

الحدیث من اصبح آمنا فی سربہ معافی فی بدنہ عندہ قوت یومہ فکانما حیزت لہ الدنیا بحذافیرها الترمذی وابن ماجہ

کتاب مذمت غضب

باب مذمت غضب

حدیث۔ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کون چیز مجکو غضب الٰہی سے دور کر سکتی ہے آپنے فرمایا تو غضب مت کرنا۔ روایت کیا اسکو طبرانی نے مکارم اخلاق میں اور ابن عبد البر نے تمہید میں اسناد حسن سے اور یہ حدیث احمد کے یہاں بھی ہے اور راویوں میں یہی ہے کہ عبد اللہ بن عمرو سوال کرنے والے ہیں فقط میں کہتا ہوں
۸۳ کہ عارف رومیؒ نے اپنے اس شعر میں اسکا ترجمہ کیا ہے ؎

گفتم از خشم خدا چہ بود اماں
گفت ترک خشم خویش اندر زماں

ف اس حدیث کا مضمون سلوک طریق کا ایک باب عظیم ہے (یعنی غصہ کا ضبط کرنا)

باب قناعت و عافیت

حدیث جو شخص اس حال میں صبح کرے کہ اوس کے نفس میں امن ہو اوس کے جسد میں عافیت ہو اوس کے پاس اوس دن کا کھانے کو ہو تو گویا دنیا بتمامہا اوس کے لیے جمع کردی گئی روایت کیا اسکو ترمذی

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QUR'ANIC THOUGHT

حديث عبيد الله بن محصن
دون قوله بحذافيرها قال
الترمذي حسن غريب قلت
ترجمه العارف الرومي بقوله
چون ترا نانے وخرقانے بود
ہر بن موئے تو سلطانے بود
ف فيه تعليم القناعة
واغتنام الامن والعافية
الحديث كاد الفقر ان يكون كفرا
وكاد الحسد ان يغلب القدر رواه ابو مسلم
الكشي والبيهقي في الشعب ۸۴
من رواية يزيد الرقاشي عن
انس ويزيد ضعيف ورواه الطبراني
في الاوسط من وجه آخر بلفظ
كادت الحاجة ان تكون كفرا وفيه ضعف ايضا
ف فيه عدم كون الفقر محمودا
على الاطلاق ـ
الحديث الرجل يحب القوم ولما
يلحق بهم فقال هو مع من احب متفق
عليه من حديث ابن مسعود
ف فيه كون حب الشيخ
فيه نفع عظيم

ذم بعض الفقر — مذمت بعض فقر

النفع العظيم في حب الشيخ — نفع عظیم محبت شیخ

اور ابن ماجہ نے عبید اللہ بن محصن کی حدیث سے بجز
اس لفظ کے یعنی بحذافیرہا۔ ترمذی نے اس کو
حسن غریب کہا ہے میں کہتا ہوں کہ عارف
رومیؒ نے اپنے اس شعر میں اس کا ترجمہ کیا ہے
ع چون ترا نانے وخرقانے بود
ہر بن موئے تو سلطانے بود
ف اس حدیث میں تعلیم ہے قناعت کی اور
(اعمال کے لیے) امن و عافیت کو غنیمت سمجھنے کی
حدیث۔ فقر (یعنی محتاجی) قریب ہے کہ کفر
ہوجائے اور حسد قریب ہے کہ قدر پر غالب آجائے
روایت کیا اسکو ابو مسلم کشی نے اور بیہقی نے
شعب میں یزید رقاشی کی روایت سے وہ
انس رضؓ سے روایت کرتے ہیں اور یزید ضعیف ہے
اور روایت کیا اسکو طبرانی نے اوسط میں
دوسرے طریق سے ان لفظوں سے کادت
الحاجۃ الخ اور اس طریق میں بھی ضعف ہے
ف اسمیں فقر کا مطلقاً محمود نہ ہونا معلوم ہوتا ہے
حدیث۔ ایک شخص کسی جماعت سے محبت کرتا ہے اور اسکو
اون کے درجہ تک رسائی نہیں ہوئی آپ نے فرمایا کہ وہ شخص اون ہی
کیساتھ ہوگا جن سے محبت رکھتا ہے روایت کیا اسکو بخاری و مسلم نے ابن مسعودؓ
کی حدیث سے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ شیخ کی محبت سے نفع
عظیم ہوتا ہے (اسی لئے اہل طریق کو اسکا بہت اہتمام ہے)

(باقی)

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفیۃ الامیر غازی للفکر القرآنی
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QUR'ANIC THOUGHT

کتاب ذم الدنیا

الحدیث الدنیا سجن المؤمن
وجنۃ الکافر مسلم
من حدیث ابی ہریرۃ
ف فیہ ان من شان المؤمن
عدمؑ لصوق قلبہ بالدنیا
الحدیث الدنیا
ملعونۃ ملعون
ما فیہا الترمذی
وحسنہ وابن
ماجۃ من حدیث
ابی ہریرۃ وزاد
الا ذکر اللہ وما
والاہ وعالم
ومتعلم
الحدیث حدیث ابی
موسی الاشعری من
احب دنیاہ اضر باخرتہ الحدیث
احمد والبزار والطبرانی
وابن حبان والحاکم وصححہ وتمامہ

کتاب مذمت دنیا

حدیث دنیا مومن کا جیلخانہ ہے اور کافر کی
باغ وبہار ہے روایت کیا اسکو مسلم نے ابوہریرہ
کی حدیث سے ف اسمیں دلالت ہے اسپر کہ مومن کی
شان یہ ہونا چاہیئے کہ اس کا دل دنیا میں
نہ لگنا چاہیئے جسطرح جیلخانہ سے گھبرتا ہے۔
حدیث دنیا بھی راندۂ درگاہ ہے اور جو
دنیا میں ہے وہ بھی روایت کیا اسکو ترمذی
نے اور اسکو حسن کہا اور ابن ماجہ نے ابوہریرہ
۸۵ کی حدیث سے اور اتنا زیادہ کیا کہ مگر (یہ چیزیں
مستثنےٰ ہیں) ذکر اللہ اور جو (چیز) اوس کے
تابع (اور اس کے متعلق ہے) اور عالم اور طالب علم
(یہ تخصیص بعد تعمیم ہے کیونکہ ذکر اللہ میں علم
داخل ہے اور عالم وطالب علم کا تعلق علم
سے ظاہر ہے اسیطرح سب مان دین)
حدیث۔ ابوموسی کی حدیث کہ جو شخص
اپنی دنیا سے محبت کرے گا وہ اپنی آخرت کے
ضرر پہونچاویگا الخ اسکو احمد اور بزار اور طبرانی
اور ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا اور
حاکم نے اسکی تصحیح بھی کی اور اس کا تتمہ یہ ہے

نا التوحش عن الدنیا
نا وحشت از دنیا

ع۵ فی القاموس فی معانی الولی التابع ۱۲ منہ

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QURANIC THOUGHT

ومن احب آخرته
اضر بدنياه فآثروا
ما يبقى على
يفنى

الحديث حب الدنيا رأس
كل خطيئة ابن ابي
الدنيا في ذم الدنيا والبيهقي
في شعب الايمان من
طريقه من رواية الحسن مرسلا

الحديث الدنيا دار
من لا دار له الحديث
احمد من حديث
عائشة مقتصرا على هذا
وعلى قوله ولها يجمع من
لا عقل له وزاد
ابن ابي الدنيا والبيهقي
في الشعب من
طريقه ومال من لا مال له
واسناده جيد

ف في كل من الاربعة
تنفير عن الدنيا

۸۶ التنفير عن الدنيا — تنفیر از دنیا

جو شخص اپنی آخرت سے محبت کریگا وہ اپنی دنیا
کو ضرر پہونچاوے گا پس تم باقی کو فانی پر ترجیح
دو (جبکہ دونوں کی کامل طلب کا جمع ہونا
غیر ممکن ہے)

حدیث۔ دنیا کی محبت تمام گناہوں کی اصل
ہے روایت کیا اسکو ابن ابی الدنیا نے
ذم دنیا میں اور بیہقی نے شعب الایمان میں ابن
ابی الدنیا کے طریق سے حسن کی روایت سے
مرسلاً۔

حدیث۔ دنیا اس شخص کا گھر ہے جس کا
کوئی گھر نہ ہو الخ روایت کیا اسکو احمد نے حضرت
عائشہ کی حدیث سے اس طور پر کہ اس جملہ
(مذکورہ) پر اور (اسکے ساتھ) دوسرے اس
جملہ پر کہ اوس دنیا کو وہ شخص جمع کرتا ہے
جسکو عقل نہ ہو اکتفا کیا ہے اور ابن ابی الدنیا
نے اور بیہقی نے شعب میں ابن ابی الدنیا
کے طریق سے یہ اور زائد کیا ہے کہ وہ دنیا
اس شخص کا مال ہے جس کا کچھ مال نہ ہو
اور اس کی سند جید ہے۔

ف ان چاروں حدیث میں دنیا سے
نفرت دلائی گئی ہے۔

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QUR'ANIC THOUGHT

كتاب ذم البخل

الحديث لا تتخذوا
الضيعة فتحبوا الدنيا
الترمذي والحاكم وصحح
اسناده من حديث ابن
مسعود بلفظ فترغبوا
ف فيه ما في الاربعة الماضية
بزيادة ان في الضيعة زيادة
لصوق بالدنيا
الحديث نعم المال الصالح
للرجل الصالح احمد والطبراني في
الكبير والاوسط من حديث
عمرو بن العاص بسند صحيح بلفظ
نعما وقالا للمرء ف فيه ان الدنيا
غير مذمومة اذا كانت
معينة في الدين۔
الحديث عز المؤمن استغناؤه
عن الناس الطبراني في الاوسط
والحاكم وصحح اسناده
الى آخر ما قال

كتاب مذمت بخل

حدیث جائداد کا سامان مت کرو کہ اس سے
تم میں دنیا کی محبت ہو جائیگی روایت کیا اسکو
ترمذی نے اور حاکم نے مع تصحیح سند ابن
مسعود کی حدیث سے اس لفظ سے کہ تم کو
(دنیا کی) رغبت ہو جائیگی ف اس حدیث
میں بھی اوپر کی چار حدیث والا مضمون ہے
اتنی زیادت اور ہے کہ جائداد میں دنیا کے
ساتھ زیادہ تعلق ہو جاتا ہے۔
۸۷ حدیث۔ نیک مال نیک آدمی کیلئے اچھا ہے
روایت کیا اسکو احمد اور طبرانی نے کبیر و اوسط
میں عمرو بن عاص کی حدیث سے صحیح سند
کے ساتھ بلفظ نعما اور دونوں نے للرجل کی جگہ
للمرء کہا ہے (معنے دونوں کے ایک
ہیں) ف اس میں دلالت ہے کہ دنیا
جب دین میں معین ہو تو وہ مذموم نہیں۔
حدیث۔ مومن کی عزت یہ ہے کہ سب
لوگوں سے مستغنی رہے روایت کیا اس کو
طبرانی نے اوسط میں اور حاکم نے اور اسکی
اسناد کو صحیح کہا اون کے آخر قول تک

ف مثل السابق
مثل سابق

عدم ذم الدنيا المعينة على الآخرة
عدم مذمت دنیا معین آخرت

كون العز في الاستغناء
بودن عزت در استغناء

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QUR'ĀNIC THOUGHT

ف فیہ حقیقۃ
العز انہا بالاستغناء
لا بالاستقصاء
وھو مشاھد
الحدیث حدیث ابن عمر
ان للہ عباداً یختصہم بالنعم
لمنافع العباد الحدیث
الطبرانی فی الکبیر والاوسط
وابو نعیم وفیہ محمد بن حسان
السمتی وفیہ لین
ووثقہ ابن معین یرویہ
عن ابی عثمان عبد اللہ بن
زید الحمصی ضعفہ الا
زدی وتمامہ فمن بخل بتلک
المنافع علی العباد نقلہا
اللہ تعالیٰ عنہ وحولہا الی غیرہ
ف فیہ تہدید علی الضنۃ فی ایصال
النفع دنیویا کان او دینیا لا
سیما ان کان عن ادلال وترجمہ
بعضہم بقولہ۔
خاص کند بندۂ مصلحت عام را

ف اِس حدیث میں عزت کی حقیقت
بیان کی گئی ہے کہ وہ استغنار سے حاصل
ہوتی ہے نہ کہ (دنیا کے مال وجاہ میں) زیادہ
کوشش کرنے سے اور اس کا مشاہدہ ہے
حدیث ابن عمرؓ کی حدیث کہ اللہ تعالیٰ
کے بعض بندے ایسے ہیں کہ اون کو اللہ تعالیٰ
نعمتوں کے ساتھ مخصوص فرماتے ہیں دوسرے
بندوں کے نفع کے لیئے الخ اسکو طبرانی نے
کبیر اور اوسط میں روایت کیا اور اسمیں
محمد بن حسان سمتی راوی ہے جس میں
قدرے ضعف اور ابن معین نے اُسکی
توثیق کی ہے وہ اسکو ابی عثمان عبد اللہ
ابن زید حمصی سے روایت کرتے ہیں اُنکو
ازدی نے ضعیف کہا ہے اور تتمہ
حدیث کا یہ ہے کہ جو شخص اون منافع
میں بندوں پر بخل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اونکو اوس
سے منتقل فرماکر دوسروں کیطرف منصرف
کر دیتا ہے ف۔ اسمیں تہدید ہے بندوں کو
نفع پہونچانیمیں بخل کرنے پر خواہ دنیوی منفعت ہو خواہ
دینی۔ بالخصوص اگر کمال پر ناز اسکا منشا ہو بعض نے
اِس کا ترجمہ کیا ہے خاص کند بندۂ مصلحت عام را

العضۃ بالافادۃ
دوم بخل در افادہ
۸۸

(باقی آئندہ)

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QUR'ANIC THOUGHT

كتاب ذم الجاه

الحديث منهومان لا
يشبعان الحديث الطبراني
من حديث ابن مسعود
بسند ضعيف والبزار والطبراني
في الاوسط من حديث
ابن عباس بسند لين
قلت وفي حديث الدارمي
صاحب العلم وصاحب الدنيا
وروى البيهقي عن انس
ان النبي صلى الله عليه
وسلم قال منهومان لا يشبعان
منهوم في العلم لا يشبع
منه ومنهوم في الدنيا لا يشبع
منها كذا في المشكوة **و** فيه مدح
على الحرص على العلم وذم للحرص على الدنيا

الحديث روى ابن ابي الدنيا في كتاب
الاخلاص من حديث عائشة بسند ضعيف
يفضل الذكر الخفي الذي لا تسمعه
الحفظة على الذي تسمعه

کتاب مذمت جاہ

حدیث۔ دو حریص ایسے ہیں کہ ان کا کبھی
پیٹ نہیں بھرتا الخ روایت کیا اسکو طبرانی
نے ابن مسعود کی حدیث سے سند ضعیف
کے ساتھ اور بزار نے اور طبرانی نے اوسط
میں ابن عباس کی حدیث سے بھی سند ضعیف
سے روایت کیا ہے میں (اشرف) کہتا ہوں
کہ دارمی کی حدیث میں یہ ہے (کہ وہ
دو حریص ایک) طالب علم اور (دوسرا)
۸۹ طالب دنیا اور روایت کیا بیہقی نے انس
سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو حریص ہیں کہ
کبھی پیٹ نہیں بھرتا ایک علم کا حریص کہ
اوس سے کبھی سیر نہیں ہوتا۔ اور ایک دنیا کا
حریص کہ اوس سے کبھی سیر نہیں ہوتا۔ ایسے ہی
ہے مشکوۃ میں **ف** اس حدیث میں حرص
علم کی مدح اور حرص دنیا کی مذمت ہے

حدیث۔ ابن ابی الدنیا نے کتاب الاخلاص
میں حضرت عائشہ کی حدیث سے بسند ضعیف
روایت کیا ہے کہ ذکر خفی جسکو ملائکہ فضیلت
اعمال نہ سنتے ہوں اوس ذکر پر جسکو وہ سنتے ہوں

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QUR'ANIC THOUGHT

اختفاء بعض الاعمال عن الملئكة واصل الذكر القلبی المحض
مطلع نبودن ملائکہ بر بعض اعمال و اصل ذکر قلبی محض

الحفظة سبعين درجة
ف فيه ان بعض الا
عمال لا يطلع عليه
الكاتبون الكرام
ومن ثم قال بعضهم **ع**
میان عاشق ومعشوق رمزیست
کراماً کاتبین را ہم خبر نیست
وايضا فيه اصل
للذكر القلبي
المحض الذى لا حركة
٩٠ فيه للسان
الحديث للشيخين من
حديث جندب من سمع
سمع الله به ومن راءے
راءے الله به
ورواه مسلم من حديث
ابن عباس **ف** فيه
من ذم الرياء ما هو ظاهر
الحديث مسلم من حديث
ابن مسعود مختصرا سئل النبي صلى الله
عليه وسلم عن الوسوسة

ذم الریاء
مذمت نمائش

ستر درجے فضیلت رکھتا ہے **ف** اس
حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض اعمال کی
کراماً کاتبین کو بھی اطلاع نہیں ہوتی اور اسی سے
بعض نے کہا ہے **ع**
میان عاشق ومعشوق رمزیست
کراماً کاتبین را ہم خبر نیست
اور اسی سے اوس ذکر قلبی محض کی بھی اصل نکلتی
ہے جس میں زبان کی بالکل حرکت نہو (جبکا
بعض اہل ظاہر نے انکار کیا ہے البتہ بعض
احکام فقہیہ میں جیسے قرأت ونکاح وغیرہ
مستقل دلائل سے تلفظ شرط ہے)
حدیث - بخاری ومسلم میں جندب کی
حدیث سے یہ ہے کہ جو شخص شہرت کے
واسطے کچھ عمل کریگا اور جو شخص اظہار کے
لیے کچھ کرے گا اللہ تعالی اوس کے عیوب
کا اظہار کرے گا اور روایت کیا اس کو مسلم
نے حضرت ابن عباس کی حدیث سے **ف**
اسمیں ریا ونمایش کی جو مذمت ہے ظاہر ہے
حدیث - مسلم نے ابن مسعودؓ کی حدیث سے
مختصراً روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے وسوسہ کے متعلق سوال کیا گیا آپنے

This file was downloaded from QuranicThought.com

فقال ذاك محض الايمان
والنسائي في اليوم
والليلة وابن حبان في صحيحه
ورواه النسائي فيه
من حديث عائشة

الحديث حديث
ابن عباس
الحمد لله الذي
رد كيد الشيطان
الى الوسوسة
ابو داؤد والنسائي
في اليوم والليلة
بلفظ كيده
ف فيهما عدم
المؤاخذة
على الامور
الغير
الاختيارية
بل فيهما اشارة
الى السرور بها

الحديث مسلم من حديث

فرمایا کہ یہ خالص ایمان (کی علامت) ہے
اور نسائی نے یوم ولیلہ میں اور ابن حبان نے
اپنی صحیح میں اسکو روایت کیا ہے مگر نسائی
نے یوم ولیلہ میں اسکو حضرت عائشہ رضؓ کی
حدیث سے روایت کیا ہے۔

حدیث۔ ابن عباس رضؓ کی حدیث کہ خدا
کے لیے حمد ہے جس نے شیطان کے چالوں
کو وسوسہ کیطرف پھیر دیا (کہ اعمال و عقائد
سے اوس کا تعلق نہ ہونے دیا) روایت کیا
اسکو ابو داؤد نے اور نسائی نے یوم ولیلہ
میں کیدہ کے لفظ سے بجائے لفظ کید
الشیطان کے **ف** ان دونوں حدیثوں
میں امور غیر اختیاریہ پر مواخذہ نہ ہونا مذکور
ہے بلکہ (اِس سے بڑھکر) ان دونوں میں
ان وساوس پر مسرور ہونیکی طرف اشارہ ہے
(اور یہی تدبیر بھی ہے اِس سے نجات کی کہ
کچھ پروا نکرے بلکہ خوش ہو ایک بزرگ کا
قول ہے کہ شیطان کو مؤمن کی خوشی گوارا نہیں
جب وساوس پر خوش ہوتا ہوا دیکھے گا وسوسہ
ڈالنا چھوڑ دے گا)

حدیث۔ مسلم نے ابو ذر کی حدیث سے

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QUR'ANIC THOUGHT

مضرة التعلقات للضعفاء
مضرت تعلقات ضعفاء را

ابی ذر لا تامرن	روایت کیا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
علی اثنین	نے اون سے فرمایا کہ کبھی دو شخصوں پر بھی حاکم نہ بننا
ولا تلین مال	اور کبھی کسی یتیم کے مال کے متولی مت بننا
یتیم **ف**	**ف** اس حدیث میں دلالت ہے کہ ضعفا
فیہ عدم الوقوع	کو تعلقات غیر واجبہ میں واقع نہ ہونا چاہیئے
فی التعلقات	جیسا کہ اسی حدیث میں (اس ارشاد کی بنا میں
الغیر الواجبۃ	یہی فرمایا) ہے کہ میں تم کو ضعیف دیکھتا ہوں
للضعفاء کما فی	(اور ایسا شخص ایسے تعلقات کا تحمل نہیں کرسکتا
ھذا الحدیث	یا تو اُن تعلقات کے حقوق ضائع کرے گا اور
انی اراک ضعیفا	یا دوسرے واجبات میں اخلال کرے گا۔)

کتاب ذم الکبر — کتاب مذمت کبر ۹۲

ترک التزین
سادگی

الحدیث البذاذۃ	**حدیث**۔ ترک زینت (بھی) ایمان (کے
من الایمان	شعبوں میں) سے ہے روایت کیا اسکو
ابو داؤد وابن ماجۃ	ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ابو امامہ بن ثعلبہ کی
من حدیث	حدیث سے **ف**۔ مدلول اس کا ظاہر ہے
ابی امامۃ بن ثعلبۃ	یعنی براہ تواضع ترک زینت کرنا۔ یعنی نہ تو
ف مدلولہ	تکلف وتزین کا اہتمام ہو اور نہ میلا کچیلا رہے
ظاہر من ترک	کہ نظافت کی تاکید آئی ہے)
الزینۃ تواضعا	

(باقی آئندہ)

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QURANIC THOUGHT

الحديث حديث ابی ثعلبة اذا رايت شحا مطاعا وهوى متبعا واعجاب كل ذی رای برایه فعلیك بنفسك ابوداؤد والترمذی وحسنه وابن ماجه

ف فيه ما عليه البعض من عدم التعرض لاجل وجود هذه الاعذار ظاهر ودع امر العامة

حدیث ابو ثعلبہ کی حدیث کہ جب تم یہ حالت دیکھو کہ حرص کی اطاعت کیجا رہی ہے اور خواہش نفسانی کا اتباع ہو رہا ہے اور ہر ذی رائے اپنی رائے کو پسند کرنے لگا ہے تو (اوس وقت) تم اپنے نفس کی خبر لو (اور عامہ ناس سے تعرض مت کرو جیسا کہ ایک روایت میں یہ زیادت بھی ہے ودع امر العامة اور جن پر با قاعدہ حکومت ہے وہ عامہ سے خارج ہیں) روایت کیا اسکو ابوداؤد اور ترمذی نے اور ترمذی نے اسکی تحسین بھی کی ہے اور ابن ماجہ نے بھی
۹۳ روایت کیا۔ **ف** اسمیں اوسکا ذکر ہے جو بعض بزرگوں کا معمول ہے کہ (بجز مواقع وجوب کے) کسی سے تعرض نہیں کرتے (کیونکہ ان عذروں کے ہوتے ہوئے عدم تعرض کی اجازت ہے) اور ان عذروں کا وجود (اس وقت) ظاہر ہے (اور چونکہ یہ عدم تعرض واجب نہیں اس لیے جو بزرگ تعرض کرتے ہیں وہ بھی اس حدیث کے خلاف نہیں)

الحديث حديث لو لم تذنبوا لخشيت عليكم ما هو اكبر من ذلك العجب العجب البزار

حدیث اگر تم سے گناہ صادر نہ ہوں تو مجکو تمپر اس سے بڑی چیز یعنی عجب کا اندیشہ ہے
[illegible]

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QUR'ANIC THOUGHT

وابن حبان فی الضعفاء والبیهقی فی الشعب من حدیث انس وفیه سلام بن ابی الصهبا قال البخاری منکر الحدیث وقال احمد حسن الحدیث ورواه ابو منصور الدیلمی فی مسند الفردوس من حدیث ابی سعید بسند ضعیف جدا **ف** فیه ما یذکره العارفون من بعض الحکم
التکوینیة للمعاصی ولا ۹۴
یلزم منه الاذن فی مباشرتها وانما المقصود منه التخفیف فی غم المعاصی بحیث یفضی الی القنوط

ابن حبان نے ضعفاء میں اور بیہقی نے شعب میں حضرت انس کی حدیث سے اور اسمیں سلام بن ابی الصہباء ہیں اوسکو بخاری نے منکر الحدیث کہا ہے اور احمد نے حسن الحدیث کہا ہے اور اسکو ابو منصور دیلمی نے مسند الفردوس میں ابو سعید کی حدیث سے ایسی سند سے روایت کیا ہے جو غایت درجہ ضعیف ہے **ف** اسمیں وہ مضمون ہے جسکو عارفین ذکر کیا کرتے ہیں یعنی معاصی کی بعض تکوینی حکمتیں اور اس سے معاصی کے ارتکاب کی اجازت لازم نہیں آتی صرف مقصود اس مضمون سے مرتکب معصیت کے اوس غم میں تخفیف کرنا ہے جو درجہ یاس تک پہونچ جاوے (جس سے پھر وہ نہ معصیت سے توبہ کرے نہ معصیت کو ترک کرے)

الحدیث

ان الله لا ینظر الی صورکم تقدم قلت فی العزیزی ان الله لا ینظر الی صورکم

حدیث - اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں کو نہیں دیکھتے یہ حدیث پہلے گذر چکی ہے میں (اشرف) کہتا ہوں کہ (چونکہ وہ موقع میں نے تلاش نہیں کیا اس لئے دوسری جگہ سے سند نقل کرتا ہوں سو) عزیزی میں ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں کو (جنمیں اعمال ظاہرہ محضہ بھی آگئے کہ وہ بھی خاص ہیئات ہیں صورت کی)

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفیۃ الأمیر غازی للفکر القرآنی
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QURANIC THOUGHT

واموالکم ولکن
انما ینظر الی
قلوبکم واعمالکم
مرہ عن ابی
ھریرۃ ف
صریح فی کون
اصلاح الباطن
اصلا لان الاعمال لا
یعتد بھا بدونہ وقول
الرومی کالترجمۃ لہ ؎
ما بروں را ننگریم وقال را
ما دروں را بنگریم وحال را

اور اموال کو نہیں دیکھتے لیکن تمہارے قلوب
اور اعمال کو دیکھتے ہیں روایت کیا اسکو
مسلم اور ابن ماجہ نے ابوہریرہ رض سے۔
ف حدیث صریح ہے اصلاح باطن کے
اصل ہونے میں (اور اعمال کا ذکر اس کا
منافی نہ سمجھا جاوے کیونکہ اعمال بھی بدون اصلاح
باطن معتد بہا نہیں ہیں (چنانچہ عقیدہ صحیحہ اخلاص
اعمال میں بالاتفاق شرط ہے اور یہ دونوں
باطن ہیں) اور مولانا رومی کا یہ شعر گویا اس
حدیث کا ترجمہ ہے ؎
٩٥ ما بروں را ننگریم وقال را
ما دروں را بنگریم وحال را

کتاب التوبۃ من ربع المنجیات

کتاب التوبہ از ربع منجیات

الحدیث الندم توبۃ ابن ماجۃ
وابن حبان والحاکم وصحح
اسنادہ من حدیث ابن
مسعود ورواہ ابن حبان
والحاکم من حدیث انس وقال
صحیح علی شرط الشیخین ف
فی حقیقۃ التوبۃ

حدیث نادم ہونا توبہ ہے روایت کیا اسکو
ابن ماجہ نے اور ابن حبان نے اور حاکم نے اور
انہوں نے اسکی اسناد کو صحیح بھی کہا ہے ابن مسعود
کی حدیث اور ابن حبان اور حاکم نے انس کی
حدیث سے بھی اسکو روایت کیا اور حاکم نے
کہا کہ یہ صحیح ہے شیخین کی شرط پر ف اس حدیث
میں توبہ کی حقیقت بیان کی گئی ہے ؎

ف حقیقت التوبہ

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QUR'ANIC THOUGHT

الحديث الله افرح بتوبة
عبده المؤمن من
رجل نزل فی ارض
فلاة دوية مهلكة
الحديث متفق عليه من
حديث ابن مسعود
وانس زاد مسلم فی
حديث انس ثم قال
من شدة الفرح اللهم
انت عبدی وانا ربك
اخطأ من شدة الفرح ٩٧
ورواه مسلم بدون
هذه الزيادة من
حديث النعمان بن بشير
ومن حديث ابی
هريرة مختصرا
ف فيه العفو عن
المغلوب ولو من
الفرح فكيف بالمحبة
والشوق

العفو عن المغلوب
سوال از مغلوب

حدیث اللہ تعالی اپنے بندہ مومن کی توبہ سے اوس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتے ہیں جو ایک ایسی زمین میں ہو جو بے آب وگیاہ اور ہلاکت کا مقام ہے الخ (اویسے جنگل میں اس کا اونٹ گم ہو گیا جس پر اس کا خورد ونوش کا سامان تھا اب نہ کھانے پینے کو رہا نہ سواری ہی پس ہلاکت کا منتظر ہو کر لیٹ رہا آنکھ جو کھلی تو کیا دیکھتا ہے کہ اونٹ مع سامان کے پاس کھڑا ہے اوسوقت کسقدر خوش ہو گا تو اللہ تعالی اس سے بھی زیادہ توبہ کرنے سے خوش ہوتے ہیں) روایت کیا اسکو بخاری ومسلم نے ابن مسعود اور انس کی حدیث سے اور مسلم نے انس کی حدیث میں یہ اور زیادہ کیا ہے یعنی پھر او شخص نے شدت خوشی میں کہدیا کہ اے اللہ تو میرا بندہ ہے اور میں تیرا رب ہوں (حضور فرماتے ہیں کہ) وہ شدت فرح سے چوک گیا اور مسلم نے نعمان بن بشیر کی حدیث سے اور ابو ہریرہ کی حدیث سے بدون اس زیادتی کے مختصر روایت کیا ہے **ف** اس حدیث میں یہ مسئلہ مذکور ہے کہ مغلوب کی غلطی معاف ہے (کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس غلطی کو نقل کر کے نکیر نہیں فرمایا) اگرچہ وہ فرح ہی سے ہو (جو کہ ایک حالت ناشی عن الدنیا ہے) تو بھلا جو محبت وشوق سے مغلوب ہو اوسکا تو کیا پوچھنا ہے جو کہ ناشی عن الدین کیفیات میں سے ہیں

(باقی آیندہ)

This file was downloaded from QuranicThought.com
To: www.al-mostafa.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QUR'ANIC THOUGHT

طریان التغیرات علی الکامل

۹۷

الحديث انه ليغان على قلبي فاستغفر الله في اليوم والليلة سبعين مرة مسلم من حديث الاغر المزني الا انه قال في اليوم مائة مرة وكذا عند ابي داؤد والبخاري من حديث ابي هريرة اني لاستغفر الله في اليوم اكثر من سبعين مرة وفي رواية البيهقي في الشعب سبعين لم يقل اكثر **ف** فيه طريان التغيرات على المنتهى ايضا تغيرا يليق بشانه فلا يتضجر السالك منها ما لم تفض الى المعصية ـ

حدیث۔ میرے قلب پر بھی غبار سا چھا جاتا ہے سو شب و روز میں ستر بار استغفار کرتا ہوں روایت کیا اسکو مسلم نے اغر مزنی کی حدیث سے مگر انہوں نے یہ کہا ہے کہ دن بھر میں سو بار (استغفار کرتا ہوں) اور اسیطرح ابوداؤد کے یہاں ہے اور بخاری کے یہاں ابوہریرہؓ کی حدیث سے یہ ہے کہ میں استغفار کرتا ہوں دن بھر میں ستر بار سے زیادہ اور بیہقی کی روایت میں شعب میں ستر ہے یہ نہیں کہ کہا کہ ستر سے زیادہ **ف** اس حدیث میں یہ مضمون ہے کہ منتہی پر تغیرات طاری ہوتے ہیں جو اوسکی شان کے مناسب ہوتے ہیں سو سالک کو اون سے تنگ دل نہ ہونا چاہیئے جبتک وہ معاصی تک نہ پہونچاویں (اور افضار الی المعصیت اختیاری ہے جس سے بچنے کی قدرت ہے) اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ تغیر دوسرے سالکین کے تمکین سے بھی ارفع ہے مگر آپکے تمکن کے مقابلہ میں تغیر ہے۔

الحديث حديث ابي سعيد الخدري وغيره من الصحابة انكم

حدیث۔ ابوسعید خدری کی اور دوسرے صحابہ کی حدیث کہ تم لوگ ایسے اعمال کر گذرتے ہو کہ وہ تمہاری نگاہ میں بال سے بھی زیادہ باریک ہیں (یعنی تم انکو بہت خفیف سمجھتے ہو) اور

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST
FOR QUR'ANIC THOUGHT

تعملون اعمالا
هی ادق فی اعینکم
من الشعر کنا
نعدها علی
عهد رسول
الله صلی الله
علیه وسلم من
الکبائر احمد و
البزار بسند صحیح
وقال من الموبقات
بدل الکبائر ۹۸
ورواه البخاری
من حدیث
انس واحمد
والحاکم من حدیث
عبادة ابن قرص
وقال صحیح الاسناد
ف فیه اصل
لتدقیقات الصوفیة
فی الاعمال
وهو غیر التعمق

الفرق بین التدقیق والتعمق
(فرق درمیان تدقیق و تعمق)

ہم انکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ
میں کبائر میں سے سمجھتے تھے روایت کیا اسکو
احمد اور بزار نے سند صحیح سے اور بجائے
کبائر کے یہ کہا کہ مہلکات سے سمجھتے تھے اور
روایت کیا اسکو بخاری نے حضرت انس
کی حدیث سے اور احمد اور حاکم نے عبادة بن
قرص کی حدیث سے اور اسکو صحیح الاسناد
کہا ہے ف اس حدیث میں اصل ہے صوفیہ
کی اس طریق کی کہ وہ اعمال میں بال کی
کھال نکالتے ہیں اور تدقیق مغائر ہے تعمق
کے (جسکی نہی آئی ہے) کیونکہ تدقیق میں
تو وہ حدود محفوظ رکھے جاتے ہیں جو
لوگوں کی نظر سے مخفی ہوتے ہیں (اس لئے
وہ اسکو تشدد سمجھتے ہیں) اور تعمق میں حدود
سے تجاوز ہو جاتا ہے اور وہ حدود سب پر
ظاہر (اور سبکو معلوم) ہوتے ہیں (پس
تدقیق مذکور تو مطلوب اور کمال تقوی ہے اور
تعمق غلو فی الدین اور بدعت ہے تدقیق
کی مثال کوئی چیز رستہ میں گر پڑے اور
اسکو خود اٹھالے کسی اور سے فرمائش اوٹھانے
کی نکرے اس احتمال سے کہ دوسرے کا

This file was downloaded from QuranicThought.com

THE PRINCE GHAZI TRUST
QUR'ANIC THOUGHT

فان فی الاول
حفظ الحدود
المخفیة عن
اعین الناس
وفی الثانی
التجاوز عنها
مع ظهورها
علیهم

حرج یا اوسکو گرانی ہو حضرات صحابہ کا بھی
معمول تھا تعمق کی مثال اپنے گھر اپنی ملک کا
کھانا کھانے بیٹھا اور کھانا کم پڑ گیا۔ اور گھر
والوں سے مانگا نہیں کہ مشابہ ہے سوال کے
چنانچہ میں نے ایک متقی کو جو کہ اس غلطی میں
مبتلا تھے متنبہ کیا بلکہ اسمیں ایذا پہونچانا ہے
گھر والوں کو جبکہ اونکو اسکی اطلاع ہوگی کہ
باوجود حاجت کے مانگا نہیں)

الحدیث الدنیا مزرعة
الآخرة لم اجده بهذا
اللفظ مرفوعا وروی
العقیلی فی الضعفاء وابوبکر
بن لال فی مکارم الاخلاق
من حدیث طارق بن
اشیم نعمت الدار
الدنیا لمن تزود منها
لآخرته الحدیث واسناده ضعیف
ف مدلوله ظاهر من
کون الدنیا غیر مقصودة
بذاتها ومن کونها مقصودة
للآخرة فاهل الدنیا

حدیث۔ دنیا جائے زراعت ہے
آخرت کی مجکو اس لفظ کے ساتھہ مرفوعا نہیں
۹۹ ملی اور عقیلی نے ضعفاء میں اور ابوبکر بن لال
نے مکارم اخلاق میں طارق بن اشیم کی حدیث
سے روایت کی ہے کہ دنیا اچھا مقام ہے
اوس شخص کے لیے جو اس سے آخرت کے
لیئے سامان جمع کرے (پس بالمعنی ثابت ہے)
اور اسناد اسکی ضعیف ہے **ف** مدلول اسکا
ظاہر ہے کہ دنیا بالذات تو مقصود نہیں مگر
آخرت کے لیئے مقصود ہے۔ پس اہل
دنیا کو تو پہلی بات کی خبر نہیں (اس لیئے
اوسکو مقصود بالذات بنالئے ہوئے ہیں)
اور تارکین دنیا میں جو زاہد ہیں اون کو دوسری

This file was downloaded from QuranicThought.com

فی خفاء عن الاول والزاهدون من التارکین بہا فی خفاء عن الثانی والعارفون عالمون بہما۔

الحدیث سبقت رحمتی غضبی مسلم من حدیث ابی هریرة **ف** فیہ ما علیہ المحققون من غلبۃ التبشیر والتیسیر علیہم

100 **الحدیث** الترمذی وصححہ والنسائی فی الکبری وابن ماجہ من حدیث سعد بن ابی وقاص وقال قلت یا رسول اللہ ای الناس اشد بلاء فذکرہ دون ذکر الاولیاء وللطبرانی من حدیث فاطمۃ اشد الناس بلاء الانبیاء ثم الصالحون الحدیث **ف** فیہ کون البلاء من الرضا من علامات الولایۃ وتری اکثر الاولیاء مبتلین اما بالمرض واما بالعدو۔

بات کی خبر نہیں (اس لئے وہ اس کے ترک میں مبالغہ کرتے ہیں) اور عارفین کو دونوں باتوں کی خبر ہے (اسلئے وہ اس اعانت فی الآخرت کا کام لیتے ہیں اور علی الاطلاق اوس سے نفور نہیں)

حدیث۔ (قدسی) میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے روایت کیا اسکو مسلم نے ابو ہریرہ کی حدیث سے **ف** اس میں اصل ہے محققین کے مذاق کی کہ اون پر اس کا غلبہ ہوتا ہے کہ لوگوں کو بشارت اور آسانی کی باتیں بتلایا کرتے ہیں (کہ مشاہدہ رحمت سے یہ مذاق پیدا ہوجاتا ہے)

حدیث۔ ترمذی نے مع تصحیح روایت کیا اور نسائی نے کبری میں اور ابن ماجہ نے سعد بن ابی وقاص کی حدیث سے کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کون شخص اشد ہے بلا میں پس اس حدیث کو ذکر کیا مگر اوس میں اولیاء کا ذکر نہیں ہے (صرف یہی ہے کہ سب سے زیادہ اشد بلا میں انبیاء ہیں) اور طبرانی کے یہاں فاطمہؓ کی حدیث سے یہ ہے کہ سب سے زیادہ بلاء میں حضرات انبیاء ہیں پھر صالحین ہیں (صالحین بھی مرادف اولیاء کا ہے) **ف** اس میں بلا کا جو کہ مع الرضا ہو علامات ولایت سے ہونا مذکور ہے اور تم اکثر اولیاء کو دیکھو گے کہ مبتلا ضرور ہوتے ہیں خواہ کسی مرض میں خواہ کسی مخالف (کی مخالفت) میں

غلبۃ التبشیر
تبشیر پر نظر

کون البلاء من علامات الولایۃ
ہونا بلاء کا علامت ولایت

(باقی آئندہ)

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QUR'ANIC THOUGHT

الحدیث البزار من حدیث
ابی سعید الخدری سئل رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم عن اصحاب الاعراف
فقال ھم رجال قتلوا
فی سبیل اللہ وھم عصاۃ
لاٰبائھم فمنعتھم الشھادۃ
ان یدخلوا النار ومنعتھم
المعصیۃ ان یدخلوا الجنۃ
وھم علی سور بین
الجنۃ والنار الحدیث
وفیہ عبدالرحمن بن زید
ابن اسلم وھو ضعیف
وللحاکم عن حذیفۃ قال
اصحاب الاعراف قوم
تجاوزت بھم حسناتھم
النار وقصرت سیاٰتھم
عن الجنۃ الحدیث
وقال صحیح علی
شرط الشیخین **ف**
فیہ عدم الحکم علی
احد من اھل المعصیۃ

حدیث - بزار نے ابو سعید خدری کی
حدیث سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے اصحاب اعراف کی
نسبت سوال کیا گیا آپ نے فرمایا وہ لوگ ہیں
جو اللہ کی راہ میں شہید ہوئے اور وہ اپنے
باپوں کا کہنا نہ مانتے تھے پس انکو شہادت تو
دخول نار سے مانع ہو گئی اور وہ کہنا نہ ماننا دخول
جنت سے مانع ہو گیا اور ایسے لوگ ایک دیوار پر
ہوں گے جو جنت اور دوزخ کے درمیان
میں ہوگی (اعراف یہی ہے) اس حدیث
۱۰۱ (کی سند) میں عبدالرحمن بن زید بن اسلم
ہے اور وہ ضعیف ہے اور حاکم کے یہاں
حضرت حذیفہ سے یہ روایت ہے کہ
اونھوں نے فرمایا کہ اصحاب اعراف
ایک قوم ہے کہ اُن کی حسنات نے انکو
دوزخ سے تو پار کر دیا اور اون کی
سئیات جنت (میں داخل کرنے) سے
قاصر رہیں الخ اور حاکم نے کہا کہ یہ بخاری و
مسلم کی شرط پر صحیح ہے **ف** اس میں
یہ مسئلہ ہے کہ اہل معصیت میں سے
کسی پر دوزخی ہونے کا حکم نہ کیا جاوے

This file was downloaded from QuranicThought.com

THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QUR'ANIC THOUGHT

بالنار عسى ان تمنعه
بعض الحسنات عنها۔
الحديث انما انا
لا انسى (مبنيا للفاعل
من النسيان) ولكن
انسى (مبنيا للمفعول
من الانساء) لاشرع
ذكره مالك بلاغا
لا اسناد له وكذا
قال حمزة الكتاني
انه لم يرو من غير ۱۰۲
طريق مالك وقال
ابو طاهر الانماطي
وقد طال بحثي
عنه وسؤالي
عنه للائمة
والحفاظ فلم
اظفر به ولا
سمعت عن احد
انه ظفر به قال
وادعى بعض طلبة

حکمت زلات الکاملین

ممکن ہے کہ کوئی حسنہ اوسکے لئے دوزخ
میں جانے سے مانع ہو جاوے۔
حدیث سن رکھو میں (نماز میں غفلت
سے) نہیں بھولتا بلکہ بھلا دیا جاتا ہوں
تاکہ (اوسکے احکام کو) مشروع کروں۔ ذکر
کیا اسکو مالک نے بطور بلاغ کے بلا سند
اور اسی طرح حمزہ کتانی نے کہا ہے کہ یہ
حدیث بجز طریق مالک کے مروی نہیں
ہوئی اور ابو طاہر انماطی نے کہا
اس کے متعلق ائمہ و حفاظ سے میری
بحث اور تحقیق بہت طویل رہی سو مجکو
(سند سے) پتہ نہیں لگا اور نہ میں نے
کسی سے یہ سنا کہ اوسکو پتہ لگا ہو اور
بعض طلبہ حدیث نے (البتہ) یہ دعوی
کیا ہے کہ اوسکے پاس یہ مسنداً واقع
ہوئی ہے (مگر مالک کا بلاغ اس کے
بے اصل ہونے کے لئے کافی ہے) **ف**
اس میں حکمت ہے کاملین کی لغزشوں کی
(جوکہ بلاقصد نافرمانی اتفاقاً واقع ہو جاتی ہیں)
تاکہ اوسوقت وہ حضرات (اونکے تدارک کے
متعلق) جو معاملہ کرتے ہیں اون معاملات میں

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QUR'ĀNIC THOUGHT

الحدیث انہ وقع لہ
مسندا **ف** فیہ
حکمۃ نزلات الکاملین
لیقتدی بھم فی
معاملاتھم اذذاک
الحدیث المستغفر
من الذنب وھو مصر علیہ
کالمستھزئ بآیات اللہ
ابن ابی الدنیا فی التوبۃ
من طریق البیھقی فی
الشعب من حدیث
ابن عباس بلفظ
کالمستھزئ بربہ وسندہ
ضعیف **ف** فیہ
عدم الاعتداد بالتوبۃ
اللفظیۃ التی لاندم معھا
وقول بعضھم کالترجمۃ لہ
؎ سبحہ برکف توبہ برلب دل پراز ذوق گناہ
معصیت را خندہ می آید بر استغفار ما
الحدیث ان العبد
لیحرم الرزق بالذنب

اونکا اقتدا کیا جاوے (اور اسی بنا پر مولانا
فرماتے ہیں ؎
خون شہیداں را ز آب اولی تر ست
ایں خطا از صد صواب اولی تر ست
اور ع کفر گیرد کاملے ملت شود
حدیث جو شخص گناہ سے توبہ کرے
اور اوسپر مصر بھی ہو (یعنی نادم نہو) ایسا ہے
جیسے احکام الٰہیہ سے استہزاء کرتا ہے (کہ ظاہر
کچھ باطن کچھ) روایت کیا اسکو ابن ابی الدنیا
نے توبہ میں اور ابن ابی الدنیا کے طریق سے
بیہقی نے شعب میں ابن عباس کی حدیث
سے اس لفظ سے کہ ایسا ہے جیسے اپنے رب سے
استہزاء کرتا ہو اور سند اسکی ضعیف ہے
ف اس میں ایسی زبانی توبہ کا نا قابل
اعتبار ہونا مذکور ہے جسکے ساتھ (دل میں)
ندامت نہو اور یہ شعر گویا اس حدیث کا
ترجمہ ہے ؎
سبحہ برکف توبہ برلب دل پر از ذوق گناہ
معصیت را خندہ می آید بر استغفار ما
حدیث ۔ بیشک بندہ بعض اوقات
محروم ہوجاتا ہے رزق سے بوجہ گناہ کے جسکو

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QUR'ĀNIC THOUGHT

تسبب بعض القبض من المعصية
سبب بعض اقسام قبض کا معصیت

يصيبه ابن ماجه والحاكم وصحح اسناده واللفظ له الا انه قال الرجل بدل العبد من حديث ثوبان **ف** فيه بعض مضار المعصية كحرمان الرزق ويعم المعنوي كالبسط فبعض اقسام القبض يكون من المعصية ولهذا الاحتمال يستغفر اهل الله وقت القبض

اختیار کرتا ہے روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے اور حاکم نے مع تصحیح سند کے اور لفظ حاکم کے ہیں مگر حاکم نے بجائے لفظ عبد کے لفظ رجل کہا ہے بعنے شخص کے ثوبان کی حدیث سے **ف** اسمیں معصیت کی بعض مضرتیں مذکور ہیں جیسے رزق سے محروم ہوجانا اور یہ رزق معنوی کو بھی شامل ہے جیسے بسط (باطنی) پس بعض اقسام قبض کے معصیت سے بھی ہوتے ہیں۔ اور اسی احتمال کے سبب اہل اللہ قبض کیوقت استغفار کرتے ہیں۔

۱۰۴

کتاب الصبر والشكر

کتاب صبر و شکر

كون الباطن اصلا للظاهر
باطن کا ظاہر کے لئے اصل ہونا

الحديث المهاجر من هجر السوء والمجاهد من جاهد هواه ابن ماجه بالشطر الاول والنسائي في الكبرى بالشطر الثاني كلاهما من حديث فضالة بن عبيد باسنادين جيدين **ف** فيه كون المعنى اصلا للصورة ومر الشطر الثاني في آخر كتاب رياضة النفس۔

حدیث (اصل) مہاجر وہ ہے جو بُرے کاموں کو چھوڑدے اور (اصل) مجاہد وہ ہے جو اپنی خواہش نفسانی سے جہاد کرے (اور اسکو مغلوب کرے) روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے اول جملہ کے ساتھ اور نسائی نے سنن کبری میں دوسرے جملہ کیساتھ دونوں نے فضالہ ابن عبید کی حدیث سے دو جید سندوں سے **ف** اس میں باطن کا ظاہر کے لئے اصل ہونا مذکور ہے اور جملہ ثانیہ آخر کتاب ریاضۃ النفس میں گذرچکا ہے

(باقی آئندہ)

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
PRINCE GHAZI TRUST FOR QUR'ANIC THOUGHT

الحديث يقال ان عيسى
عليه السلام مشى
على الماء قال
رسول الله صلى الله عليه
وسلم لو ازداد يقينا
لمشى على الهواء هذا
حديث منكر لا يعرف
هكذا والمعروف ما رواه
ابن ابي الدنيا في كتاب
اليقين من قول بكر
ابن عبد الله المزني قال
فقد الحواريون
نبيهم فقيل لهم توجه
نحو البحر فانطلقوا
يطلبونه فلما انتهوا
الى البحر اذا هو قد اقبل
يمشي على الماء فذكر
حديثا فيه ان عيسى
قال لو ان لابن آدم من
اليقين شعرة مشى
على الماء وفي شرح الاحياء

حدیث۔ کہا جاتا ہے کہ عیسےٰ علیہ السلام
پانی پر چلے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ اگر اون کا یقین اور زیادہ ہوتا
تو وہ ہوا پر چلتے یہ حدیث منکر ہے (یعنی
غیر ثقہ نے ثقات کے خلاف روایت کیا
ہے) یہ اس طرح معروف نہیں ہے (معروف
مقابل ہے منکر کا) اور معروف وہ ہے
جو ابن ابی الدنیا نے کتاب الیقین میں بکر
ابن عبد اللہ مزنی کا قول نقل کیا ہے کہ
حواریین نے اپنے پیغمبر (عیسےٰ علیہ السلام)
کو (ایک بار) نہ پایا کسی نے کہا کہ وہ دریا
کی طرف گئے ہیں۔ وہ (دریا کی طرف)
اونکو تلاش کرتے ہوئے چلے جب دریا پر پہونچے
دیکھتے کیا ہیں کہ وہ پانی پر چلتے ہوئے
آرہے ہیں پھر حدیث ذکر کی جس میں یہ
ہے کہ عیسےٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر
ابن آدم کو ایک بال برابر بھی یقین ہو تو پانی
پر چلنے لگے شرح زبیدی میں ہے کہ
میں کہتا ہوں کہ نیز ابن ابی الدنیا۔ اور
ابن عساکر نے فضیل بن عیاض سے
روایت کیا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام سے

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QUR'ANIC THOUGHT

للزبيدي قلت روى
ابن ابي الدنيا ايضا وابن
عساكر عن فضيل بن
عياض قال قيل لعيسى
ابن مريم بأي شيء
تمشي على الماء فقال
بالايمان واليقين
قالوا فانا آمنا كما
آمنت وايقنا كما
ايقنت قال فامشوا
اذاً فمشوا معه فجاء ١٠٦
الموج فغرقوا فقال
لهم عيسى ما لكم
قالوا خفنا الموج
قال الا خفتم رب
الموج فاخرجهم وروى
ابو منصور الديلمي في
مسند الفردوس بسند
ضعيف من حديث
معاذ بن جبل لو
عرفتم الله حق معرفته

کہا گیا کہ آپ کس چیز سے پانی پر چلتے ہیں فرمایا
ایمان اور یقین سے لوگوں نے عرض کیا کہ ہم بھی
ایمان رکھتے ہیں جیسا آپ ایمان رکھتے ہیں اور ہم بھی یقین
رکھتے ہیں جیسا آپ یقین رکھتے ہیں آپ نے فرمایا تو اس
حالت میں چلو وہ اون کے ساتھ چلے پھر
ایک موج آگئی تو لگے غوطہ کھانے اون سے
عیسے علیہ السلام نے فرمایا تم کو کیا ہوا کہنے
لگے ہم موج سے ڈر گئے آپ نے فرمایا تم رب
موج سے کیوں نہ ڈرے پھر ان کو آپ نے
(دریا سے) نکالا زبیدی کا قول ختم ہوا۔
اور ابو منصور دیلمی نے مسند الفردوس میں
سند ضعیف سے معاذ بن جبل کی حدیث
روایت کیا ہے کہ اگر تم کو اللہ تعالی کی ایسی
معرفت ہوتی جیسا معرفت کا حق ہے تو
تم دریاؤں پر چلتے اور تمہاری دعاؤں سے
پہاڑ (اپنی جگہ سے) ٹل جاتے **ف** مراد
یقین سے اس مقام پر یہ ہے کہ بعض واقعات
یومیہ کی نسبت بعض تصرفات حق کا ایسا
جازم خیال ہو جس میں جانب مخالف کا احتمال
ہی نہ ہو مثلاً یہ پختہ خیال کر لیا کہ میں اگر پانی
پر چلوں گا تو اللہ تعالی مجکو غرق نہ کریں گے (

۹۰ [illegible] المتعلق بالیقین

This file was downloaded from QuranicThought.com

لمشيتم على البحور
ولزالت بدعائكم
الجبال ف المراد
باليقين ههنا هو
الجزم ببعض تصرفات
الحق في بعض الحوادث
اليومية بحيث
لا يحتمل النقيض وهو
قسم من التوكل و
هذه خاصية عادة
الا لمانع خاص
وليس من لوازم الايمان
ولا من خواصه نعم يزداد
بركته بالايمان وهو معنى
قول عيسى عليه السلام
بالايمان واليقين وحديث
معاذ لو عرفتم اي لو
تيقنتم وعرفتم والمقصود
بيان خاصيته لا فضيلته
ولو اشكل عليك ان
الغزالي كيف جوز هذه

اور یہ توکل کی ایک قسم ہے اور یقین (بالمعنی
المذکور) کی عادۃً یہ خاصیت ہے مگر کسی
مانع خاص سے (اس کا تخلف بھی ہو جاتا ہے)
اور یہ یقین (بایں معنی) نہ لوازم ایمان سے ہے
(ممکن ہے کہ ایک شخص کامل الایمان ہو اور یہ
خیال اس درجہ کا اوسکو حاصل نہ ہو) اور نہ
خواص ایمان سے ہے (ممکن ہے کہ یہ خیال
اس درجہ کا کسی غیر مومن کو بھی حاصل ہو جائے)
البتہ ایمان سے اس (خیال) میں برکت زائد
ہو جاتی ہے اور یہی (ازدیاد برکت) معنی
١٠٧ ہیں عیسیٰ علیہ السلام کے ارشاد کے کہ ایمان
اور یقین سے اور (یہی معنی ہیں) حدیث
معاذ کے اگر تمکو اللہ تعالیٰ کی معرفت حق
یعنی اگر تمکو یقین اور معرفت حاصل ہوتی اور
مقصود ان روایات میں یقین کی خاصیت
کا بیان کرنا ہے نہ کہ اوسکی فضیلت کا
بیان کرنا اور اگر تم کو یہ اشکال پیش ہو کہ
امام غزالی نے اس روایت منکرہ کو کیسے
جائز رکھا کہ اپنی کتاب میں ذکر کردیا جبکہ
حضرت علی سے اونکا قول منقول ہے
کہ اگر میرے لیے سب پردے اٹھا دیے جاویں

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QUR'ANIC THOUGHT

الروایة المنکرة مع قول
علیؓ لو کشف لی الغطاء ما
ازددت یقینًا لانه یستلزم
بلوغ علیؓ الی اقصی
مراتب الیقین وعدم
بلوغ عیسی علیه
السلام الیه فیلزم منه
تفضیل الولی علی النبی
وهو باطل فالملزوم مثله
فازحه بان المراد به فی
قول علیؓ علی تقدیر
ثبوته هو الایمان ۱۰۸
ولا دلیل علی عدم
بلوغ عیسی علیه
السلام الی اقصی
مراتبه بل اقصی
مراتب ایمان
الولی لا یبلغ ادنی
مراتب ایمان النبی
فضلا عن اقصی
مراتبه فافهم حق الفهم

تب بھی میرے یقین میں ترقی نہ ہو (بلکہ
جتنا یقین اوسوقت حاصل ہوتا وہ اب بھی
حاصل ہے اور اشکال) اس لئے (ہو سکتا ہے
کہ اس سے لازم آتا ہے کہ حضرت علیؓ تو انتہائی
مراتب یقین تک پہونچے ہوئے تھے اور عیسے
علیہ السلام اوس مرتبہ تک پہونچے ہوئے
نہ تھے اور اس سے ولی کی فضیلت نبی
پر لازم آتی ہے اور یہ باطل ہے پس جس سے
یہ بات لازم آتی ہو وہ بھی باطل ہے (پس اس
روایت کی صحت کا احتمال ہی نہیں ہو سکتا
پھر غزالیؒ اسکو کیوں لائے) سو اس
اشکال کو اس طرح زائل کرو کہ مراد یقین سے
حضرت علیؓ کے قول میں بشرطیکہ یہ قول
ثابت بھی ہو ایمان ہے (معنے مراد نہیں جسمیں
کلام ہے) اور اسکی کوئی دلیل نہیں کہ عیسے
علیہ السلام ایمان کے انتہائی مراتب تک
پہنچے ہوئے نہ تھے (نعوذ باللہ منہ) بلکہ ولی کا
انتہائی مرتبہ ایمان کا نبی کے ایمان کے ابتدائی مرتبہ
تک بھی نہیں پہونچتا چہ جائیکہ اوس کے انتہائی
مرتبہ تک پہونچ سکے خوب اچھی طرح سمجھ لو (مزید شرح
اسکی کلید مثنوی دفتر سادس کے عشر ثالث میں ہے)

(باقی آئندہ)

This file was downloaded from QuranicThought.com

الحدیث متفق علیہ من
حدیث ابی هریرة لن یدخل
احدکم عمله الجنة قالوا ولا انت
یارسول الله قال ولا انا
الا ان یتغمدنی الله
منه بفضل رحمته
وفی روایة لمسلم ما من
احد یدخله عمله الجنة
الحدیث واتفقا علیه
من حدیث عائشة
وانفرد به مسلم
من حدیث جابر
ف صرح فی ما قالوا
ان اصل مناط الوصول
وعلته هو الجذبة لا السلوك
المحض نعم لا ینکر
اشتراطه فی الاکثر وعبارة
بعضهم فیجذبة من
جذبات الحق تعالی
خیر من عمل الثقلین

حدیث بخاری ومسلم نے ابوہریرہ کی حدیث
سے روایت کیا کہ کسی شخص کو اوس کا عمل جنت
میں داخل نہ کرے گا۔ لوگوں نے عرض کیا اور
نہ آپ (عمل سے داخل جنت ہوں گے)
یارسول اللہ آپ نے فرمایا اور نہ میں مگر یہ کہ اللہ
تعالیٰ مجکو اپنے فضل و رحمت میں ڈھانک
لے اور مسلم کی ایک روایت میں یہ ہے
کہ کوئی شخص ایسا نہیں کہ اوسکا عمل اوسکو
جنت میں داخل کرے الخ اور بخاری و
مسلم دونوں اس پر متفق ہیں حدیث حضرت
109 عائشہ کی حدیث سے اور مسلم اس میں منفرد
ہیں جابر کی حدیث سے **ف** حدیث
صحیح سے اس مضمون میں اہل طریق نے
فرمایا ہے کہ اصل مدار اور سبب وصول جذبہ
(الٰہیہ) ہے نہ کہ محض سلوک (اور اعمال)
البتہ عمل کے شرط ہونے کا انکار نہیں کیا
جاسکتا اکثر احوال میں۔ و بعض نے اسکو
اس عبارت سے تعبیر کیا ہے کہ حق تعالیٰ
کا ایک جذبہ جن و انس کے تمام اعمال
سے افضل ہے ✦

الحدیث حدیث عقبة بن عامر

حدیث حضرت عقبہ بن عامر کی حدیث ہے

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QUR'ANIC THOUGHT

اذا رأيتم الرجل يعطيه الله ما يحب وهو مقيم على معصيته فاعلموا ان ذلك استدراج. الحديث احمد والطبراني والبيهقي في الشعب بسند حسن

ف شمل ما يحب المواجيد والاذواق فلا يستدل بوجودها على بقاء النسبة الباطنية كما اغتر بها المبطلون المدعون لقوة نسبتهم بحيث لا تزول بالمعاصي فالمجتمع مع المعاصي ليست هي النسبة المطلوبة التي هي تعلق من العبد بالذكر والطاعة ومن الحق بالرضا

تم کسی شخص کو دیکھو کہ اللہ تعالی اوسکو تمام اوسکی خواہشیں اور مرادیں دے رہا ہے اور وہ اپنے معصیت پر مصر ہے تو سمجھ لو کہ یہ استدراج ہے روایت کیا اسکو احمد اور طبرانی نے اور بیہقی نے شعب میں سند حسن سے **ف** مرادیں مواجید واذواق بھی داخل ہوگئے پس اون کے بقا سے نسبۃ باطنیہ پر استدلال نہ کیا جاوے جیسا کہ اہل باطل کو دہوکا ہوگیا ہے جو دعوی کرتے ہیں کہ اون کی نسبت باطنیہ ایسی قوی ہے کہ معاصی سے بھی زائل نہیں ہوتی اس لئے کہ جو چیز معاصی کیساتھ جمع ہو جاتی ہے وہ نسبت مطلوبہ نہیں ہے جسکی حقیقت یہ ہے کہ عبد کی جانب سے (حق کے ساتھ) ذکر وطاعت کا تعلق ہو اور حق کی جانب سے (عبد کے ساتھ) رضا کا تعلق ہو اور ظاہر ہے کہ معاصی کے ساتھ رضا کہاں

۱۱۰ بقاء الاحوال مع المعاصی استدراج — استدراج بودن بقاء احوال مع المعاصی

کتاب الخوف والرجاء

کتاب الخوف والرجاء

الحديث حديث زيد الخيل جئت لاسألك

حدیث زید خیل کی جو یہ حدیث ہے کہ میں لئے حاضر ہوا ہوں کہ آپ سے یہ پوچھوں

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QUR'ANIC THOUGHT

عن علامة الله فيمن يريد
وعلامته فيمن لا يريد
الحديث الطبراني فى
الكبير من حديث ابن
مسعود بسند ضعيف
وفيه انه قال
له انت زيد الخير وكذا
قال ابن ابى حاتم
سماه النبى صلى الله
عليه وسلم الخير
ليس يروى منه
حديث وذكره
فى حديث يروى فقام
زيد الخير فقال
يا رسول الله الحديث
سمعت ابى يقول
ذلك وتمامه
فقال كيف اصبحت قال
اصبحت احب الخير واهله و
اذا قدرت على شئ
منه سارعت اليه

کہ اللہ تعالیٰ کی کیا علامات ہیں اوس شخص
کے متعلق جسکو وہ چاہتے ہوں اور اوس
شخص کے متعلق جسکو وہ نہ چاہتے ہوں
اس حدیث کو طبرانی نے کبیر میں ابن مسعود
کی حدیث سے بسند ضعیف روایت
کیا ہے اور اوسمیں یہ بھی ہے کہ آپنے
اون سے فرمایا تو زید خیر ہے (آپنے
خیل کو خیر سے بدل دیا) اور اسیطرح کہا ہے
ابن ابی حاتم نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے اون کا نام خیر رکھدیا اون سے
۱۱۱ کوئی حدیث مروی نہیں اور انہوں نے
اون کا ذکر صرف ایک حدیث میں کیا ہے
جو مروی ہے یعنی زید خیر کھڑے ہوئے
اور عرض کیا یا رسول اللہ اخیر حدیث تک
میں نے اپنے باپ سے سنا ہے کہ یہ
فرماتے تھے اور تتمہ اوس کا یہ ہے کہ
آپ نے فرمایا تم نے کس حال میں صبح
کی انہوں نے عرض کیا کہ میں نے اس
حال میں صبح کی کہ میں خیر سے اور اہل
خیر سے محبت کرتا ہوں اور جب میں
کسی خیر پر قادر ہوتا ہوں تو اوسکی طرف

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QUR'ANIC THOUGHT

وايقنت بثوابه واذا
فاتني منه شئ
حزنت عليه و
حننت اليه
فقال هذه علامة
کون الرجاء بدون العمل غرورا — غرور ہونا رجا بدون عمل کا
الله فيمن يريد ولو
ارادك للاخرى
هيأك لها ثم لا
يبالي في اي اوديتها
هلكت **ف** فيه
۱۱۳ تصريح بان الرجاء
المحض بدون
العمل مع القدرة
عليه غرور محض
الحديث لا يموتن احدكم
الا وهو يحسن الظن بالله
مسلم من حديث جابر
اعتبار رجاء العاجز عن العمل — اعتبار رجا عاجز عن العمل
ف يدل باطلاقه على
كون الرجاء غير مشروط
بالعمل مع العجز عنه
كما في قرب الموت

دوڑتا ہوں اور اوس کے ثواب کا یقین کرتا ہوں اور جب کوئی خیر میرے ہاتھ سے نکل جاتا ہے میں اوسپر غمگین ہوتا ہوں اور اوسکی طرف مشتاق ہوتا ہوں آپ نے فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کی علامت ہے اوس شخص کے متعلق جسکو وہ چاہتے ہیں اور اگر تمکو کسی دوسری بات کیلئے چاہتے (یعنی ضلال و وبال کیلئے) تو تم کو اوس کے لئے تیار کرتے پھر پروا بھی نکرتے کہ تم اوسکے کسی وادی میں بھی ہلاک ہوجاتے۔

ف اسمیں وہ مسئلہ ہے جسکی محققین نے تصریح کی ہے کہ رجا محض بدون عمل کے باوجود عمل پر قادر ہونیکے محض (نفس کا) فریب ہے۔

حدیث۔ تم میں سے کسیکو موت نہ آنے پائے مگر اس حالت میں کہ وہ اللہ تعالیٰ کیساتھ گمان نیک رکھتا ہو روایت کیا اسکو مسلم نے جابر کی حدیث سے **ف** یہ حدیث اپنے اطلاق سے اس پر دال ہے کہ رجا عمل کیساتھ مشروط نہیں جبکہ عمل پر قدرت نہو جیسا موت کے قرب میں حالت ہوتی ہے۔

باقی آئندہ

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QURANIC THOUGHT

الحدیث انا عند ظن عبدی بی فلیظن بی ما شاء ابن حبان من حدیث واثلة بن الاسقع وھو فی الصحیحین من حدیث ابی ھریرۃ دون قولہ فلیظن بی ما شاء ف ھو مجمل یفصلہ الحدیثان السابقان و الایمان شرط فی کل حال

الحدیث لو تعلمون ما اعلم لضحکتم قلیلا ولبکیتم کثیرا الحدیث وفیہ فھبط جبریل الحدیث ابن حبان فی صحیحہ من حدیث ابی ھریرۃ فاولہ متفق علیہ من حدیث

حدیث (قدسی) میں (یعنی حق تعالیٰ) اپنے بندہ کے گمان کے نزدیک ہوں پس میرے ساتھ جو چاہے گمان کرے روایت کیا اسکو ابن حبان نے واثلہ بن الاسقع کی حدیث سے اور یہ حدیث صحیحین میں ابو ہریرہؓ سے ہے اوس میں یہ مضمون نہیں ہے کہ میرے ساتھ جو چاہے گمان کرے **ف** یہ حدیث مجمل ہے اوپر کی دو حدیثیں اس کی تفصیل کرتی ہیں (یعنی یہ حسن ظن قدرت کے وقت عمل کے ساتھ معتبر ہے اور عجز کے وقت بدون عمل بھی معتبر ہے) اور ایمان ہر حال میں شرط ہے۔

حدیث اگر تم کو ان باتوں کی خبر ہو جنکی مجکو خبر ہے تو تم بہت کم ہنسو اور کثرت سے رویا کرو اور اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ جبریل علیہ السلام نازل ہوئے الخ اسکو ابن حبان نے اپنی صحیح میں ابو ہریرہ کی حدیث سے روایت کیا ہے پس اس حدیث کا اول حصہ شیخین کا روایت کیا ہوا ہے حضرت

اجمال الحدیثین السابقین
۱۱۳

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QUR'ANIC THOUGHT

انس و رواه بزيادة ولخرجتم الى الصعدات احمد والحاكم وتمامه فقال ان ربك يقول لك لم تقنط عبادي فخرج عليهم ورجاهم وشوقهم

ف فيه ادب الشيخ من تغليب الرجاء على الخوف لمن هو بصدد الحيازة لغاية الخوف من الاهتمام للآخرة كداب الصحابة رض

الحديث المومن افضل من الكعبة ابن ماجة من حديث

انس کی حدیث سے اور احمد اور حاکم نے اسکو اس زیادت کے ساتھ روایت کیا ہے (کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا) اور تم جنگلوں کو نکل جاتے اور تتمہ اسکا یہ ہے کہ پس جبریل علیہ السلام نے کہا کہ آپ کے پروردگار فرماتے ہیں کہ آپ میرے بندوں کو نا امید کیوں کرتے ہیں پس آپ اون لوگوں کے پاس تشریف لائے اور اونکو امید دلائی اور شوق دلایا (تاکہ زیادت تخویف کا تدارک ہوجاوے)

ف اس حدیث میں شیخیت کا ادب ہے کہ خوف پر رجاء کو غالب رکھا کرے ایسے لوگوں کے لیے جو کہ خوف کی حکمت یعنی اہتمام آخرت کے سامان کی کوشش میں لگے ہوں جیسے صحابہ کی شان تھی (کہ اہتمام آخرت میں شدت سے مشغول تھے جس سے خوف کی غایت حاصل تھی تو اون کے لیے خوف سے زیادہ ضرورت رجاء کی ہے)

حدیث مومن کعبہ سے افضل ہے روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے ابن عمر کی حدیث سے ان الفاظ سے کہ (ای کعبہ) تو کسقدر

۱۱۴ تفضیل الرجاء من الخوف للعاملین للآخرة
[illegible]

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE AMIR GHAZI TRUST FOR QURANIC THOUGHT

ابن عمر بلفظ
ما اعظمك واعظم
حرمتك والذی نفسی
بیدہ لحرمۃ المؤمن
اعظم حرمۃ منك ماله
ودمه وان یظن به الا
خیرا وشیخه نصر بن محمد
ابن سلیمان الحمصی
ضعفه ابو حاتم و
وثقه ابن حبان
ف فیه فضل المؤمن
علی الکعبۃ ولو جزئیا
ومنه قول
بعضهم ؎
از ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است
فان المؤمن هو
القلب لقوله تعالی
ولما یدخل
الایمان فی قلوبکم
ولا یخفی الجنك
ان مدلول الحدیث

(حاشیہ: له ان ثانیه ویظن مبنی للمفعول ۱۲ منه)

عظیم ہے اور تیری حرمت کسقدر عظیم ہے
(مگر) قسم ہے اوس ذات کی جس کے ہاتھ
میں میری جان ہے (کہ) البتہ مومن کی حرمت
تیری حرمت سے اعظم ہے اوسکا مال بھی اور
اوسکی جان بھی اور اوس کے ساتھ خیر ہی
کا گمان کیا جاسکتا ہے اور ابن ماجہ کے
شیخ یعنی نصر بن محمد بن سلیمان حمصی کو
ابو حاتم نے ضعیف کہا ہے اور ابن حبان
نے اون کی توثیق کی ہے ف اس
حدیث میں مومن کا کعبہ پر فضیلت رکھنا
۱۱۵ مذکور ہے اگرچہ یہ فضیلت جزئیہ ہو اسی
لئے اوسکا جہت سجدہ ہونا لازم نہیں
آتا) اور اسی سے بعض کا مقولہ ہے ؎
از ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است
کیونکہ مومن قلب ہی ہے حسب ارشاد
حق تعالی کے کہ ابھی تک ایمان تمہارے
قلوب میں داخل نہیں ہوا پس مومن کا
افضل ہونا جیسا کہ حدیث میں ہے
اور دل کا افضل ہونا جیسا قول بعض میں ہے
ہم معنی ہے) اور تمکو یہ خلجان نہ ہو کہ حدیث
کا مدلول تو صرف حرمت میں اعظم ہوتا ہے

(حاشیہ: فضل المؤمن علی الکعبۃ ... منہ)

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QUR'ANIC THOUGHT

إنما هو الاعظمية في الحرمة
بمعنى لزوم الاثم بانتهاكها
فوق الكعبة من
وجه لكون حق العبد
اشد من حق الله و
هو لا يستلزم
افضلية والا لزم
القول بافضلية
مال المسلم ايضا وهو
باطل لانا لا نستدل
بقوله لحرمة المؤمن الخ ۱۱۶
بل بقوله ما اعظمك الخ
على العظم الذاتي فلا
بارادة المقابلة على عظمية
المؤمن ذاتا والا
لكان ذكر العظم الذاتي
خاليا عن الفائدة ولا يسوغ القول به

جسکے معنی یہ ہیں کہ اوس (مومن) کی حرمت
پر حملہ کرنے سے بہ نسبت بے ادبی کعبہ کے
من وجہ گناہ زیادہ لازم آتا ہے بوجہ اسکے
کہ حق العبد اشد ہے حق اللہ سے
اور یہ مستلزم فضیلت (ذات) کو نہیں
ورنہ لازم آتا ہے کہ مال مسلم کی فضیلت
کے بھی قایل ہوں (کہ وہ بھی دم کے
ساتھ مذکور ہے) حالانکہ یہ باطل ہے
(سو یہ خلجان نہ ہو) کیونکہ ہم اس قول سے
استدلال نہیں کرتے لحرمۃ المومن الخ
بلکہ ما اعظمک سے استدلال کرتے
ہیں۔ جو کہ عظمت ذات (کعبہ) پر دال ہے
پس چونکہ مقصود مقابلہ کرنا ہے اس سے
یہ قول مومن کی عظمت ذات پر دال
ہوگا ورنہ عظمت ذات (کعبہ) کا ذکر
بیفائدہ ہوگا اور (حدیث میں) اس کا
قائل ہونا جائز نہیں۔

الحديث المؤمن اكرم
على الله من الملئكة
ابن ماجة من رواية
ابي المهزم يزيد بن سفيان

حدیث۔ مومن اللہ تعالی کے نزدیک
ملائکہ سے بھی زیادہ مکرم ہے روایت کیا اسکو
ابن ماجہ نے ابو المہزم یزید بن سفیان
کی روایت سے وہ روایت کرتے ہیں

(باقی آیندہ)

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QURANIC THOUGHT

۱۱۷ التفضیل الجزئی للمؤمن علی بعض الملئکۃ
بتفضیلات جزئیہ من بعض الملئکۃ

عن ابی ہریرۃ بلفظ المؤمن اکرم علی اللہ من بعض الملئکۃ وابو المہزم ترکہ شعبۃ وضعفہ ابن معین ورواہ ابن حبان فی الضعفاء والبیہقی فی الشعب من ھذا الوجہ بلفظ المصنف **ف** فیہ دلیل علی بعض اجزاء مسئلۃ التفاضل بین البشر و بین الملئکۃ وفضل البعض جزئی والبعض کلی

ابوہریرہ سے ان لفظوں سے کہ مومن اللہ تعالیٰ کے نزدیک بعض ملئکہ سے بھی زیادہ مکرم ہے اور ابوالمہزم کو شعبہ نے ترک کر دیا ہے اور ابن معین نے اوسکو ضعیف کہا ہے۔ اور روایت کیا اسکو ابن حبان نے ضعفاء میں اور بیہقی نے شعب میں اسی طریق سے مصنف کے الفاظ سے (یعنی اوس میں لفظ بعض نہیں ہے) **ف** اس میں دلیل ہے مسئلہ تفاضل بین البشر والملئکۃ کے بعض اجزاء پر اور بعض البشر کی فضیلت (ملئکہ پر) جزئی ہے (جیسے عوام مومنین کی کہ باوجود موانع طبعیہ کے کچھ اطاعت کرتے ہیں) اور بعض کی کلی ہے (جیسے حضرات انبیاء کی کہ قرب میں بھی افضل ہیں)

الحدیث قال اللہ تعالیٰ انما خلقت الخلق لیربحوا علی ولم اخلقھم لاربح علیھم لم اقف لہ علی اصل قلت والیہ

حدیث ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے میں نے مخلوق کو صرف اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ مجھ سے نفع حاصل کریں اور اس لئے پیدا نہیں کیا کہ میں ان سے نفع حاصل کروں (عراقی کہتے ہیں کہ میں اس حدیث کی کسی اصل پر واقف نہیں ہوا) میں کہتا ہوں کہ اسی مضمون کی طرف مولوی

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QUR'ĀNIC THOUGHT

استحالة استعمال الحق تعالى بالغير

استحالہ استعمال حق تعالیٰ بالغیر

۱۱۸ اشار الرومی بقوله ؎

من نه کردم خلق تا سودے کنم

بلکہ تا بر بندگان جودے کنم

واصله فی القرآن من قوله تعالی وهو یطعم ولا یطعم وقوله تعالی لا نسئلک رزقا نحن نرزقک وقوله تعالی ما ارید منهم من رزق وما ارید ان یطعمون ان الله هو الرزاق والمسئلة عقلیة من امتناع استکماله تعالی بالغیر۔ فالحدیث اذن ثابت معنی وان لم یثبت لفظا۔

الحدیث لو لم تذنبوا لخلق الله خلقا یذنبون لیغفر لهم وفی لفظ لذهب بکم الحدیث مسلم من حدیث ابی ایوب واللفظ الثانی من حدیث ابی هریرة

رومی نے اس شعر میں اشارہ کیا ہے ؎

من نہ کردم خلق تا سودے کنم

بلکہ تا بر بندگان جودے کنم

اور اس مضمون کی اصل قرآن مجید (کی ان آیات) میں ہے نمبر ۱ وہ اوروں کو کھلاتا ہے اوسکو کوئی نہیں کھلاتا۔ نمبر ۲ ہم تمسے رزق نہیں مانگتے ہم تمکو خود رزق دیتے ہیں نمبر ۳ میں اون (جن و انس) سے رزق نہیں چاہتا اور نہ یہہ چاہتا ہوں کہ وہ مجکو کھانا کھلاویں بیشک اللہ تعالیٰ وہ خود رزاق ہیں الخ اور یہ مسئلہ (مذکورہ فی الحدیث) عقلی ہے کہ حق تعالیٰ پر استکمال بالغیر محال ہے پس حدیث اس حالت میں بالمعنی ثابت ہے گو باللفظ ثابت نہیں۔

حدیث اگر تم گناہ نہ کرتے تو اللہ تعالیٰ ایسی مخلوق کو پیدا کرتے جو گناہ کرتے تاکہ اون کی مغفرت فرماتے اور ایک لفظ میں یہ ہے کہ تمکو (اس عالم سے) لیجاتے روایت کیا اسکو مسلم نے ابو ایوب کی حدیث سے اور لفظ ثانی کو ابو ہریرہ کی حدیث سے

This file was downloaded from QuranicThought.com

قريبًا منه وتمامه
وجاء بخلق اٰخرين يذنبون
فيغفر لهم **ف** فيه
حكمة لوجود الذنب
تكوينا من الخالق
لانه حسن لا صدورا
من الخلق لانه
قبيح وحاصلها
ظهور المغفرة ×
ولم يصل اليها
ذهن غير
العارفين

الحديث حديث
عائشة قلت
يا رسول الله
الذين يؤتون
ما اٰتوا وقلوبهم
وجلة
هو الرجل
يسرق
ويزني

اوسیکے قریب اور تتمہ اوسکا یہ ہے کہ (تم کو
تو اس عالم سے لیجاتے) اور (بجائے تمہارے)
ایک دوسری مخلوق کو لاتے جو گناہ کرتے
پہر اون کی مغفرت فرماتے۔ **ف** اسمیں
گناہ کے وجود کی حکمت (مذکور) ہے
(مگر) اس حیثیت سے کہ وہ حق تعالےٰ
کا ایجاد کیا ہوا ہے۔ کیونکہ یہ ایجاد حسن ہے
نہ اس حیثیت سے کہ وہ خلق سے صادر
ہوا ہے کیونکہ یہ صدور قبیح ہے اور حاصل
اوس حکمت کا ظہور مغفرت ہے اور اس نکتہ
تک بجز عارفین کے کسی کے ذہن کی رسائی ۱۱۹
نہیں ہوئی ٭

حدیث حضرت عائشہ کی حدیث ہے
کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ جو آیت
ہے یوتون ما اٰتوا وقلوبہم وجلۃ
(یعنی دیتے ہیں جو دیتے ہیں اور اونکے
دل خوف زدہ ہیں) یہ تمام افعال کو عام ہے
کیونکہ سب میں اون کو عدم سے ہستی میں
لانا اور وجود دینا ہے) کیا مراد اس سے
وہ شخص ہے جو چوری اور زنا کرے۔
(کیونکہ خوف تو ان ہی افعال کے بعد

بعض الحکمۃ التکوینیۃ لایجاد الذنوب
بعض مصالح تکوینیہ خلق ذنوب نہ ذنوب خلق

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QUR'ANIC THOUGHT

قال لا الحديث الترمذی و
ابن ماجه والحاكم وقال
صحيح الاسناد قلت بل
منقطع بين عائشة وبين
عبد الرحمن بن سعد بن
وهب قال الترمذی وروی
عبد الرحمن بن سعد عن ابی
حازم عن ابی هريرة وتمامه
بل الرجل يصوم ويصلی
ويتصدق ويخاف ان
لا يقبل منه ف فيه
عدم الاتكال علی
الاعمال وقطع الغرور
والادلال والا ان يغلب الخوف
علی الرجاء من الرحيم ذی
الافضال فان الثابت
هو عكسه لمن له بالطاعات
اشتغال من الصلوة و
الصوم والتصدق بالاموال
ومر قريبا تحت حديث لو
تعلمون ما اعلم ۱۲۰

عدم الاتکال علی الاعمال
بیخوف نگردن بر طاعات

ہوتا ہے) آپ نے فرمایا نہیں (آگے تتمہ
آتا ہے) اسکو ترمذی اور ابن ماجہ اور
حاکم نے روایت کیا ہے۔ اور حاکم نے
اسکو صحیح الاسناد کہا میں (یعنی عراقی) کہتا
ہوں کہ بلکہ یہ منقطع ہے عائشہ اور عبد الرحمن
ابن سعد بن وہب کے درمیان میں ترمذی نے
کہا ہے کہ یہ حدیث عبد الرحمن بن سعد سے
بھی مروی ہے وہ ابو حازم سے روایت کرتے
ہیں وہ ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں اور
تتمہ حدیث کا (حضور کے اوس ارشاد کے
بعد کہ نہیں) یہ ہے کہ (آپ نے فرمایا) بلکہ
مراد وہ شخص ہے جو روزہ رکھے اور نماز
پڑھے اور صدقہ دوے اور (پھر) ڈرے
کہ یہ اوس سے قبول نہ کیا جاوے **ف**
اس حدیث میں یہ مضمون ہے کہ اعمال پر
اعتماد نہ چاہیئے اور نیز اسمیں قطع ہے غرور
ناز کا اور یہ مضمون نہیں ہے کہ خوف کو غالب کیا جائے رحیم
ذی افضال سے امید رکھنے پر کیونکہ جس شخص کو طاعات میں
مشغولی ہو جیسے نماز ہو روزہ ہو اموال کا تصدق کرنا ہو تو اوسکے
لیئے تو اس کا عکس ثابت ہے چنانچہ یہ مضمون قریب ہی گذر
چکا ہے اس حدیث کے تحت میں لو تعلمون ما اعلم الخ

(باقی)

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفیۃ الامین غازی للفکر القرآنی
THE AMIN GHAZI TRUST FOR QUR'ĀNIC THOUGHT

الحديث

حديث حنظلة كنا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فوعظنا وفيه نافق وفيه ولكن يا حنظلة ساعة وساعة مسلم مختصرا

ف فيه ان التغير الطبعي لا يخلو عنه كامل وهو غير مضر بل فيه من المصالح ما يبين ذوقه اهل الطريق

حدیث حضرت حنظلہ کی حدیث ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تھے آپ نے ہم کو نصیحتیں فرمائیں اور اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ (حضرت حنظلہ نے حضرت صدیق اکبرؓ سے یہ کہا کہ) حنظلہ (یعنی میں) تو منافق ہوگیا (جسکی وجہ یہ بیان کی کہ جب ہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہوتے ہیں تو ہماری یہ حالت ہوتی ہے کہ گویا جنت و دوزخ کا مشاہدہ کر رہے ہیں اور جب گھر آتے ہیں تو بیوی بچوں میں مشغول ہوکر وہ حالت نہیں رہتی
۱۲۱ اور یہ بظاہر نفاق ہے حضرت صدیق بولے کہ یہ حالت تو میری بھی ہے) اور اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ (پھر دونوں صاحب حضور میں حاضر ہوئے اور واقعہ بیان کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اگر میرے پاس کی سی حالت رہے تو تم سے ملائکہ مصافحہ کیا کریں) لیکن اے حنظلہ ایک ساعت کیسی ایک ساعت کیسی روایت کیا اسکو مسلم نے مختصراً **ف** اس حدیث میں یہ ہے کہ تغیر طبعی سے کامل بھی خالی نہیں (چنانچہ صحابہ سب کامل تھے)

التغیر الطبعی لا ینافی الکمال
بل قد یکون مطلوبا

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QUR'ANIC THOUGHT

الحديث قال يوم
بدر اللهم
ان تهلك هذه
العصابة لم
يبق على وجه
الارض احد
يعبد ك البخاري من
حديث ابن عباس
بلفظ ان شئت
لم تعبد بعد اليوم
ف سياق ما فيه ۱۲۴
الحديث كان
اذا دخل في الصلوٰة سمع
لصدره ازيز كازيز
المرجل ابو داؤد
الترمذي في الشمائل
والنسائي من حديث
عبد الله بن الشخير
ف في الحديثين
اجتماع غلبة الحال
مع الكمال ولو

اجتماع غلبة الحال مع الكمال
اجتماع حال و کمال

خصوص حضرت صدیق اکبرؓ) اور یہ تعبیر
(مقصود میں) مضر نہیں بلکہ ایسی ایسی تحقیق
ہیں جو اہل طریق کو ذوقی طور پر معلوم ہوتی ہیں
حدیث آپ نے یوم بدر میں فرمایا اے اللہ
اگر یہ جماعت (مسلمانوں کی) ہلاک ہو جاوے
گی تو روئے زمین پر کوئی شخص بھی ایسا نہ رہیگا
جو آپ کی عبادت کرے گا روایت کیا اسکو
بخاری نے ابن عباس کی حدیث سے ان الفاظ سے
کہ اگر آپ کو یہی منظور ہے تو آج کے دن کے
بعد آپ کی عبادت نہ کی جاوے گی ف
اس کا فائدہ آگے آتا ہے۔
حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت
نماز میں داخل ہوتے تھے تو آپ کے سینہ کی ایسی
آواز سنائی دیتی تھی جیسے ہنڈیا کے جوش
کی آواز ہوتی ہے روایت کیا اسکو ابو داؤد
نے اور ترمذی نے شمائل میں اور نسائی نے
عبد اللہ بن الشخیر کی حدیث سے ف اس
حدیث میں اور حدیث سابق میں دلالت ہے
اسپر کہ غلبہ حال کا کمال کے ساتھ جمع ہونا ممکن
ہے اگرچہ یہ علی سبیل القلة ہوتا ہے (چنانچہ
حدیث سابق میں دعا کا انداز اور اس حدیث میں

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QURANIC THOUGHT

علی المدلّة۔

کتاب الفقر والزهد

الحدیث ابونعیم فی الحلیة
من حدیث الحسین بن علی
بسند ضعیف اتخذوا عند
الفقراء ایادی الخ فی الحاشیة
عن البرهان الحلبی عن ابن
تیمیة بخط بعض الفضلاء حدیث
اتخذوا مع الفقراء ایادی
وکذا حدیث الفقر فخری کلاهما
کذب وفی المقاصد الحسنة
الفقر فخری قال شیخنا باطل
موضوع والدیلمی عن معاذ
ابن جبل رفعه تحفة المؤمن
فی الدنیا الفقر وسنده لا باس به
ف واصل معنی الحدیثین
من فضل الفقر و
الفقراء والاحسان
الیهم ثابت بلا امتراء
الحدیث لقد هممت ان لا

سینہ کی آواز اسی غلبۂ حال سے ناشی ہے)

کتاب الفقر والزهد

حدیث۔ ابونعیم نے حسین بن علی سے
بسند ضعیف حلیہ میں روایت کیا ہے کہ
فقراء کے پاس احسانات مہیا کیا کرو الی
آخرہ حاشیہ میں برہان حلبی سے انہوں نے
بخط بعض فضلاء ابن تیمیہ سے نقل کیا ہے
کہ یہ حدیث مذکور اور اسیطرح حدیث الفقر
فخری دونوں غلط ہیں اور مقاصد حسنہ میں
۳۰ ہے کہ الفقر فخری کو ہمارے شیخ نے باطل
موضوع کہا ہے اور دیلمی نے معاذ بن جبل
سے مرفوعا روایت کیا ہے کہ مومن کا تحفہ
دنیا میں فقر ہے اور اسکی سند میں کچھ
مضائقہ نہیں (اشارہ ہے قدرے ضعف
کی طرف) ف اور اصل یعنی اون دونوں
حدیثوں کی (جنکو موضوع کہا گیا ہے)
یعنی فقر اور فقراء کی فضیلت اور ان کے
ساتھ احسان کرنا یہ بلا کسی اشتباہ کے ثابت
ہے +
حدیث میں نے ارادہ کرلیا ہے کہ کسی کا

فضل الفقر
مضاف

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QUR'ANIC THOUGHT

اتهب الا من قرشي او ثقفي او انصاري او دوسي الترمذي من حديث ابي هريرة وقال روي من غير وجه عن ابي هريرة قلت ورجاله ثقات ف فيه اصل لتقييد قبول الهدية بشرائط تقتضيه مصالح الوقت ١٢٤

ہبہ قبول نہ کرونگا بجز قریشی یا ثقفی یا انصاری یا دوسی کے (یہ اوس وقت فرمایا تہا جبکہ ایک اعرابی نے آپ کو ایک اونٹ ہدیہ دیا تہا اور آپنے اوس کے عوض میں کئی اونٹ عطا فرمائے مگر وہ راضی نہ ہوا اوسکو توقع اور زیادہ کی تہی اس فرمانے کا حاصل یہ تہا کہ یہ خاص قبائل یا ان کے امثال عالی حوصلہ ہوتے ہیں کہ محض محبت سے ہدیہ دیتے ہیں کسی غرض کی طمع سے نہیں دیتے) روایت کیا اسکو ترمذی نے حدیث ابو ہریرہ سے اور کہا کہ یہ حدیث کئی طریق سے ابو ہریرہ سے روایت کی گئی ہے میں (عراقی) کہتا ہوں کہ اس کے رجال ثقہ ہیں **ف** اس حدیث میں اصل ہے اسکی کہ قبول ہدیہ کو ایسے خاص شرائط کے ساتہ مقید کر دیا جاوے جن کو مصالح مقتضی ہوں (اور اون شرائط کے نہ ہونے پر رد ہدیہ کو خلاف سنت نہ کہا جاوے۔

(باقی آئندہ)

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QURANIC THOUGHT

الحديث في الصحيحين من حديث عمرؓ ما اتاك من هذا المال وانت غير مشرف ولا سائل فخذه الحديث **ف** فيه بعض الادب بقبول الهدية من اشتراطه بعدم الاشراف وعلامته التاذى بعدم اتيانه

الحديث للسائل حق وان جاء على فرس ابوداؤد من حديث الحسين بن علی ومن حديث علی وفی الاول يعلی بن ابی يحيی جهله ابوحاتم ووثقه ابن حبان فی الثانی شيخ لم يسم وسكت عليهما ابوداؤد وما ذكر ابن الصلاح فی علوم الحديث انه بلغه عن احمد بن حنبل قال اربعة احاديث تدور فی الاسواق

حدیث صحیحین میں ہے حضرت عمرؓ کی حدیث سے کہ جو مال تمھارے پاس اس حالت میں آوے کہ تم کو نہ اوس کا انتظار ہو اور نہ تم اوس کا سوال کرو تو اوسکو لے لیا کرو **ف** اس حدیث میں قبول ہدیہ کا ایک ادب ہے یعنی اوسمیں شرط یہ ہے کہ اوس کا انتظار نہ ہو اور انتظار کی یہ علامت ہے کہ اوس مال کے نہ آنے سے اسکو ناگواری ہو۔

حدیث سائل کا حق ہے اگرچہ وہ گھوڑے پر آوے روایت کیا اسکو ابوداؤد نے
۱۲۵ حسین بن علیؓ کی حدیث سے اور نیز حضرت علی
کی حدیث سے اور اوّل طریق میں یعلی ابن ابی یحیی ہے جسکو ابوحاتم نے مجہول کہا ہے اور ابن حبان نے اوس کی توثیق کی ہے اور دوسرے طریق میں ایک شیخ ہے جس کا نام معلوم نہیں ہوا اور دونوں (طریق کی) حدیثوں پر ابوداؤد نے سکوت کیا ہے (تو ثابت ہوا کہ حدیث بے اصل نہیں) اور ابن الصلاح نے جو علوم حدیث میں (اس کے خلاف) ذکر کیا ہے کہ اونکو احمد بن حنبل سے یہ خبر پہونچی کہ چار حدیثیں ہیں جو بازاروں میں

اشتراط قبول الہدیۃ بعدم الاشراف
مشروط ہونا قبول ہدیہ کا بعدم انتظار

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QUR'ANIC THOUGHT

عدم العمل بالقرائن الظنية
عند عدم تقرر ان تحقق

ليس لها اصل منها المسائل
حق الحديث فانه لا يصح عن
احمد فقد اخرج حديث
الحسين بن علي في مسنده
ف فيه عدم الحكم بالقرائن
الظنية فيما يضر صاحبه ككون
السائل غنيًا وهو من
اخلاق القوم۔
الحديث لما قال له
حارثة انا مؤمن حقا
فقال وما حقيقة ١٢٦
ايمانك الحديث البزار
من حديث انس
والطبراني من حديث
الحارث بن مالك و
كلا الحديثين ضعيف
وتمامه قال عزفت نفسي
فاستوى عندي حجرها
وذهبها وكاني
بالجنة والنار وكاني

واردہیں جن کی کوئی اصل نہیں انہیں سے
ایک یہ ہے **للسائل حق** الخ تو یہ قول احمد سے
صحیح نہیں ہے کیونکہ خود احمد نے اس حدیث
کو اپنی مسند میں حسین بن علی سے روایت
کیا ہے **ف** اسمیں یہ مضمون ہے کہ صاحب
معاملہ کو جس میں ضرر ہو اوسمیں قرائن ظنیہ
پر حکم نہ کرنا چاہیئے جیسے سوار دیکھکر اوسکو
غنی سمجھ لیا جاوے اور یہی عادت ہے صوفیہ کی
حدیث جب آپسے حارثہ نے عرض کیا
کہ میں مومن ہوں آپنے فرمایا تمھارے
ایمان کی حقیقت کیا ہے الخ روایت کیا
اسکو بزار نے حدیث انس سے اور طبرانی
نے حدیث حارث بن مالک سے اور دونوں
حدیثیں ضعیف ہیں اور تتمہ حدیث کا یہ ہے
کہ حارثہ نے (حقیقت ایمان کے سوال
کے جواب میں) عرض کیا کہ میرا نفس دنیا
سے ہٹ گیا پھر میرے نزدیک دنیا کا
سنگ اور زر برابر ہوگیا اور (مجھکو
مشاہدہ قلب سے نہ کہ مشاہدہ عین سے
ایسا معلوم ہوتا ہے) گویا میں جنت و
دوزخ پر مطلع ہوں اور گویا میں اپنے

۱ھ في القاموس عزفت نفسي عنه زهدت فيه
وانصرفت عنه او ملته ۱۲م

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QUR'ANIC THOUGHT

بعرش ربي بارزا
فقال صلى الله عليه
وسلم عرفت فالزم
عبد نور الله قلبه
بالايمان **ف** فيه
صفات الكاملين
ومعنى الحديث اورده
الرومي في مثنويه
بعد اربعة اخماس
من الدفتر الاول مع
معنى الحديث الاول من كتاب
الخوف والرجاء وخلط بينهما
مع تعددهما وساذكرهما في الشطر
الباقي عن غير العراقي مفصلا
ان شاء الله تعالى وفيه عوف
ابن مالك مكان
حارثة
الحديث الطبراني من
رواية ابي العالية ان
العباس بنى غرفة
فقال له النبي صلى الله

پروردگار کے عرش پر مطلع ہوں کہ نمایاں
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
(واقعی) تمکو معرفت حاصل ہوگئی پس اسی پر
جمے رہو (اور اونکی نسبت یہ بھی فرمایا کہ)
یہ ایک بندہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے
قلب کو ایمان سے منور فرمایا ہے **ف** اس میں
صفات کاملین کی مذکور ہیں اور اس
حدیث کے مضمون کو مولانا رومی اپنی
مثنوی میں دفتر اول کے چار خمس کے بعد لائے
ہیں مع مضمون اوس حدیث کے جو کتاب
۱۲۷ الخوف میں سب سے پہلی حدیث ہے اور
دونوں حدیثوں کو ایک کر دیا حالانکہ
دونوں الگ الگ ہیں (مگر اس سے
اصل مقصود میں کوئی خلل نہیں ہوا) اور
اس تعدد کی تحقیق انشاء اللہ تعالیٰ شطر باقی
میں عن غیر العراقی میں آوے گی اور اوس میں
بجائے حارثہ کے عوف بن مالک ہیں
حدیث طبرانی نے ابو العالیہ کی
روایت سے نقل کیا ہے کہ حضرت
عباس نے ایک بالاخانہ بلا ضرورت
بنایا تھا ورنہ بضرورت خود حضور کے یہاں

فا بعض صفات الکاملین

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QUR'ANIC THOUGHT

مر بہ گنبد ۱۲

عليه وسلم اهدمها الحديث
وهو منقطع وحديث ١٣
بجنبذة مصلاة فقال
لمن هذه قالوا لفلان
فلما جاءه الرجل اعرض
عنه الحديث ابوداود
من حديث انس باسناد
جيد بلفظ فرأى قبة
مشرفة وتمامه فلم
يكن يقبل عليه كما كان
۱۲۸ فسأل الرجل اصحابه عن
تغير وجهه صلى الله عليه
وسلم فاخبر فذهب فهدمها
فمر رسول الله صلى الله عليه
وسلم بالموضع فلم يرها
فاخبر بانه هدمها فدعا له بالخير
ف فيهما ذم للتفاخر
والترفع والتكلف فوق الحاجة
والمسئلة كالمتفق
عليه بين القوم
علما وعملا (باقی آئندہ)

ذم التکلف والترفع
ذم تکلف اور ترفع

بالاخانہ تہا) اون سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اسکو منہدم کرادو الخ اور یہ حدیث
منقطع ہے اور یہ حدیث کہ آپ ایک
بلند قبہ پر گذرے اور پوچھا کہ یہ کس کا ہے
لوگوں نے عرض کیا کہ فلاں کا ہے جب وہ
شخص آپ کے پاس حاضر ہوا آپ نے اوس سے
مونہ پھیر لیا اس حدیث کو ابوداود نے
حدیث انس سے باسناد جید نقل کیا ہے
ان الفاظ سے کہ حضور نے ایک بلند قبہ
دیکھا اور تتمہ اوسکا یہ ہے کہ آپ (آنے
کے وقت) اوس کی طرف اتنے متوجہ
نہیں ہوئے جیسے پہلے ہوتے تھے اوس نے
اپنے دوستوں سے یا آپ کے اصحاب سے آپ کے رخ بدلنے
کیوجہ پوچھی۔ لوگوں نے تبلا دیا اوس نے جاکر
اوسکو منہدم کردیا پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اوس
موقع پر گذر ہوا تو اوسکو نہ دیکھا اور آپ کو خبر دی
گئی کہ اوس نے اوسکو منہدم کردیا آپ نے اوس کے
لیئے دعائے خیر فرمائی ف ان دونوں حدیثوں
میں مذمت ہے تفاخر اور ترفع اور تکلف کی زائد
از حاجت کی اور یہ مسئلہ علماً و عملاً اہل طریق
میں مثل متفق علیہ کے ہے (باقی آئندہ)

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QURANIC THOUGHT

كتاب التوحيد والتوكل

الحديث ابن عدى وابو نعيم فى الحلية من حديث ابن عمر القدر سر الله فلا تفشوا الله عزوجل سره لفظ ابى نعيم وقال ابن عدى لا تكلموا فى القدر فانه سر الله الحديث وهو ضعيف **ف** فى تسمية القدر بسر الله والنهى عن التكلم فيه دلالة على امرين احدهما جواز انكشاف مسئلة القدر فى الدنيا بقدر الاستعداد والا لما نهى عن افشائه لان النهى يقتضى المقدورية وثانيهما النهى عن افشاء الكشفيات

کتاب توحید وتوکل

حدیث ابن عدی اور ابونعیم نے حلیہ میں
ابن عمرؓ کی حدیث سے روایت کیا ہے
کہ (مسئلہ) قدر اللہ تعالیٰ کا راز ہے سو اللہ
عزوجل کے راز کا افشا مت کرو یہ الفاظ ابونعیم
کے ہیں اور ابن عدی نے (بجائے ان الفاظ
کے یہ) کہا ہے کہ قدر میں کلام مت کرو
کیونکہ وہ راز ہے اللہ تعالیٰ کا (اسکا بھی
وہی حاصل ہے) اور یہ حدیث ضعیف ہے
۱۲۹ (یعنی لفظاً باقی معنیً حدیث صحیح سے ثابت ہے
جسمیں قدر میں کلام کرنے پر ناخوشی ظاہر
فرمائی ہے) **ف** مسئلہ قدر کو سر الٰہی فرماتے
میں اور اس میں کلام کرنے سے ممانعت
فرمانے میں دو امر پر دلالت ہے ایک یہ
مسئلہ قدر دنیا میں بھی بقدر استعداد
منکشف ہوسکتا ہے ورنہ اس کے
افشا سے ممانعت نہ فرمائی جاتی کیونکہ
ممانعت کرنا اسکو مقتضی ہے کہ اس
چیز پر قدرت بھی ہو (اور قدرت علی
الافشا موقوف ہے انکشاف پر)

ف: ... تسمية القدر سرا والنهى عن افشائه ...

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QUR'ANIC THOUGHT

والغوامض التي لا
يتحملها غير الاهل
والثاني معروف في
كلام القوم والاول معلوم
للخواص وما قاله
بعضهم من امتناع
انكشافه حتى في
الجنة فالمراد
انكشافه بكنهه
لتوقفه على
تحقيق الصفات ۱۳۰
بكنهها وهو
ممتنع لاستلزامه
احاطة الممكن
بالواجب۔
الحديث مرض علی
فسمعه رسول الله
صلی الله علیه وسلم
وهو یقول اللهم
صبرني على البلاء
فقال لقد سألت الله

اور دوسرا امر یہ کہ امور کشفیہ کے اور ایسے
غوامض کے افشاء سے ممانعت ہے کہ
نا اہل اوس کا تحمل نہ کر سکے اور یہ دوسرا امر تو
(عام طور سے) کلام قوم میں معروف ہے
اور امر اول (صرف) خواص کو معلوم ہے
(باقی عام خیال یہی ہے کہ سر قدر دنیا میں
منکشف نہیں ہو سکتا گو آخرت میں ہو جائے)
اور بعض کا جو یہ قول ہے کہ اس کا انکشاف
(مطلقاً) ممتنع ہے حتے کہ جنت میں بھی (انکشاف
نہیں ہوگا) تو مراد انکشاف بکنہہ ہے کیونکہ
وہ موقوف ہے انکشاف صفات (الٰہیہ)
بکنہہا پر اور وہ ممتنع ہے (حتی کہ آخرت
میں بھی) کیونکہ اس سے ممکن کا احاطہ کرنا
واجب کو لازم آتا ہے (اور یہ احاطہ عقلاً
ممتنع ہے جس میں سب مواطن برابر ہیں)
حدیث حضرت علی رضؓ مریض ہوئے
سو ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
دعا کرتے سنا کہ اے اللہ مجکو بلا پر صبر
دیجئے آپ نے فرمایا تم نے اللہ تعالیٰ سے
بلا مانگی (کیونکہ صبر تو اسی میں ہوتا ہے)
سو اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگو (عراقی کہتے ہیں کہ)

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QUR'ANIC THOUGHT

البلاء فسل الله العافية
تقدم مع اختلاف قلت لم
اظفر بهذا المحل ورأيت
في الفصل الثاني من باب
الدعوات في الاوقات من
المشكوة عن الترمذي
سمع النبي صلى الله عليه وسلم
رجلا وهو يقول اللهم اني
اسئلك الصبر فقال سألت البلاء
فاسئل العافية ف فيه نكير
على ما يوهم دعوى القوة فكيف
بدعواها كما قد يصدر
عن بعض المغلوبين كقول
سمنون المحب ؎
فليس لي في سواك حظ
فكيف ما شئت فاختبرني
وعوتب وابتلى فاستغفر
وعوفي وما ورد من
سوال الصبر في النصوص
فهو في الاعمال مثل
الثبات في الجهاد

یہ حدیث پہلے گذر چکی مع کسیقدر اختلاف کے
میں (اشرف) کہتا ہوں کہ مجکو وہ موقع نہیں
ملا اور مشکوۃ کے باب دعوات فی الاوقات کی
فصل ثانی میں ترمذی سے منقول دیکھا ہے
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو یہ
دعا کرتے سُنا کہ اللہ میں آپسے صبر مانگتا
ہوں آپنے فرمایا تونے اللہ سے بلا مانگی
سو اُس سے عافیت مانگ ف اس
حدیث میں ایسے امر پر نکیر ہے جو دعوے
قوت کو موہم ہو چہ جائیکہ قوت کا دعوے
ہو جیسے بعض مغلوبین سے اس کا صدور
ہو جاتا ہے جیسے سمنون محب کا قول ہے

جز تیرے مجکو کوئی بھاتا نہیں
آزمالے جس طرح چاہے مجھے

اور اسی پر اُنپر عتاب ہوا۔ اور (جس بول
میں) مبتلا ہوگئے پھر استغفار کیا اور
آرام ہوگیا اور وہ جو نصوص میں صبر کا
سوال آیا ہے وہ صبر فی الاعمال ہے
جیسے جہاد میں ثابت قدم رہنا۔ اور
اُسی کے ساتھ ساتھ غلبہ علی الکفار کا
بھی سوال ہے جز زوال بلا کے سوال کو

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QUR'ANIC THOUGHT

وامرهم ليسوال الغلبة على الكفار المستلزم للسوال زوال البلاء فافترقا۔

كتاب المحبة والشوق

الحديث ان ابراهيم قال لملك الموت اذ جاءه ليقبض روحه هل رأيت خليلا يقبض خليله الحديث لم اجد له اصلا وتمامه فاوحى الله تعالى اليه هل رأيت محبا يكره لقاء حبيبه فقال يا ملك الموت الأن فاقبض قلت معناه مركب من الادلال والشوق وهما ثابتان ومن كراهة الله مساءة المؤمن وقد ورد صريحا وقد تقدم ۱۳۲

مستلزم ہے سو دونوں سوالوں میں فرق ہوگیا (یعنی جس سے نہی آئی اور جس کا امر آیا ہے)

کتاب المحبۃ والشوق

حدیث ابراہیم علیہ السلام نے ملک الموت سے فرمایا جب وہ آپکی روح قبض کرنے آئے کیا آپنے کبھی دوست کو دیکھا ہے کہ اپنے دوست کی جان لیتا ہو (عراقی کہتے ہیں) میں نے اسکی کوئی اصل نہیں پائی اور تتمہ اس کا یہ ہے کہ اللہ تعالے نے اُنپر وحی فرمائی کیا تمنے کسی محب کو دیکھا ہے کہ اپنے محبوب سے ملنا ناگوار سمجھتا ہو اُنہوں نے فرمایا اے ملک الموت بس اب جان لیلو **ف** میں کہتا ہوں اس کے معنے مرکب ہیں ادلال اور شوق سے اور یہ دونوں ثابت ہیں اور نیز ایک تیسرے جزو سے بھی یعنی اللہ تعالیٰ کا مومن کے رنج کو ناگوار سمجھنا اور یہ مضمون (حدیث میں) صریحًا وارد ہوا ہے (کہ حق تعالیٰ فرماتے ہیں

باقی آیندہ

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QURANIC THOUGHT

فی کتاب النکاح من
الرسالة فمعناه ثابت
لکن لیس روایة
بالمعنی بل للمعنی وقلت
وفی ذکرها اصلا لم
یوجد فائدتان احدهما
ما فی خطبة الرسالة
من قولی عسی ان یظفر
به احد وثانیتهما
الاحتیاط عن
روایة ما لم یوجد
له سند

الحدیث ابو نعیم فی الطب
النبوی من حدیث ابن عباس
ان النبی صلی الله علیه وسلم کان
یحب ان ینظر الی الخضرة
والی الماء الجاری واسناده
ضعیف **ف** فیه ان الاستمتاع
بالمباح ما لم یغل فیه
لا ینافی کمال الزهد کما
یزعمه المتقشفون +

مجکو مومن کا رنج گوارا نہیں اور اوسکو موت
سے رنج ہوتا ہے) اور یہ حدیث اِس رسالہ کے
کتاب النکاح میں گذر چکی ہے پس اِس
روایت کا مضمون (جو کہ اصل مقصود ہے وہ)
ثابت ہے لیکن اسکو روایت بالمعنی نہ کہیں
گے گو للمعنی کہدیں اور میں کہتا ہوں کہ
ایسی روایات کے ذکر کرنے میں جنکی اصل
نہیں پائی گئی دو فائدے ہیں ایک تو وہی جو
اسی رسالہ کے خطبہ میں میرے اس قول میں
مذکور ہے کہ شاید کسیکو وہ روایت (مع سند)
١٣٣ ملجاوے اور دوسرا فائدہ یہ کہ اوسکی روایت سے
احتیاط رکھی جاوے جبتک کہ سند ملجاوے

حدیث ابو نعیم نے طب نبوی میں حضرت
ابن عباس کی حدیث سے روایت کیا ہے
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سبزی اور آب جاری
کی طرف نظر کرنے کو پسند فرماتے تھے
اور اسناد اسکی ضعیف ہے **ف** اِس
حدیث میں اسپر دلالت ہے کہ مباح سے
انتفاع جب تک کہ اوس میں غلو نکرے
کمال زہد کے منافی نہیں جیسا کہ خشک
لوگ سمجھتے ہیں +

باب التنافی بین التمتع بالمباح وبین کمال الزهد
باب در بیان عدم منافات تمتع بکمال زہد

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
PRINCE GHAZI TRUST FOR QUR'ANIC THOUGHT

الحدیث حدیث فما تعارف منها ائتلف وقد تقدم فی اداب الصحبۃ وسیاقہ فیما تقدم ھکذا الارواح جنود مجندۃ فما تعارف منہا ائتلف وما تناکر منہا اختلف مسلم من حدیث ابی ھریرۃ والبخاری تعلیقا من حدیث عائشۃ **ف** فیہ اصل لما تقرر عند القوم ۱۳۴ من اشتراط التناسب بین المفید والمستفید لانہ ھو الغرض من الحکایۃ +

اشتراط التناسب بین الشیخ والطالب
ضرورت مناسبت درمیان شیخ و طالب

حدیث فما تعارف منہا ائتلف یہ آداب صحبت میں گذرچکی ہے اور اوس مقام پر اس طرح بیان کی گئی ہے۔ کہ ارواح (اپنے عالم میں) جمع کی ہوئی جماعتیں ہیں سوجن (ارواح) میں (وہاں) تعارف ہوگیا (یہاں) اونمیں باہم الفت ہوگی اور جن میں (وہاں) اجنبیت رہی (یہاں) اونمیں باہم اختلاف رہیگا روایت کیا اسکو مسلم نے ابوہریرہ کی حدیث سے اور بخاری نے معلقاً حضرت عائشہؓ کی حدیث سے **ف** اس حدیث میں اصل ہے اوس مسئلہ کی جو صوفیہ کے نزدیک مقرر ہے کہ شیخ اور طالب میں مناسبت شرط ہے کیونکہ اہم مقصود اس واقعہ کی خبر دینے سے یہی ہے۔

الحدیث فی الصحیحین انہا (ای عائشۃ) قالت من حدثك ان محمدا رای ربہ فقد کذب و المسلم من حدیث ابی ذر سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھل رأیت

تحقیق اثبات الرؤیۃ لنبینا صلی اللہ علیہ وسلم علی النفی
ترجیح اثبات رویت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بر نفی آن

حدیث صحیحین میں ہے کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا ہے کہ جو شخص تجھ سے یہ بیان کرے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا ہے اُسنے جھوٹ بولا اور مسلم کے نزدیک ابوذر کی یہ حدیث ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا آپنے اپنے

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QUR'ANIC THOUGHT

ربك قال نورانی اراه وذهب
ابن عباس واکثر العلماء الی
اثبات رویته له رقلت
واورد السیوطی فی تفسیره عن
مستدرك الحاکم عن ابن عباس
قال قال رسول الله صلی الله
علیه وسلم رایت ربی عزوجل (۱)
وعائشه لم ترو ذلك عن النبی
صلی الله علیه وسلم رقلت ورواه
ابن عباس عنه صلی الله علیه وسلم
ولا یحتمل الحکم بالاثبات
ان یکون اجتهادا
ویحتمل النفی کونه
بالاجتهاد بقوله تعالی
لا تدرکه الابصار (۱)
وحدیث ابی ذر قال
فیه احمد ما زلت
له منکرا وقال
ابن خزیمة فی
القلب من صحة
اسناده شیٔ

رب کو دیکھا ہے فرمایا کہ وہ ایک نور ہے میں
اوسکو کہاں دیکھ سکتا ہوں اور حضرت ابن عباس
اور اکثر علماء آپ کی اثبات رویت للرب
کیطرف گئے ہیں (میں کہتا ہوں کہ جلال
سیوطی نے اپنی تفسیر (جلالین) میں مستدرک
حاکم سے وارد کیا ہے وہ ابن عباس سے
نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا میں نے اپنے رب عز وجل کو دیکھا
ہے (۱) اور حضرت عائشہ نے اسکو (یعنی
نفی رویت کو) نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
نقل نہیں کیا (محض اونکی رائے ہے میں ۱۳۵
کہتا ہوں اور ابن عباسؓ نے اثبات رویت
کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا
ہے اور حکم بالاثبات میں اس کا احتمال
نہیں کہ اجتہاد سے ہو اور نفی میں اس کا
احتمال ہے اس آیت کیوجہ سے لا تدرکہ
الابصار (۱) اور ابو ذر کی جو حدیث ہے
(جسمیں نفی رویت مذکور ہے) امام احمد فرماتے
ہیں کہ میں اسکو ہمیشہ منکر سمجھتا رہا۔ اور
ابن خزیمہ کہتے ہیں کہ قلب میں اسکی
صحت اسناد کیطرف سے کھٹک ہے

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QUR'ANIC THOUGHT

معان في رواية لاحمد
في حديث ابي ذر رايته
نورا الحديث ورجال
اسنادها رجال الصحيح
(قلت وفي الحاشية على
مسلم عن فتح الباري
ولابن خزيمة عنه
اي عن ابي ذر قال
راه بقلبه ولم يره
بعينه وبهذا يتبين
مراد ابي ذر بذكره ۱۳۶
النور اي ان النور
حال بين رؤيته
وبصره اه ما في
الحاشية قلت هذا راي
من ابي ذر يجمع به بين روايتي
الاثبات والنفي والجمع
فرع التعارض ولا تعارض
لتقدم النص وهو الاثبات
على الظاهر وهو النفي ولو سلم
يمكن الجمع بوجه اخر

اسی کے ساتھ یہ بھی ہے کہ امام احمد کی ایک روایت میں ابوذر کی حدیث میں یہ ہے کہ میں نے اوسکو ایک نور دیکھا الحدیث (آپ یہ صریح ہے اثبات رؤیت میں) اور اس روایت کے سند کے رجال صحیح کے رجال ہیں (اور کسی امام نے) اوسپر نکارت یا تردد کا حکم نہیں کیا پس اسکو ترجیح ہوگی میں کہتا ہوں کہ مسلم پر ایک حاشیہ میں فتح الباری سے یہ مضمون ہے کہ ابن خزیمہ کے نزدیک ابوذر رض کا یہ قول ہے کہ آپ نے رب کو قلب سے دیکھا اور آنکھ سے نہیں دیکھا اور اس سے ابوذر کی مراد ذکر نور سے ظاہر ہوتی ہے یعنی نور درمیان رؤیت اور بصر کے حائل ہوگیا۔ حاشیہ ختم ہوا میں کہتا ہوں کہ یہ ابوذر کی ایک رائے ہے جس سے اثبات ونفی کی روایتوں کے درمیان وہ جمع کررہے ہیں اور جمع فرع ہے تعارض کی اور تعارض ہی نہیں کیونکہ نص اور وہ اثبات ہے ظاہر پر اور وہ نفی ہے مقدم ہوگی۔ اور اگر تعارض تسلیم بھی کر لیا جاوے تب بھی دوسرے طریق پر جمع کرنا ممکن ہے۔

باقی آئندہ

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QUR'ANIC THOUGHT

وهو حمل الاثبات على مطلق الرؤية والنفي على الادراك بالكنه وهكذا يكون يوم القيمة وهذه الرؤية في هذه الحيوة من خواص نبينا صلى الله عليه وسلم بدليل النصوص الاخر المانعة للرؤية قبل الموت والعبارات المندرجة مني ابتدأت بقولي قلت وانتهت بقولي اه والباقي من العراقي -)

الحديث حديث انس اذا احب الله عبدا لم يضره ذنب والتائب من الذنب كمن لا ذنب له ذكره صاحب الفردوس ولم يخرجه ولده في مسنده **ف** صريح في ابطال مذهب الاباحة والالم يتوذنبا

اور وہ طریق یہ ہے کہ اثبات کو مطلق رویت پر محمول کیا جاوے اور نفی کو ادراک بالکنہ پر اور قیامت میں بھی رویت ایسی ہی ہوگی اور یہ رویت اس حیات میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خواص میں سے ہے بدلیل دوسرے نصوص کے جو رویت قبل الموت کو ممتنع قرار دے رہی ہیں اور درمیان درمیان کی عبارتیں میری بڑھائی ہوئی ہیں جو اس لفظ سے شروع ہوتی ہیں کہ میں کہتا ہوں اور اس لفظ پر ہوجاتی ہیں کہ اھ یعنی انتہے اور باقی عبارت

۱۳۷ عراقی کی ہیں)

حدیث جب اللہ تعالے کسی بندہ سے محبت کرتے ہیں اسکو کوئی گناہ ضرر نہیں کرتا اور گناہ سے توبہ کرنیوالا اوسکے مشابہ ہے جس کے پاس کوئی گناہ ہی نہیں ذکر کیا اس کو صاحب فردوس نے اور اُن کے ولد نے اسکو مسند الفردوس میں تخریج نہیں کیا۔

ف یہ فرقہ اباحیہ کے مذہب کے ابطال میں صریح ہے (جو کہتے ہیں کہ بعد تقرب کے معاصی بھی مباح ہوجاتے ہیں) ورنہ وہ گناہ ہی نہ رہتا آپ اُسکو گناہ فرمانا صاف اباحۃ کی نفی کر رہا ہے

ابطال مذهب الاباحة

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QUR'ANIC THOUGHT

اما عدم الضرر
فاما لعدم لحوقه
ويجعل ما بعده
مقابلا له واما
لتوفيق التوبة
ويجعل ما بعده
مفسرا له واما لغلبة
الحسنات ويجعل
ما بعده مستقلا
في مقصوده
قلت وكذا ۱۳۸
حديث فقد
غفرت
لكم في اهل
بدر قال
الشيخ الاكبر
فيه لم يقل
ابحت
لكم او
احللت
لكم

باقی ضرر نہ کرنا اوسکی وجہ یا یہ ہے کہ گناہ اس سے لاحق
ہی نہیں ہوتا (یعنی اس سے گناہ کا صدور ہی نہیں ہوتا
تا کہ ضرر پہنچا سکے) اور (اس صورت میں) اس کا
ما بعد اس کا مقابل ہوگا (یعنی بعض وہ ہیں جن سے
گناہ ہی نہیں ہوتا اور بعض ان کے مقابلہ میں وہ ہیں
جن سے گناہ ہوتا ہے مگر توبہ کرکے ایسے ہوجاتے ہیں
جن سے نہیں ہوا) اور یا (عدم ضرر) توفیق توبہ
کی وجہ سے ہے اور (اس صورت میں) اس کا
ما بعد اس کا مفسر ہوجائیگا (یعنی عدم ضرر کی تفسیر یہی
کہ وہ توبہ کرلیتا ہے) اور یا (عدم ضرر) غلبہ
حسنات کے سبب سے (جس سے گناہوں کا کفارہ
ہوجاتا ہے) اور (اس صورت میں) اسکا
ما بعد اپنے مقصود میں مستقل ہوجائیگا (نہ مقابل ہوگا
نہ مفسر ہوگا) نیز میں کہتا ہوں کہ اسی طرح اہل بدر
کے باب میں جو حدیث میں ہے فقد غفرت
لکم وہ بھی (ابطال اباحت کی دلیل ہے چنانچہ)
شیخ اکبر رحمۃ اللہ علیہ نے اوس حدیث سے استدلال
میں کہا ہے کہ (حدیث میں غفرت لکم فرمایا ہے
جو خود دلیل ہے اوس فعل کے ذنب ہونے کی)
ابحت لکم یا احللت لکم نہیں فرمایا۔
(جو اباحت پر دال ہو۔)

This file was downloaded from QuranicThought.com

الحديث لا يتمنين احدكم الموت لضر نزل به متفق عليه من حديث انس **ف** دل هذا التقييد على الاذن بالتمني شوقا الى لقاء الله ونقل عمن لا يحصى

الحديث روى ابو نعيم في الحلية المرفوع منه من حديث عمرؓ ان سالما يحب الله حقا من قلبه وفي روايته له ان سالما شديد الحب لله عز وجل لو لم يخف الله عز وجل ما عصاه وفيه عبد الله بن لهيعة **ف** فيه ان الاصل في ترك المعصية هو الحب واما الخوف فرتو والهذا يعتني المحققون بالقاء المحبة في قلوب الطالبين

حدیث تم میں کوئی شخص موت کی تمنا نہ کرے کسی تکلیف کے سبب جو اسپر نازل ہو روایت کیا اسکو شیخین نے انسؓ کی حدیث سے **ف** یہ قید (لضر) اسپر دال ہے کہ شوق لقاء کے لیے یا اسکے سبب جو موت کی تمنا ہو اوسکی ممانعت نہیں اور یہ بیشمار بزرگوں سے منقول ہے -

حدیث ابو نعیم نے حلیہ میں اس کا مرفوع حصہ حضرت عمرؓ کی حدیث سے روایت کیا ہے کہ سالم اللہ تعالیٰ کے ساتھ دل سے محبت رکھتے ہیں اور ان کی ایک روایت میں ہے
١٣٩ کہ سالم کو اللہ تعالیٰ سے بہت شدید محبت ہے
(حتی کہ) اگر انکو اللہ عزوجل کا خوف بھی نہ ہوتا تب بھی یہ (اس محبت کے سبب) اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ کرتے اور (اسکی سند) میں عبداللہ بن لہیعہ ہے (جو ضعیف ہے) **ف** اس حدیث میں اسپر دلالت ہے کہ اصل (موثر) ترک معصیت میں محبت ہی ہے رہا خوف سو وہ (اس تاثیر میں) اوس (محبت) سے بعد کے درجہ میں ہے اور اسی وجہ سے محققین اس کا خاص اہتمام کرتے ہیں کہ طالبین کے قلوب میں محبت کا القاء کریں۔

ما یتعلق بالموت شوقا

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QUR'ANIC THOUGHT

١٤٠ الرضاء والصبر — رضا وصبر

الحدیث قال الله انا الله لا اله الا انا من لم یصبر علی بلائی الحدیث الطبرانی فی الکبیر وابن حبان فی الضعفاء من حدیث ابی ھند الداری مقتصرا علی قوله من لم یرض ویصبر علی بلائی فلیلتمس ربا سوای واسناده ضعیف **ف** صریح فی وجوب الصبر والرضا۔

حدیث حق تعالیٰ نے فرمایا کہ میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں جو شخص میری بلا پر صبر نکرے الحدیث (احیاء میں اس حدیث میں یہ بھی ہے اور میری نعمتوں کا شکر نہ کرے اور میری قضاء پر راضی نہ ہوالخ) روایت کیا اسکو طبرانی نے کبیر میں اور ابن حبان نے ضعفاء میں ابی ہند داری کی حدیث سے جسمیں صرف یہی قول ہے کہ جو شخص میری بلا پر صبر و رضا نکرے (اس میں شکر کا مضمون نہیں) اوسکو چاہیئے کہ میرے سوا کسی اور رب کو تلاش کرے اور اسناد اسکی ضعیف ہے **ف** یہ حدیث صریح ہے وجوب صبر و رضا میں (جو کہ مقامات سلوک میں سے ہیں)

النہی عن التسبب للشر — احتراز از تسبب شر

الحدیث الدال علی الشر کفاعله ابو منصور الدیلمی فی مسند الفردوس من حدیث انس باسناد ضعیف **ف** صریح فی النهی عن التسبب للشر قولا کان او فعلا لعموم الدلالة لهما ومن ثم تری اهل الخشیة یحبون الخمول لئلا یتأسی بهم

حدیث دلالت کرنے والا شر پر مثل اسکے کرنیوالے کے ہے روایت کیا اسکو ابو منصور دیلمی نے مسند الفردوس میں اسناد ضعیف ہے **ف** صریح ہے تسبب للشر سے ممانعت میں خواہ قول ہو یا فعل کیونکہ لفظ دلالت دونوں (کے تسبب) کو عام ہے اور اسی وجہ سے تم اہل خشیت کو دیکھتے ہو کہ گمنامی کو پسند کرتے ہیں تاکہ کوئی اُن کا ایسے امر میں اقتدا

This file was downloaded from QuranicThought.com

فيما عسى ان يضر
بالدين ولم تقبل
نظرهم الى ضرره -
الحديث حديث جابر
يبعث كل عبد على ما مات عليه
رواه مسلم **ف** لما كان
الموت غير موقت وكان
البعث على ما مات فلاجله
ترى القوم يعتنون اشد الاعتناء
باصلاح ظواهرهم وبواطنهم كل وقت
الحديث من تطيب لله
جاء يوم القيمة وريحه
اطيب من المسك الحديث
ابو الوليد الصفار فى
كتاب الصلاة
من حديث اسحق
بن ابى طلحة مرسلاً
ف فيه اصل لما
قد سمعت
شيخى ان نيتنا فى التطيب
نستحسن فى نظر الله تعالى

نکرنے پاوے جیسیں یہ احتمال ہو کہ وہ دین
کو مضر ہو اور ان کی نظر اس کے ضرر (فی الدین)
تک نہ پہونچی۔
حدیث جابر رض کی حدیث کہ ہر بندہ اسی
حالت پر مبعوث ہوگا جس پر مرا ہے روایت
کیا اسکو مسلم نے **ف** چونکہ موت کا
کوئی وقت نہیں اور بعث ہوگا موت کی
حالت میں اسی لیے تم صوفیہ کو دیکھتے ہو کہ اپنی
اصلاح ظاہر وباطن کا ہر وقت شدت سے
اہتمام رکھتے ہیں۔
۱۴۱ **حدیث** جو شخص اللہ کے لیئے خوشبو لگائے
وہ قیامت میں اس حالت میں آویگا کہ اسکی
خوشبو مشک سے زیادہ پاکیزہ ہوگی روایت کیا اسکو
ابو الولید صفار نے کتاب الصلاۃ میں اسحق بن ابی
طلحہ کی حدیث سے مرسلا **ف** اسمیں اس مضمون
کی اصل ہے جو میں نے اپنے شیخ رہ سے سنا ہے
کہ ہماری نیت تو خوشبو لگانے میں ہوتی ہے کہ
کہ ہم اللہ تعالی کی نظر میں اچھے معلوم ہوں کیونکہ
جو چیز واقع میں اچھی ہے وہ خدا تعالی کو بھی اچھی
ہی معلوم ہوتی ہے اس لئے کہ ان کا علم مطابق واقع
کے ہے اور اللہ میں و سب نیک نیتیں بھی اصل ہو گئیں

الاعتناء باصلاح الظاهر والباطن
لكون البعث على ما مات

التطيب لله وفضل في التطيب للناس
بشرط ان لا يكون فيه ترفع ومزاحمة

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QUR'ĀNIC THOUGHT

الحديث نية المؤمن خير من عمله الطبرانی من حديث سهل بن سعد ومن حديث النواس بن سمعان وكلاهما ضعيف **ف** والوجه فيه ان النية لا يحتمل لغائلة والعمل يحتملها ومن ثم ترى القوم ينظرون الى مناشى الاعمال ما لا ينظرون الى الاعمال ۔

الحديث ان فی الجسد مضغة اذا صلحت صلح سائر الجسد متفق علیه من حديث النعمان بن بشير **ف** صريح فی كون اصلاح القلب اصل مدار الاصلاح والمسئلة كانها روح الفن

حدیث نیت مؤمن کی زیادہ بہتر ہے اس کے عمل سے روایت کیا اسکو طبرانی نے سہل بن سعد کی حدیث سے اور نواس بن سمعان کی حدیث سے اور دونوں کے دونوں ضعیف ہیں **ف** اور وجہ اسکی یہ ہے کہ نیت میں کوئی آفت کا احتمال نہیں (کیونکہ اوسپر کسیکو اطلاع ہی نہیں) اور عمل میں اسکا احتمال ہے (مثلاً ریاء وغیرہ) اور اسیوجہ سے تم اس جماعت (صوفیہ) کو دیکھتے ہو کہ مناشی اعمال پر اس قدر نظر کرتے ہیں کہ عمل پر اوسقدر نہیں کرتے (اور منشاء عمل وہی نیت ہے)

حدیث بدن میں ایک گوشت کا لوتھڑا ہے وہ جب سنور جاتا ہے تو تمام جسد سنور جاتا ہے (مراد قلب ہے کہ اوسکی اصلاح سے تمام جسد کے اعمال درست ہو جاتے ہیں) روایت کیا اسکو بخاری و مسلم نے نعمان بن بشیر کی حدیث سے **ف** یہ حدیث صریح ہے اسمیں کہ اصلاح قلب اصل مدار ہے تمام اصلاح کا اور یہ (باقی آئندہ) مسئلہ گویا فن کی روح ہے ۔

اعلی رتبة النية فوق العمل
اعتبار نیت فوق العمل

۱۴۳

کون القلب مناط الاصلاح
بودن قلب مدار صلاح

تنبیہ متعلق ما بعد

حدیث آئندہ یعنی مصعب بن سعد کی حدیث رسالہ ہذا ہی کا جزو ہے مگر اوس کے مدلول کے مہتم بالشان ہونے کے سبب اسکو مستقل رسالہ کی شکل میں لکھدیا گیا ہے اِس کا مابعد اوس کے ماقبل ہی کی صورت میں رکھا گیا ۱۲ ۔

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QUR'ĀNIC THOUGHT

الحدیث

مع حصہ الملقب بالادراک والتوصل الی حقیقۃ الاشراک والتوسل

بعد البسملۃ والحمدلۃ والصلوٰۃ۔ یہ ایک حدیث ہے رسالہ تشرف کی جس میں معرکۃ الآراء مسئلوں کی ایک بدیع تحقیق ہے جو غائبانہ تلاش سے ملتی ہی نہ ما دامیکہ وہاں تک رسائی ہوتی ہے ایک مسئلہ توسل جو موضوع رسالہ (تشرف) میں داخل ہونے کے سبب قصداً وارد کیا گیا ہے دوسرا معیار فرق شرک اکبر و اصغر کا جو ضمناً مذکور ہوا ہے۔ ضروری اور کثیر النفع اور اہل علم کے معتنے بہ ہونے کے سبب اسکو ایک مستقل رسالہ کی شکل میں بنا دیا گیا کہ انتفاع میں سہولت ہو اور استقلال کی بنا پر اس کا ایک لقب بھی رکھدیا گیا جو عنوان میں مذکور ہے اللہ تعالیٰ اسکو نافع اور شبہات کے لیے دافع فرما دیے۔ کتبہ۔ اشرف علی آغاز محرم سنہ ۱۳۴۶ھ

حدیث۔ مصعب بن سعد عن ابیہ انہ ظن ان لہ فضلا علی من دونہ من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انما ینصر اللہ

حدیث مصعب بن سعد کی حدیث ہے روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ ان کو یہ خیال ہو گیا کہ مجکو دوسرے صحابہؓ پر بوجہ ریاست کے کچھ فوقیت ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی جو نصرت

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QUR'ANIC THOUGHT

هذه الامة
بضعفائها ودعوتهم
واخلاصهم
رواه النسائي وهو
عند البخاري
بلفظ هل تنصرون
وترزقون الا بضعفائكم
ف دل على امرين الاول
فضل الضعفاء ومن ثم ترى
اهل الله يقدمون الضعفاء
على الكبراء والثاني ثبوت ۱۴۹
التوسل بالمقبولين بذواتهم
واعمالهم الظاهرة واعمالهم
الباطنة كما تدل عليه
بضعفائها ودعوتهم و
اخلاصهم التفصيل في
المسئلة ان التوسل
بالمخلوق له تفسير ثلثة
الاول دعاءه واستغاثته
كدين المشركين
وهو حرام اجماعا

اِس امت کی ساتھہ ہی وہ بدولت اُس کے
عاجزوں کے اور اُنکی دعا و اخلاص ہی کے ہے
(تو رؤسا اُن کے محتاج ہوئے نہ کہ برعکس)
روایت کیا اسکو نسائی نے اور یہ حدیث
بخاری کے نزدیک ان الفاظ سے ہے۔
تمھاری جو نصرت کی جاتی ہے اور تم کو جو
رزق ملتا ہے یہ صرف تمھارے عاجزوں
کے بدولت ہے ف یہ حدیث دو امر پر دال
ہے ایک تو عاجزوں کی فضیلت اور اسیوجہ
سے تم اہل اللہ کو دیکھتے ہو کہ عاجزوں کو
رؤسا پر مقدم رکھتے ہیں اور دوسرا
مقبولین سے توسل کا ثبوت اُنکی ذات سے بھی
اور اُن کے اعمال ظاہرہ و باطنہ کے ساتھ
بھی چنانچہ اِس مجموعہ پر یہ الفاظ دلالت کرتے
ہیں کہ بدولت اُس کے عاجزوں کے اور اُنکی
دعا و اخلاص کے (الفاظ عاجز ذات پر دال ہے
اور دعا عمل ظاہر پر اور اخلاص عمل باطن پر)
اور اِس مسئلہ میں تفصیل یہ ہے کہ توسل بالمخلوق
کی تین تفسیریں ہیں ایک مخلوق سے دعا
کرنا اور اس سے التجا کرنا جیسا مشرکین کا
طریقہ ہے اور یہ بالاجماع حرام ہے باقی

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST
FOR QUR'ANIC THOUGHT

امانت شرک جلی اور لا فیصلہ	یہ کہ یہ شرک جلی بھی ہے یا نہیں سو اس کا معیار یہ ہے کہ اگر یہ شخص اس مخلوق کے

سلہ حاصل اس اعتقاد تاثیر و عدم اعتقاد تاثیر کے معیار فرق کا یہ ہے کہ بعض کا تو یہ عقیدہ ہوتا ہے کہ اللہ نے کسی خاص مخلوق کو جو اس کا مقرب ہے کچھ قدرت مستقلہ نفع و ضرر کی اس طرح سے عطا فرما دی ہے کہ اُس کا اپنے معتقد و مخالف کو نفع و ضرر پہونچانا مشیت جزئیہ حق پر موقوف نہیں گو اگر روکنا چاہے پھر قدرت حق ہی غالب ہے جیسے سلاطین اپنے نائبین و حکام کو خاص اختیارات اس طرح دیدیتے ہیں کہ اون کا اجرا او سوقت سلطان اعظم کی منظوری پر موقوف نہیں ہوتا گو روکنا چاہے تو سلطان ہی کا حکم غالب رہے گا سو یہ عقیدہ تو اعتقاد تاثیر ہے اور مشرکین عرب کا اپنے آلہہ باطلہ کے ساتھ یہی اعتقاد تہا، اور بعض کا یہ عقیدہ ہوتا ہے کہ ایسی قدرت مستقلہ تو کسی مخلوق میں نہیں مگر بعض مخلوق کو قرب و قبول کا ایسا درجہ عطا ہوتا ہے کہ وہ اپنے متوسلین کیلئے سفارش کرتے ہیں پہر اوس سفارش کے بعد قبول میں تخلف کبھی نہیں ہوتا اور اوس سفارش کی تحصیل کے لیئے اُسکے ساتھ بلاواسطہ یا بواسطہ معاملہ مشابہ عبادت کرتے ہیں یہ عقیدہ اعتقاد تاثیر نہیں ہے لیکن بلا دلیل شرعی بلکہ خلاف دلیل شرعی ایسا عقیدہ رکہنا معصیت اعتقادیہ ہے اور مشابہ عبادت معاملہ کرنا معصیت عملیہ ہے اور اسی مشابہت کے سبب اطلاقات شرعیہ میں اسکو مشرک کہدیا جاتا ہے ہذا ما سنح لی واللہ اعلم"

۱۴۵

تتمیم لزیادۃ التفہیم

تقریر مذکور فارق بین الشرکین جو کہ ماخوذ ہے کلیات شرعیہ سے اپنے دونوں دعووں کے اعتبار سے ایک یہ کہ مشرکین اس تصرف غیر مقید بالاذن کے قائل تہے دوسرے یہ کہ تصرف مقید بالاذن کا قائل ہونا شرک اکبر نہیں زیادت اتناع میں محتاج تہی دلائل جزئیہ کی جن سے ایک مدت تک باوجود فکر ذہن خالی رہا الحمد للہ کہ پرسوں اور کل میں علی التعاقب تین دلیلیں ذہن میں آئیں اور بعض ہے گذری جن کا مجموعہ دونوں دعووں میں تردد کے لیئے نافی ہے

دلیل اوّل عقلی بر اصل ہر دو شقین جو اپنی جزئیت کے سبب کلیات سے زیادہ کافی ہے وہ یہ ہے کہ مسئلہ توحید الٰہی واجب عقلی ہے خواہ بدیہی ہو یا نظری یہ دوسری بحث ہے اور کسی حکم کا وجوب عقلی مستلزم ہوتا ہے اسکی نقیض کے امتناع عقلی کو پس نقیض توحید کا حکم ممتنع ہوگا اور اس نقیض کی دو قسمیں ہیں ایک نفی آلہ کہ کفر ہے دوسری تشریک الہ آخر معہ کہ شرک ہے اور یہ قسم ہی ممتناع

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QUR'ANIC THOUGHT

اما ان اعتقد استقلالہ بالتاثیر فھو شرک کفری اعتقاداً کما ان الصلوٰۃ	موثر مستقل ہونے کا معتقد ہے تب تو یہ شرک کفری ہے جیسا کسی مخلوق کے لئے نماز وغیرہ ایسی

مستلزم ہوتا ہے اوس کے سب اقسام کے امتناع کو پس شرک کے لئے لازم ہوا کہ وہ کسی امر ممتنع کا اعتقاد ہوگا اور اس امتناع و استحالہ کی طرف نصوص بھی مشیر ہیں۔

کقولہ تعالیٰ۔ لو کان فیھما الھۃ الا اللہ لفسدتا وقولہ تعالیٰ لو کان معہ الھۃ کما یقولون اذا لابتغوا الی ذی العرش سبیلا وقولہ تعالیٰ ما اتخذ اللہ من ولد وما کان معہ من الہ اذا لذھب کل الہ بما خلق ولعلا بعضھم علیٰ بعض وقولہ تعالیٰ لو اراد اللہ ان یتخذ ولدا لاصطفیٰ مما یخلق ما یشاء سبحانہ۔ وغیرھا من الآیات علیٰ ما فسرت فی بیان القرآن۔

اور تصرف مقید بالاذن عقلاً ممتنع نہیں پس وہ شرک نہ ہوگا گو کسی تصرف منفی بالنص کا اعتقاد بوجہ مخالفت نص کے معصیت یا کفر یا بدعت ہو علیٰ اختلاف مراتب النص ومراتب المخالفۃ مگر شرک کسی حال میں نہ ہوگا اور جاہلان عرب کا مشرک ہونا نص سے ثابت ہے پس لامحالہ وہ تصرف غیر مقید بالاذن کے قائل تھے۔ اس سے بحمد اللہ دونوں دعوے ثابت ہوگئے۔ ۱۴۶

دلیل ثانی نقلی من الاقوال المنقولۃ عن العلماء الربانیین جو بوجہ صراحت موافقت اکابر کے دلیل عقلی سے زیادہ شافی ہے۔ قال القاضی محمد اعلی التھانوی فی کتاب کشاف اصطلاحات الفنون الشرک علیٰ اربعۃ انحاء الیٰ ان قال منھم من یقول ان اللہ سبحانہ خلق ھذہ الکواکب وفوض تدبیر العالم السفلی الیھا وقال بعدہ ورقۃ ان القوم یعتقدون ان اللہ فوض تدبیر کل من الاقالیم الیٰ ملک معین وفوض تدبیر کل قسم من اقسام العالم الیٰ روح سماوی بعینہ (ص ۷۷۲ و ۷۷۳)

وقال ابن القیم فی اغاثۃ اللھفان ما حاصلہ انہ تعالیٰ قال ام اتخذوا من دون اللہ شفعاء قل اولو کانوا لا یملکون شیئا ولا یعقلون قل للہ الشفاعۃ جمیعا لہ ملک السموات والارض اخبر ان الشفاعۃ لمن لہ ملک السموٰت والارض وھو اللہ وحدہ فھو الذی یشفع بنفسہ الیٰ نفسہ فیرحم عبدہ فیاذن ھو لمن یشاء ان یشفع فیہ فصارت

بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST

والصوم مما يختص بالله تعالى فالمخلوق شرك كفرى عملاً ومعاملةً لا سجدة التحية وان كانت معصيةً الا ما كان شعار الكفر كسجدة الصنم وشد الزنار

عبادت کرنا جو خاص ہے حق تعالے کے ساتھ عملاً ومعاملةً شرک کفری ہے نہ کہ سجدہ تحیت گو معصیت ہے باستثنا اوس فعل کے جو شعار کفر ہو جیسے سجدہ صنم شد زنار ورنہ نہیں

الشفاعة فی الحقیقة انما هی له والذی یشفع عنده انما یشفع باذنه وامره بعد شفاعته سبحانه تعالی وهی ارادته من نفسه ان یرحم عبده

وهذه الشفاعة الشرکیة التی اثبتها هؤلاء المشرکون ومن وافقهم وهی التی ابطلها سبحانه وتعالی فی کتابه بقوله لیس لهم من دونه ولی ولا شفیع فاخبر سبحانه انه لیس للعباد شفیع من دونه بل اذا اراد الله تعالی رحمة عبده
١٤٧ اذن هو لمن یشفع فیه بشفاعته باذنه ولیست بشفاعة من دونه والفرق بین الشفیعین کالفرق بین الشریك والعبد المامور الی ان قال فالرب تعالی هو الذی یحرك الشفیع حتی یشفع والشفیع عند المخلوق هو الذی یحرك المشفوع الیه حتی یفعل (ص ۱۱۵ الی ۱۱۸)

ان اقوال سے دعوے اولے منطوقاً اور دعوے ثانیہ مفہوماً ثابت ہے۔

دلیل ثالث نقلی من آیات رب العلمین جو عالم السرائر والضمائر کی شہادت ہونے کے سبب حجیت میں سب سے زیادہ وافی ہے وهو قوله تعالیٰ قل ادعوا الذین زعمتم من دونه فلا یملکون کشف الضر عنکم ولا تحویلا، وقوله تعالی ولا یملك الذین یدعون من دونه الشفاعة الا من اذن، وامثالهما من الآیات التی تفوت الحصر وجہ دلالت دعوے اولے پر یہ ہے کہ ان نصوص میں ملک تصرفات کی نفی کی گئی ہے اور ملک من حیث الملک کا مقتضا بلکہ حقیقت تصرف غیر مقید باذن ہے اور سیاق سے مقصود مزعومات مشرکین کا ابطال ہے اس سے معلوم ہو کہ وہ ایسے اختیارات وتصرفات کے قائل تھے جو کہ مقید باذن نہوں پس دعوے اولے ثابت ہو گیا۔ اور محل ذم کی قیود میں مفہوم مخالف معتبر ہوتا ہے اس سے دعوی ثانیہ پر بھی دلالت ہوگی والحمد لله علی اتمام النعم والهام الحکم ۔ سلخ ج ۲ سنہ ۱۳۳۶ھ ۲. منہ

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QUR'ANIC THOUGHT

والا فلا و معنى استقلاله ان الله قد فوض
اليه الامور بحيث لا يحتاج فى
امضائها الى مشيئته الجزئية و
ان قدر على عزله عن هذا التفويض
والثانى طلب الدعاء
منه وهذا جائز فيمن
يمكن طلب الدعاء منه
ولم يثبت فى الميت بدليل
فيختص هذا المعنى بالحى
والثالث دعاء الله ببركة
هذا المخلوق المقبول وهذا ۱۴۸
قد جوزه الجمهور ومنع منه
ابن تيمية واتباعه زعما
منهم انه لم يذكر
احد من العلماء انه يشرع
التوسل والاستسقاء
بالنبى والصالح
بعد موته ولا فى
مغيبه كما فى رسالته
زيارة القبور
والعجب منه

(صرف معصیت ہے) اور مستقل بالتاثیر ہونے
کے معنے یہ ہیں کہ اللہ تعالے نے یہ کام اوسکے
سپرد ایسے طور پر کر دیے ہیں کہ وہ اون کے
نافذ کرنے میں حق تعالی کی مشیت خاصہ کا
محتاج نہیں ہے گو اللہ تعالی کو یہ قدرت ہے
کہ اوسکو اس تفویض (و اختیارات) سے
معزول کر دے اور دوسری تفسیر یہ کہ مخلوق سے
دعا کی درخواست کرنا اور یہ ایسے شخص کے
حق میں جائز ہے جس سے دعا کی درخواست
ممکن ہے اور یہ امکان میت میں کسی دلیل سے
ثابت نہیں پس یہ معنی (توسل کے) زندہ
کے ساتھ خاص ہوں گے۔ اور تیسری تفسیر یہ
اللہ تعالی سے دعا کرنا اوس مقبول مخلوق
کی برکت سے اور اسکو جمہور نے جائز کہا ہے
اور ابن تیمیہ نے اور اون کے اتباع نے
منع کیا ہے اس خیال سے کہ کسی نے علماء
میں سے اسکو ذکر نہیں کیا کہ توسل یا استسقاء
کسی نبی یا صالح کے وسیلہ سے اونکی وفات
یا غیر حاضری کی حالت میں مشروع ہے
جیسا کہ اون کے رسالہ زیارۃ القبور میں یہ
تقریر مذکور ہے اور اون سے تعجب ہے کہ خود

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QUR'ANIC THOUGHT

انه نفسه قد ذكر في رسالته
المذكورة قول المجوزين
ودليلهم بما نصه قالوا
وليس في التوسل دعاء
المخلوقين ولا استغاثة
بالمخلوق لكن
فيه سوال بجاهه
كما في سنن ابن
ماجه بحق
السائلين عليك و
بحق ممشاي هذا
والله تعالى قد
جعل على نفسه حقا
الى آخر ما قال
واطال وسرد الآيات
والاحاديث ولم يجب عن هذه
الدلائل لكن مع هذا ثبت على
المنع وحقيقة هذا المعنى
الثالث اللهم ان العبد
الفلاني او العمل الفلاني فى لنا
او لفلان مقبول و مرضي

انہوں نے اپنے رسالہ مذکورہ میں مجوزین کا قول
اور اونکی دلیل بہی اس عبارت سے ذکر
کی ہے کہ وہ مجوز لوگ کہتے ہیں کہ توسل میں نہ
مخلوق سے دعا ہے اور نہ اون سے التجا ہے
لیکن اوسمیں صرف اوسکی جاہ (و مقبولیت)
کے ذریعہ سے (حق تعالیٰ سے) سوال ہے
جیساکہ سنن ابن ماجہ میں آیا ہے کہ میں
ان لوگوں کے حق سے سوال کرتا ہوں
جو آپ سے سوال کرتے ہیں اور اپنے اس
چلنے کی حق سے سوال کرتا ہوں (جو محض
۱۴۵ اخلاص کے ساتھ واقع ہوا ہے) اور اللہ تعالیٰ
نے اپنی ذات پر (مقبولین کا) حق قرار دیا ہے
اپنے قول کے ختم تک اور دور تک کہتے
چلے گئے اور اس حق کے اثبات کے لئے
آیات و احادیث بیان کی ہیں (غرض مجوزین
کی دلائل خود ذکر کئے ہیں) اور ان دلائل کا
کچھ جواب نہیں دیا لیکن باوجود اس جواب
نہ دینے کے) اس کے منع ہی پر جمے
رہے ہے اور اس معنی ثالث کی حقیقت یہ ہے
کہ اسے اللہ فلاں بندہ یا فلاں عمل ہمارا
یا فلاں بندہ کا عمل آپکے نزدیک مقبول و پسندیدہ ہے

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QUR'ĀNIC THOUGHT

عنه ولنا تلبس
وتعلق به اما
مباشرة له في العمل
واما محبة له في العبد
او عمله وانت وعدت
الرحمة بمن له هذا
التلبس فنسئلك هذه
الرحمة فيا ليت
شعري اي محذور فيه
نقلا وعقلا نعم
لو منع عنه لمصلحة ۱۵
العوام لما خالفناه لكن
الكلام في تحقيق المسئلة
فالحق فيه معنا انشاء
الله تعالى فاغتنم هذا
التحرير الكاشف
لحقيقة التوسل وحقيقة
الشرك اللتين
يتحير فيهما كثير
من الفضلاء والعقلاء

اور ہم کو اوس (بندہ یا عمل) سے تلبس اور
تعلق ہے خواہ تو اوس عمل میں ارتکاب کا
اور خواہ اوس بندہ یا اوس کے عمل میں اوس سے
محبت رکہنے کا اور آپنے ایسے شخص پر رحمت
فرمانے کا وعدہ کیا ہے جسکو یہ تلبس (و تعلق)
ہو پس ہم اوس رحمت (موعودہ) کا آپ سے
سوال کرتے ہیں (یہ حقیقت ہے اس
توسل کی) پس کاش مجکو کوئی یہ تبلاوے
کہ اس (معنے) میں کونسی خرابی نقلی یا عقلی
ہے البتہ اگر عوام کی (دینی) مصلحت کے
لیئے اِس سے منع کیا جاوے تو ہم بہی ابن تیمیہ
کی مخالفت نکرینگے لیکن کلام مسئلہ کی
تحقیق میں ہے سو اوسمیں حق ہمارے ساتھ[سلہ]
ہے انشاء اللہ تعالیٰ پس اس تحریر کو غنیمت
سمجہو جس سے حقیقت توسل کی اور حقیقت
شرک کی منکشوف ہوگئی جنمیں بہت فضلاء و عقلاء متحیر ہیں
ہیں ۔ تنبیہ مسئلہ توسل کی ضروری تحقیق مع احادیث
رسالہ نشر الطیب کی آٹہتیسویں فصل میں بہی قابل ملاحظہ ہے فقط
خاتمہ مصعب بن سعد کی حدیث جو شکل رسالہ
مستقلہ ہے ختم ہوئی +

سلہ اس تحریر کے بعد ایک تحقیق علامہ شوکانی رہ کی جواز توسل کے باب میں نظر سے گذری چونکہ ابن تیمیہ رح کے

(بقیہ حاشیہ بر صفحہ ۱۵۱)

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QURANIC THOUGHT

معتقدین شوکانی کو بھی حجت کہتے ہیں اسلئے اوسکو نقل کرنا نافع معلوم ہوا وہو ھذا (از الحدید ۹ جون)

قاضی شوکانی کا بیان۔ رہی یہ بات کہ ان اپنے مقصد کے حصول کے لیے اللہ تعالے کے دربار میں کسی شخص کو بطور وسیلہ پیش کرے تو اس میں شیخ عز الدین عبدالسلام فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی شخص کو اللہ تعالے کے دربار میں بطور وسیلہ پیش کرنا جائز نہیں ہاں نبی کریم کو وسیلہ بنانا جائز ہوگا۔ لیکن بشرطیکہ وہ حدیث صحیح ہو جو توسل بالنبی صلعم کے اثبات میں پیش کیجاتی ہے۔ شاید حدیث توسل بالنبی صلعم سے شیخ عز الدین کی مراد وہ حدیث ہو جو نسائی نے اپنے سنن اور ترمذی نے اپنے صحیح اور ابن ماجہ وغیرہ محدثین نے اپنی اپنی کتابوں میں باسند نقل کی ہے کہ ایک اندھا دربار نبی صلعم میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں اندھا ہوگیا ہوں میرے لئے خدا سے دعا کرو کہ میں بینا ہو جاؤں۔ تو آنحضرت نے فرمایا کہ وضو کرو اور دو رکعت نماز ادا کرو۔ پھر یہ دعا پڑھو اے اللہ میں تیرے نبی کی طفیل تجھ سے درخواست کرتا ہوں اور تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ یا محمد میں اپنی بینائی واپس کرانے میں تجھے (خدا کے دربار میں) سفارشی پیش کرتا ہوں اے اللہ میرے حق میں اپنے نبی کریم
151 صلے اللہ علیہ وسلم کی سفارش قبول فرما۔ پھر نبی کریم نے ارشاد فرمایا کہ ازیں بعد بھی اگر تمھیں کبھی کوئی ضرورت پیش آئے تو اسی طرح مجھے وسیلہ بناؤ (اس شخص نے نبی کریم کو وسیلہ بنایا اور آنکھوں کے لئے دعا کی) تو اللہ تعالی نے اس کو بینا کر دیا علماء حدیث مذکورہ بالا حدیث کا مطلب دو طرح بیان کرتے ہیں ایک تو یہ کہ اس حدیث میں توسل کا مطلب وہی ہے جو حضرت فاروق نے بیان کیا ہے کہ اے اللہ جب قحط پڑ جاتا تھا تو ہم تیرے نبی کو تیرے دربار میں وسیلہ پیش کیا کرتے تھے پس تو ہم پر بارش کرتا تھا اور اب ہم اپنے نبی کے چچا کو تیرے دربار میں وسیلہ پیش کرتے ہیں یہ حضرت عمر کی حدیث صحیح بخاری وغیرہ کتب میں موجود ہے تو حضرت عمر رض کا یہ مطلب ہے کہ نبی کریم صلعم کی زندگی میں بارش کی دعا کے وقت صحابہ کرام آپ کو وسیلہ بنایا کرتے تھے پھر آنحضرت کی رحلت کے بعد آپ کے چچا عباس رض کو وسیلہ بنایا جاتا تھا تو صحابہ کے توسل بالنبی کا یہ مطلب ہے کہ وہ اللہ تعالے سے اس طرح طلب باران کیا کرتے تھے کہ نبی کریم دعا فرماتے اور صحابہ بھی آپ کے ساتھ دعا کرتے تو اس طرح آنحضرت صحابہ کے لیئے خدا کے دربار میں وسیلہ ہوتے کہ سفارشی بھی ہوتے اور ان کے لیئے دعا بھی فرماتے اور دوسرا مطلب حدیث توسل

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QUR'ANIC THOUGHT

بالنبی کا یہ ہے (جو قاضی شوکانی کا مذہب ہے) کہ نبی کریم کو حاجات میں وسیلہ بنانا صرف زندگی کی حالت سے مخصوص نہ تھا بلکہ جس طرح زندگی میں آپ کو وسیلہ بنایا جاتا تھا اسی طرح انتقال کے بعد بھی آپ کو وسیلہ بنانا جائز ہے اور جس طرح آپ کی موجودگی میں آپ سے توسل جائز تھا اسی طرح عدم موجودگی میں بھی جائز تہا۔ یہ بالکل واضح ہے کہ نبی کریم کو آپ کی زندگی میں وسیلہ بنانا اور آپ کے انتقال کے بعد دوسرے بزرگوں کو وسیلہ بنانا صحابہ کرام کے اجماع سکوتی سے ثابت ہے کیونکہ جب حضرت فاروق رضؓ نے حضرت عباسؓ کو وسیلہ بنایا تو کسی صحابی نے بھی اس کا خلاف نہیں کیا۔ میرے خیال میں جواز توسل کو نبی کریم سے مخصوص کر دینا جیسا کہ عزالدین کو وہم ہوا ہے اس کی کوئی وجہ نہیں اس عدم تخصیص کی دو دلیلیں ہیں پہلے تو وہی صحابہ کا اجماع جس سے ہم مطلع کر چکے ہیں اور دوسری دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کے دربار میں ارباب فضل اور کمال کو بطور وسیلہ پیش کرنے کا دراصل یہ مطلب ہے کہ ان کے اعمال صالحہ اور کمالات کو وسیلہ بنایا جاتا ہے کیونکہ کوئی شخص وسیلہ بننے کے قابل ہی تب ہوتا ہے جبکہ وہ اعمال صالحہ کرے تو گویا جب کوئی شخص یوں کہے کہ اے اللہ میں فلاں صاحب کمال کو تیرے دربار میں وسیلہ پیش کرتا ہوں تو اس کا وسیلہ ۱۵۲
بنانا بلحاظ کمال کے ہوگا۔ اور نیک عمل کو وسیلہ بنانا حدیث سے ثابت ہے جیسا مسلم و بخاری وغیرہ میں موجود ہے کہ نبی کریم نے ان تین شخصوں کا قصہ بیان کیا جو غار میں تھے اور غار کے منہ پر پتھر آگیا تھا ان میں سے ہر ایک نے اپنے بڑے عمل کو وسیلہ بنایا اور پتھر غار سے ہٹ گیا تو اگر اعمال صالحہ سے توسل ناجائز ہوتا یا شرک ہوتا جس طرح عزالدین وغیرہ سخت گیر لوگ کہتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان تین آدمیوں کی دعا قبول نہ کرتے اور نبی کریم صلعم ان کا قصہ بیان کرنے کے بعد ان کے فعل توسل کو ضرور ناجائز قرار دیتے (قاضی مرحوم توسل کو ثابت کرکے اب منکرین توسل کے دلائل کا جواب دیتے ہیں اور فرماتے کہ جب یہ واضح ہوگیا کہ توسل جائز ہے تو) اب معلوم ہوگیا کہ جو دلائل منکرین توسل پیش کرتے ہیں۔ مثلاً ما نعبدهم الا ليقربونا الى الله زلفى) اور فلا تدعوا مع الله احدا اور له دعوة الحق والذين يدعون من دونه لا يستجيبون لهم بشئ) ہمارے دعوی جواز توسل بالنبی والصالحین کے لیے مضر نہیں بلکہ اگر ان آیات کو امتناع توسل کے لیئے پیش کیا جائے گا تو یوں کہا جائے گا کہ محل نزاع اور امتناع

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QURANIC THOUGHT

توسل سے یہ دلائل بالکل اجنبی ہیں کیونکہ مشرکوں کے اس قول سے (کہ ما نعبدھم الا الخ) صاف یہ واضح ہے کہ مشرک قرب الٰہی حاصل کرنے کے لئے بتوں کی عبادت کیا کرتے تھے جو شخص کسی بزرگ کو وسیلہ بناتا ہے وہ اس کی عبادت نہیں کرتا بلکہ یہ سمجھکر خدا کے دربار میں اس کی عزت ہے اس کو وسیلہ بناتا ہے۔ اسی طرح یہ آیت (فلا تدعوا مع اللہ الخ) جواز توسل کے خلاف نہیں کیونکہ اس میں تو صرف یوں کہا گیا ہے کہ خدا کے ساتھ کسی دوسرے کو نہ پکارو اور یوں نہ کہو یا اللہ یا فلاں اور جو کسی بزرگ کو وسیلہ بناتا ہے وہ تو صرف اللہ کو پکارتا ہے ہاں اللہ کے کسی نیک آدمی کو بوجہ کمال وسیلہ بناتا ہے جسطرح ان غار جانے تین اشخاص نے اپنے نیک اعمال کو وسیلہ بنایا تھا اور اسی طرح آیۃ والذین یدعون من دونہ الخ جواز توسل کے خلاف نہیں کیونکہ مشرک تو انکو بلاتے تھے جو ان کی سنتے نہیں تھے۔ اور خدا کو جو ان کی سنتا ہے اس کو نہیں بلاتے لیکن کسی بزرگ کو وسیلہ بنانیوالا تو صرف اللہ کو بلاتا ہے کسی دوسرے کو نہیں بلاتا۔

ہمارے کلام سابق سے منکرین توسل کے تمام دلائل کی بھی قلعی کھل جاتی ہے اور یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ ان دلائل کو منع توسل سے دور کا بھی واسطہ نہیں مثلاً ان کا یہ استدلال کہ
۴۳ یوم لا تملک نفس لنفس شیئا والامر یومئذ للہ الخ) جواز توسل کے منافی نہیں کیونکہ اس آیت میں صرف یہ بیان ہو رہا ہے کہ قیامت کو سب اختیارات اللہ کو ہوں گے۔ اور کسی دوسرے کو کوئی اختیار نہیں ہوگا لیکن جو شخص کسی بزرگ کو وسیلہ بناتا ہے اس کا تو کبھی یہ عقیدہ نہیں ہوتا کہ یہ بزرگ اختیارات اخروی میں خدا کا شریک ہے جو یہ عقیدہ رکھے کہ غیر اللہ کو امر آخرت میں کچھ اختیار ہے اس کو تو ہم بھی گمراہ سمجھتے ہیں لیکن متوسل کا یہ عقیدہ ہرگز نہیں ہوتا۔ اسی طرح منکرین توسل کا آیت لیس لک من الامر شئی وآیہ قل لا املک لنفسی نفعا ولا ضرا سے استدلال کرنا غلط ہے کیونکہ ان آیتوں میں تو اس کی تصریح ہو رہی ہے کہ نبی کریم صلعم کو امر اللہ میں کوئی دخل نہ ہوگا۔ اور یہ کہ نبی کریم جب اپنے نفع نقصان کے مالک نہیں تو دوسرے کے نفع نقصان کے کس طرح مالک ہو سکتے ہیں۔ لیکن کسی نبی یا ولی یا عالم کے توسل کے عدم جواز میں۔ ان آیتوں کو کیا دخل متوسل کا تو یہ عقیدہ نہیں ہوتا کہ غیر اللہ کو امر آخرت یا نفع نقصان میں کوئی اختیار ہے۔

توسل کا انکار نبی کریم کی شفاعت کا انکار ہے اور شفاعت کا انکار قرآن کا انکار ہے۔ کیونکہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلعم کو مقام محمود یعنی مقام شفاعت ملنے کے

اعزاز سے مشرف فرمایا ہے۔ اور مخلوق کو یہ ہدایت کی ہے کہ آپ کے لیئے اللہ تعالے سے اس شرف عظیم کی درخواست کیا کریں۔ اور اللہ تعالے نے نبی کریم کو فرمایا ہے کہ مقام محمود کی سبت دعا کیا کرو۔ آپ کو دیا جائے گا اور امت کے سفارش کرو۔ تمہاری سفارش مقبول ہوگی۔ ہاں شفاعت کا حق اللہ کی اجازت سے ہوگا۔ پھر خاص اس کو جس کو اللہ پسند فرمائیں اسی طرح منکرین توسل کا نبی کریم کے اس ارشاد کو کہ اے فلاں بن فلاں میں اللہ کی طرف سے تیرے لیئے کسی چیز کا مالک نہیں۔ پیش کرنا۔ جواز توسل کے خلاف نہیں کیونکہ اس کا تو صرف یہ مطلب ہے کہ جب کسی کو اللہ نفع یا نقصان پہنچانا چاہے۔ تو میں اس کا خلاف نہیں کر سکتا۔ اور یہ بات ہر مسلمان جانتا ہے۔ لیکن یہ کہاں سے ثابت ہوا کہ توسل ناجائز ہے۔ کیونکہ متوسل کا یہ عقیدہ تو نہیں ہوتا کہ وسیلہ امر اللہ میں دخیل ہے بلکہ اس کا تو یہ مطلب ہوتا ہے کہ اختیار کلی صرف اللہ کو ہے۔ اور میں اسی سے درخواست کرتا ہوں۔ ہاں کسی اپنے بزرگ کو جس کے طفیل دعا قبول ہو سفارشی بناتا ہوں اور وسیلہ پیش کرتا ہوں +

(ترجمہ در تضید مصنفہ قاضی شوکانی)

۱۵۴

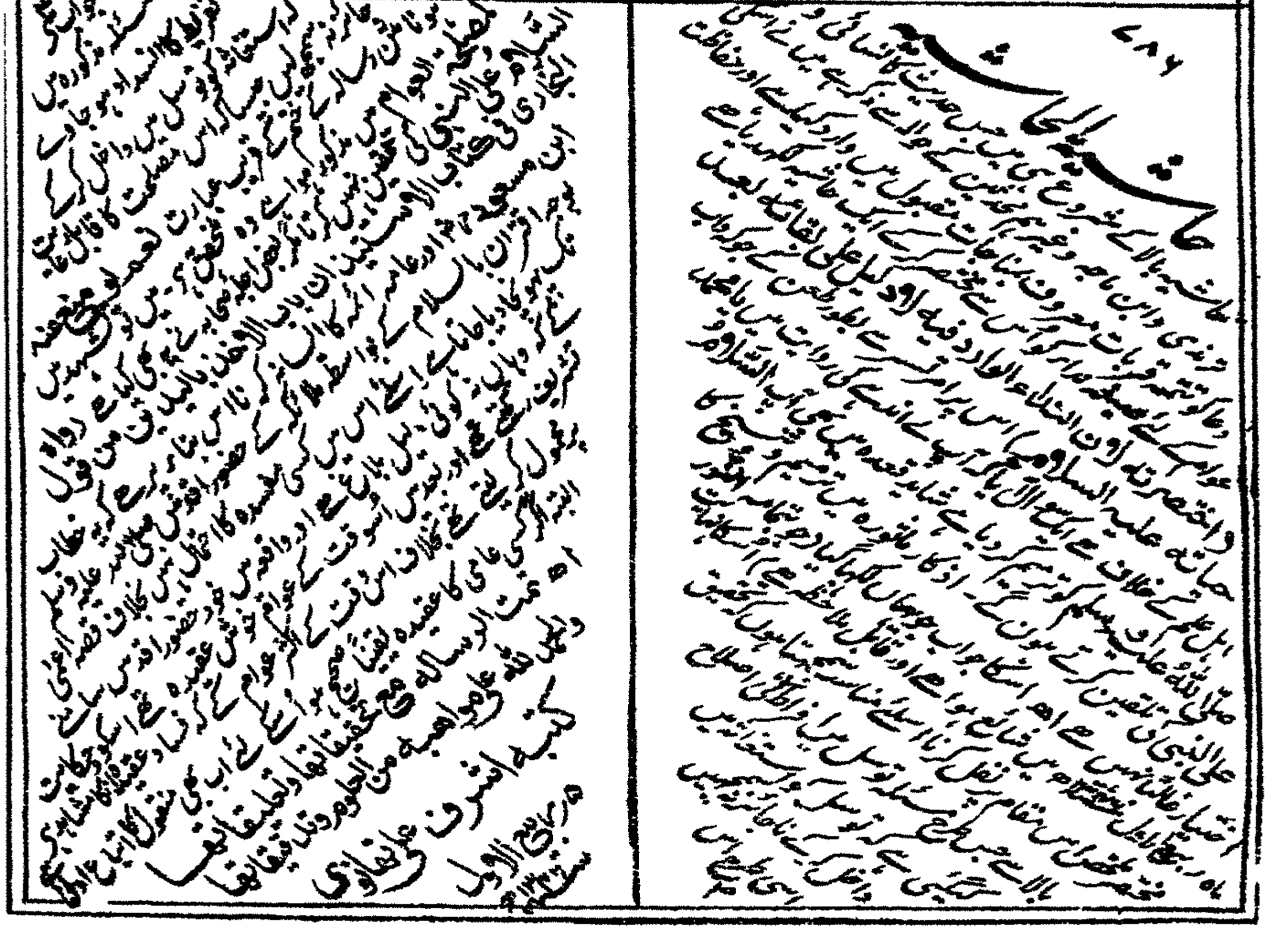

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
PRINCE GHAZI TRUST FOR QUR'ANIC THOUGHT

الحديث حديث ابن عباسؓ ان قوما تفكروا فى الله عز وجل فقال النبى صلى الله عليه وسلم تفكروا فى خلق الله ولا تتفكروا فى الله فانكم لن تقدروا قدره ابو نعيم فى الحلية بالمرفوع منه باسناد ضعيف ورواه الاصبهانى فى الترغيب والترهيب من وجه اخر اصح منه **ف** صريح فيما قالوا من امتناع ادراك كنهه تعالى ذاتا او صفة لا فعلا لكونه داخلا فى المخلوق

حدیث حضرت ابن عباسؓ کی حدیث کہ ایک قوم نے حق تعالیٰ میں تفکر کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (اطلاع پاکر) فرمایا خلق اللہ میں تفکر کرو اللہ میں تفکر مت کرو تم اوسکا اندازہ نہ کرسکوگے روایت کیا اسکو ابو نعیم نے حلیہ میں اس کے مرفوع حصہ کو اسناد ضعیف سے اور روایت کیا اسکو اصبہانی نے ترغیب و ترہیب میں دوسرے طریق سے جو اوس سے اصح ہے **ف** یہ صریح ہے اوس مضمون میں جو عارفین نے کہا ہے کہ حق تعالیٰ کی ذات یا صفات کا ادراک بالکنہ ممتنع ہے مگر فعل کا ادراک ممتنع نہیں کیونکہ فعل مخلوق میں داخل ہے جسمیں تفکر کی اجازت ہے۔

كتاب ذكر الموت

کتاب ذکر الموت

الحديث تحفة المؤمن الموت رواه ابن ابى الدنيا فى كتاب الموت والطبرانى والحاكم من حديث عبد الله بن عمرو مرسلا باسناد حسن

الحديث الموت كفارة لكل مسلم

حدیث مومن کا تحفہ موت ہے روایت کیا اسکو ابن ابی الدنیا نے کتاب الموت میں اور طبرانی اور حاکم نے عبد اللہ بن عمر کی حدیث سے مرسلا سند حسن سے

حدیث دیگر موت کفارہ ہے ہر مسلمان

تصحیح } رسالہ تشرف بابت ربیع الاول ۱۳۶۱ھ ص ۳۰ س ۱۹ (غلط) لکھدیا گیا ہے اس کا مابعد (صحیح) لکھدیا گیا ہے یہ اور اس کا مابعد ۱۲

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفیة الامیر غازی للفکر القرآنی
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QUR'ĀNIC THOUGHT

ابونعیم فی الحلیة والبیهقی
فی الشعب والخطیب فی
التاریخ عن حدیث
انس قال ابن العربی
فی شرح المریدین
انه حسن صحیح وضعفه
ابن الجوزی وقد
جمعت طرقه فی جزء
ف صریحان فی فضل
الموت ومن ثم یحبه اهل الله

فضل الموت

۱۵۹ **الحدیث** قال لعبد الله بن عمر اذا
اصبحت فلا تحدث نفسك بالمساء
ابن حبان ورواه البخاری من قول ابن عمر فی
آخر حدیث کن فی الدنیا کانك غریب
الحدیث حدیث ابن عباس
کان یخرج یهریق الماء فیمسح بالتراب
فاقول الماء منك قریب
فیقول ما یدرینی لعلی
لا ابلغه ابن المبارك
فی الزهد وابن ابی الدنیا
فی قصر الامل والبزار

(کے گناہ) کا روایت کیا اسکو ابونعیم نے حلیہ
میں اور بیہقی نے شعب میں اور خطیب نے
تاریخ میں انسؓ کی حدیث سے ابن العربی
نے شرح المریدین میں کہا ہے کہ یہ حسن صحیح
ہے اور ابن الجوزی نے اسکو ضعیف کہا
ہے اور میں نے اس کے طرق کو ایک جزو
میں جمع کر دیا ہے۔ **ف** یہ دونوں حدیثیں
فضیلت موت میں صریح ہیں اسی لیے اہل اللہ
اوس کو محبوب رکھتے ہیں (اوس سے متوحش
نہیں ہوتے)

حدیث حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
نے عبد اللہ بن عمر کو فرمایا کہ جب تم صبح
کرو تو اپنے نفس سے شام کی بابت
باتیں مت کرو (کہ شام کو یہ کروں گا)

حدیث دیگر ابن عباس کی حدیث کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لیجاتے
اور پیشاب کرتے اور دروازہ پر تیمم فرمالیتے
میں عرض کرتا کہ پانی تو آپ سے قریب ہے آپ
فرماتے شاید میں پانی تک نہ پہونچ سکوں
روایت کیا اسکو ابن المبارک نے زہد میں
اور ابن ابی الدنیا نے قصر امل میں اور بزار نے

This file was downloaded from QuranicThought.com

بسند ضعیف **ف** صریحان
فی استحضار الموت وهو
کالعادة العامة للقوم

الحدیث حدیث عائشة
ما من رجل یزور قبر
اخیه ویجلس عنده
الا استانس به ورد علیه
حتی یقوم ابن ابی الدنیا
فی القبور وفیه
عبد الله بن سمعان
ولم اقف علی حاله
ورواه ابن عبد البر
فی التمهید من حدیث
ابن عباس نحوه وصححه عبد الحق
الاشبیلی **ف** صریح
فی ادراك المیت واتفق علیه
اهل الکشف۔

الحدیث ما المیت فی
قبره الا کالغریق المتغوث
ینتظر دعوة تلحقه من ابیه
او من اخیه او صدیق له

بسند ضعیف **ف** دونوں حدیث صریح ہیں
استحضار موت میں اور یہ صوفیہ کی مثل
عادت عامہ کے ہے۔

حدیث حضرت عائشہؓ کی حدیث کوئی
ایسا شخص نہیں کہ اپنے بھائی کی قبر کی زیارت
کرے اور اوس کے پاس بیٹھے مگر وہ اس سے
مانوس ہوتا ہے اور اوسکو (سلام کا) جواب
دیتا ہے یہاں تک کہ یہ اوٹھ کھڑا ہوا
روایت کیا اسکو ابن ابی الدنیا نے قبور
میں اور اس (کی سند) میں عبد اللہ
۱۵۷ بن سمعون ہے اور میں اوس کے حال
واقف نہیں ہوں اور روایت کیا اسکو
ابن عبد البر نے تمہید میں ابن عباس کی
حدیث سے اسی کی قریب اور تصحیح کی
اسکی عبد الحق اشبیلی نے **ف** صریح ہے
میت کے صاحب ادراک ہونے میں۔ و
اسپر اہل کشف متفق ہیں۔

حدیث میت کی حالت قبر میں
بالکل ڈوبتے ہوئے کی سی ہے جو [illegible]
[illegible] منتظر رہتا ہے [illegible]
[illegible]

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QUR'ĀNIC THOUGHT

الحديث ابو منصور الديلمي
في مسند الفردوس
من حديث ابن عباس
وفيه الحسن بن علي بن
عبد الرحمن قال
الذهبي حدث عن
هشام بن عمار بحديث
باطل وتمامه فاذا
لحقته كانت احب اليه
من الدنيا وما فيها
وان هدايا الاحياء ۱۵۸
للاموات الدعاء
والاستغفار **ف** صريح
في نفع اعمال الاحياء
للاموات سواء كانت دعاء
كما في هذا الحديث او طاعة مالية
وبدنية كما في نصوص اخر والاول
متفق عليه بين الامة والثاني
بين اهل السنة والثالث فيه
اختلاف اهل السنة واثبته الحنفية

طرف سے پہونچ جاوے الحدیث (روایت
کیا اسکو ابو منصور دیلمی نے مسند الفردوس میں
ابن عباس کی حدیث سے اور اس میں حسن بن علی
بن عبد الرحمن ہے ذہبی نے کہا ہے کہ اس نے
ہشام بن عمار سے ایک غلط حدیث روایت
کردی اور تتمہ اس کا یہ ہے کہ جب وہ دعا
اوسکو پہونچتی ہے تو وہ اوس کے نزدیک تمام
دنیا و ما فیہا سے زیادہ محبوب ہوتی ہے اور
احیاء کے ہدایا اموات کیلیے دعا و استغفار
ہے **ف** یہ صریح ہے اس میں کہ احیاء کے
اعمال اموات کو نافع ہوتے ہیں خواہ دعا
ہو جیسا اس حدیث میں ہے خواہ طاعت
مالیہ ہو خواہ طاعت بدنیہ ہو۔ جیسا
دوسری نصوص میں ہے اور اول تمام
امت میں متفق علیہ ہے (حتیٰ کہ فرق باطلہ
بھی اس کے قائل ہیں اسی لیے اس حدیث
کا مجروح ہونا مضر نہیں اجماع سے اس کا
مضمون ثابت ہے) اور ثانی اہل سنت کے درمیان
(متفق علیہ ہے) اور ثالث میں اہل سنت کا بھی
اختلاف ہے اور حنفیہ اوسکا اثبات کرتے ہیں

(باقی آئندہ)

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
PRINCE GHAZI TRUST FOR QURANIC THOUGHT

الحدیث حدیث صہیب
فی قوله تعالیٰ للذین احسنوا
الحسنیٰ وزیادة رواه مسلم
کما ذکره المصنف قلت
وهو قال (صهیب) قرأ
رسول الله صلی الله علیه
وسلم قوله تعالیٰ للذین
احسنوا الحسنیٰ وزیادة
قال اذا دخل اهل
الجنة الجنة واهل النار
النار نادی منادیا
اهل الجنة ان لکم
عند الله موعدا یرید
ان ینجزکموه قالوا
ما هذا الموعد الم
یثقل موازیننا
ویبیض وجوهنا ویدخلنا
الجنة ویجرنا من النار
قال فیرفع الحجاب
وینظرون الی وجه الله
عز وجل فما اعطوا شیئا

حدیث صہیب کی حدیث اس آیت کے
متعلق کہ جن لوگوں نے نیک کام کیے
ان کے لیے اجر نیک ہے اور ایک زائد انعام
ہے روایت کیا اسکو مسلم نے جیسا کہ مصنف
نے ذکر کیا میں (یعنی عراقی) کہتا ہوں کہ
وہ حدیث یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے یہ آیت پڑھی للذین احسنوا
الحسنیٰ وزیادة (جس کا ترجمہ اوپر گذر چکا ہے
اور) فرمایا جب اہل جنت جنت میں اور اہل نار
نار میں داخل ہو چکیں گے ایک پکارنے والا
۱۵۹ پکاریگا اے اہل جنت تمھارے لئے اللہ تعالیٰ
کے نزدیک ایک وعدہ ہے وہ تم سے اسکو
پورا کرنا چاہتا ہے اہل جنت (تعجب سے)
کہیں گے وہ وعدہ کیا ہے کیا اللہ تعالیٰ
نے ہماری میزان کو (نیکیوں سے) وزنی نہیں
فرمادیا اور کیا ہمارے چہروں کو سفید نہیں کر دیا
اور کیا ہم کو جنت میں داخل نہیں کر دیا اور
کیا ہم کو دوزخ سے نہیں بچا لیا اب
اس سے بڑھکر کیا ہوگا جو انھیں ملتا ہے)
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پس
حجاب اٹھا دیا جاویگا اور حق تعالیٰ کے

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QUR'ANIC THOUGHT

احب اليهم من النظر اليه **ف**
دل على رويته تعالى وهو ظاهر
يدل على روية الذات وهو
مذهب الجمهور وذهب
البعض الى كونها تجليا مثاليا
كما في حديث مسلم ايضا
عن ابي هريرة لما سألوه صلى
الله عليه وسلم هل نرى ربنا
يوم القيمة قال صلى الله عليه وسلم
فياتيهم الله في صورته التي يعرفون
فيقول انا ربكم فيقولون انت ١٦٠
ربنا الحديث والله تعالى منزه
عن الصورة فاقرب تاويلاتها
هو التجلي المثالي والمبهم يحمل على
المفسر هذا ما قالوه لكن الظاهر ان
هذه الرؤية في الموقف يوم القيمة
غير الرؤية التي في الجنة لكرامة
اولياء الله تعالى وانما هذه للامتحان
صرح به الخطابي كما نقل عنه النووي
في شرح مسلم ولا نسلم الابهام
فان قوله عليه السلام ينظرون

روئے مبارک کی طرف نظر کریں گے سو ان کو
کوئی چیز ایسی عطا نہیں ہوئی جو ان کے
نزدیک حق تعالیٰ کی طرف نظر کرنے سے
زیادہ محبوب ہو۔ **ف** یہ حدیث رویت
باری تعالیٰ پر صریح دال ہے اور یہ حدیث اپنے
ظاہر الفاظ سے رویتِ ذات پر دلالت
کرتی ہے اور یہی مذہب ہے جمہور کا اور بعضے
اس رویت کے تجلی مثالی ہونے کی طرف گئے
ہیں جیسا کہ مسلم ہی کی دوسری حدیث میں
حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے جبکہ
بعض صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے سوال کیا کیا ہم قیامت کے دن
اپنے رب کو دیکھیں گے آپ کے اس ارشاد
تک کہ پھر اللہ تعالیٰ ان کے پاس تشریف
لاویں گے اپنی اس صورت میں جس کو
یہ پہچانتے ہوں گے اور فرمائیں گے کہ میں
تمہارا رب ہوں وہ لوگ عرض کریں گے
آپ ہمارے رب ہیں الخ (تو اس حدیث
میں اللہ تعالیٰ کے لئے لفظِ صورت وارد ہے
اور اللہ تعالیٰ صورت سے منزہ ہیں (پس
لامحالہ یہ ماؤل ہوگا) اور سب تاویلات

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QUR'ANIC THOUGHT

الی وجہ اللہ تعالیٰ صریح فی رؤیۃ
العین فلا یفسرہا بالتجلی المثالی
ولتمیم الفائدۃ انقل لک ذالک
الحدیث مع توجیہ بعض اجزائہ
علی اصول القوم واللفظ لابی سعید
الخدری حین یقال لاہل الموقف
لیتبع کل امۃ ما کانت تعبد وفی
اخرہ حتی اذا لم یبق الا من کان
یعبد اللہ تعالیٰ من بر وفاجر اتاہم
رب العلمین فی ادنی صورۃ من
التی راوہ فیہا ای عرفوہ بہا
کما فی لفظ ابی ہریرۃ وتبقی ہذہ
الامۃ فیہا منافقوہا فیاتیہم اللہ
فی صورۃ غیر صورتہ التی یعرفون
الحدیث ای قبل ذلک فی الدنیا
ویکون ہذا تجلیا مثالیا کما ہو
ظاہر صدق لفظ الصورۃ
قال فماذا تنتظرون تتبع کل امۃ ما کانت تعبد
قالوا یا ربنا فارقنا الناس
افقر ما کنا الیہم ولم
نصاحبہم فیقول انا ربکم

میں قریب تر تاویل تجلی مثالی ہے اور مبہم کو
مفسر پر محمول کیا جاتا ہے (پس رویت کا
بطریق مثالی ہونا ثابت ہو گیا) یہ وہ قول
ہے جو اپنے مطلوب پر استدلال میں
انہوں نے کہا ہے لیکن (یہ استدلال کافی
نہیں کیونکہ) ظاہر یہ ہے کہ یہ رویت جو قیامت
کے دن موقف میں ہوگی اس رویت سے
مغائر ہوگی جو جنت میں مقبولان حق کے
اکرام کے لیئے ہوگی اور یہ (موقف کی رویت)
تو محض امتحان کے لیئے ہوگی (جیسا عنقریب
آتا ہے) خطابی نے اس تغائر کی تصریح کی ۱۶۱
ہے جیسا کہ نووی نے شرح مسلم میں ان سے
نقل کیا ہے اور ہم ابہام کو تسلیم نہیں کرتے۔
کیونکہ یہ قول ینظرون الی وجہ اللہ تعالیٰ
رویت عین میں صریح ہے پس اسکی تجلی مثالی
کے ساتھ مفسر نہ کریں گے اور تتمیم فائدہ کیلئے
میں اس حدیث کو مع اس کے بعض اجزا
کی توجیہ بنا پر اصول قوم کے ابو سعید خدری
کے الفاظ سے نقل کرتا ہوں جبکہ اہل موقف
سے کہا جاویگا ہر جماعت کو چاہیئے کہ اپنے
معبود کے ساتھ ہو لے اور اس حدیث کے

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QUR'ANIC THOUGHT

فيقولون نعوذ بالله منك
لا نشرك بالله شيئا مرتين او ثلثا
حتى ان بعضهم ليكاد ان ينقلب
(عن الصواب ويرجع عنه
للامتحان الشديد الذي
جرى قاله النواوي ولعل
وجه انكارهم ان الوجه الذي
يعرفون به الحق في الدنيا
تجلي مثالي ايضا على اوضاع
مختلفة في اذهان مختلفة
ويكون هذا التجلي المثالي المحشري ١٦٢
كما دل عليه قوله عليه
السلام في ادنى صورة من
التي رأوه فيها الحديث ولعل
حكمته الامتحان كما سبق
عن الخطابي والنواوي يعني
امتحان ايمانهم ودعواهم
التوحيد وقولهم فارقنا
الناس فيتجلى لهم في غير
صورتهم الذهنية ولم
يخلق فيهم علما ضروريا بكونه تجليا ربانيا

آخر میں ہے کہ یہاں تک کہ جب کوئی باقی
نہ رہے گا بجز ان لوگوں کے جو اللہ تعالیٰ
کی عبادت کرتے تھے خواہ نیک ہوں یا بد
اسوقت رب العالمین ان کے پاس ایسی صورت
میں تشریف لاویں گے جو اس صورت سے مابعد
کے درجہ میں ہوگی جسمیں پہلے دیکھا تھا یعنی
جس صورت سے پہلے معرفت حاصل تھی جیسے
ابوہریرۃ رضہ کے الفاظ میں اس طرح ہے
کہ یہ امت باقی رہ جاوے گی جسمیں منافقین بھی
ہوں گے پس اللہ تعالیٰ ان کے پاس ایک
ایسی صورت میں آویں گے جو ان کی اس صورت
سے غیر ہوگی جسکی ان لوگوں کو معرفت
حاصل تھی یعنی اس سے قبل دنیا میں پس دیکھنے
جو دیکھنے کی تفسیر معرفت سے کی ہے وہ اس
دلیل سے ثابت ہوگئی اور یہ رویت تجلی
مثالی ہوگی جب لفظ صورت کا ظاہر مدلول ہے)
پھر ارشاد ہوگا تم کس چیز کے منتظر ہو ہر
جماعت اپنے معبود کے ساتھ جاوے
وہ لوگ عرض کریں گے اے ہمارے رب
ہم (صرف آپ کے لئے) دوسرے لوگوں سے
ایسی حالت میں جدا ہوئے۔

(باقی آئندہ)

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QURANIC THOUGHT

فلما انكروها ظهر صدق دعواهم
التوحيد حيث نفوا ربوبية
ما زعموه غير الرب ولعل
الانقلاب عن الصواب
هو لغلبة الاهوال على
عقولهم بحيث لا يبعد ان
ينكروا التجلي المثالي
الاخر الاتي فيما بعد
قياسا لاحدهما
على الآخر فيقول
هل بينكم وبينه
اية فتعرفونه
بها فيقولون نعم
فيكشف عن ساق ۔
فلا يبقى من كان
يسجد لله من تلقاء
لنفسه الا اذن له
بالسجود ولا يبقى
من كان يسجد اتقاء
ورياء الا جعل الله
ظهره طبقة واحدة

کہ ہم کو اون کی طرف سخت احتیاج تھی اور
اون کا ساتھ نہیں دیا (پس اسوقت آپ کو
چھوڑ کر کہاں جائیں) حق تعالی ارشاد فرماوین
گے میں تمہارا رب ہوں (چونکہ اوس تجلی میں حق
تعالی کو پہچانیں گے نہیں اسلئے) وہ لوگ
کہیں گے کہ ہم اللہ تعالے کی پناہ مانگتے ہیں
تجھ سے ہم اللہ تعالے کے ساتھ کسیکو شریک
نہیں کرتے دو بار یا تین بار ایسا کہیں گے
یہاں تک کہ بعضے تو بالکل اس کے قریب
ہو جائیں گے کہ (امر صواب سے منقلب
۱۶۳ ہو جائیں (اور اوس سے ہٹ جائیں
بسبب امتحان شدید کے جو کہ جاری
ہوگا یہ نووی نے کہا ہے اور ان لوگوں
کے اس انکار کی کہ تو ہمارا رب نہیں
شاید یہ وجہ ہے کہ جس صفت سے حق تعالے
کی اونکو دنیا میں معرفت حاصل ہے وہ بھی
تجلی مثالی ہے جو ازمان مختلفہ میں اوضاع
مختلفہ پر ہے اور یہ تجلی مثالی ذہنی اسوقت
کی تجلی مثالی محشری پر منطبق ہوگی نہیں
جیسا کہ اسپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کا یہ ارشاد دال ہے فی ادنے صورۃ من

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QUR'ANIC THOUGHT

كلما اراد ان
يتجلى بغير علي
تعالى قال القاضي
عياض كما نقله
عنه النووي
قيل المراد
بالساق هنا
نور عظيم وورد
ذلك في حديث
عن النبي صلى الله
عليه وسلم قلت ١٦٤
ويخلق الله
فيهم علما
ضروريا بكونه
تجليا ربانيا
وان لم يعرفوه
به قبل ذلك
والله اعلم ثم
يرفعون رؤسهم
وقد تحول
في صورته التي

التی رأوہ بہا اور شاید حکمت اِس تغائر تجلی
کی امتحان ہو جیسا خطابی و نووی سے
اوپر مذکور ہوا ہے یعنی امتحان اون کے
ایمان کا اور اُن دعوے توحید کا اور
اون کے اس قول کا کہ ہم لوگوں سے
جدا ہو گئے تھے۔ پس اِس امتحان کے
لئے اون کے سلئے اون کی صورت
ذہنیہ سے مغائر صورت میں تجلی
فرمائی اور اسکی ساتھ اون میں اس کا
علم ضروری پیدا نہیں فرمایا کہ یہ بھی تجلی
ربانی ہے پس جب انہوں نے اس صورت
کا انکار کیا تو اون کے دعوے توحید
کا صدق ظاہر ہو گیا کہ اونھوں نے غیر کی
ربوبیّۃ کا انکار کر دیا اور شاید انقلاب
عن الصواب کا سبب اون کے عقول
پر اہوال کا غلبہ ہوا اس طرح کہ مستبعد نہ
تھا کہ اسپر قیاس کر کے اوس تجلی مثالی
کا بھی انکار کر بیٹھیں جس کا ذکر عنقریب
اسی حدیث میں آتا ہے) پھر ارشاد فرما دیا
گئے کیا تمھارے اور رب تعالیٰ کے
درمیان کوئی علامت ہے جس سے

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QUR'ANIC THOUGHT

رواه فیها اول مرة
فقال انا ربكم
فیقول انت ربنا
الحديث رباب
اثبات رؤية
المومنين ج ۱
والذى ارى
ان هذا التحول
هو ظهوره فى
الصورة الذهنية
المثالية
التى كانوا يعرفونه
بها قبل ذلك
وهذا هو الذى
وعدنا باتيان
ذكره بقولنا
فى سياق
الحديث ويجوز
هذا التحول
فى التجليات
المثالية من

تم اوسکو پہچان لو وہ کہیں گے ہاں پس
ساق کو کھول دیا جاوے گا پس کوئی
ایسا شخص باقی نہ رہے گا جو اللہ کو سجدہ
کرتا ہو دل سے مگر اوسکو سجدہ کی توفیق
ہو جاوے گی اور کوئی ایسا شخص باقی
نہ رہے گا جو تقیہ اور ریاء سے سجدہ کرتا
ہو مگر اللہ تعالے اوسکی کمر کو ایک تختہ
کردیں گے وہ جب بھی سجدہ کرنا
چاہے گا فوراً ہی قفا کے بل گر پڑیگا
(قاضی عیاض نے کہا ہے جیسا کہ نووی
۱۶۵ نے اون سے نقل کیا ہے کہ بعض نے
کہا ہے کہ مراد ساق سے اس جگہ ایک
نور عظیم ہے اور یہ ایک حدیث میں نبی
صلی اللہ علیہ وسلم سے وارد ہوا ہے اھ
میں اشرف کہتا ہوں کہ اون لوگوں میں
اوسوقت اللہ تعالے اوس کے تجلی ربانی
ہونے کا علم ضروری پیدا کردیں گے
اگرچہ اس کے قبل اس تجلی سے اونکو
اوسکی معرفت نہ تھی واللہ اعلم) پھر یہ
لوگ سجدہ سے اپنا سر اوٹھاویں گے
اور اللہ تعالیٰ اپنی ایسی صورت میں منتقل

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QUR'ANIC THOUGHT

بعضها الی بعض
وهذه الصورة
وان کانت
واحدة بالشخص
لکنها یمکن
ان ترے مختلفة
فی ابصار مختلفة
فلا یشکل
انطباق
التصورات
المختلفة علی ۱۶۶
الصورة المتعینة
هذا ولما
یتجلی بصورة
اعلی مما عرفوه
مغایرة له لعدم
حصول حکمة
الامتحان به
لان کل مؤمن
یعتقد ان اللہ تعالی
لیس دون ما اعتقدناه

ہو چکے ہوں گے جس میں ان لوگوں
نے اون کو اول بار (یعنی دنیا میں) دیکھا
تھا (یعنی پہچانا تھا) پھر فرمادیں گے میں
تمھارا رب ہوں وہ لوگ کہیں گے
آپ ہمارے رب ہیں الحدیث (مسلم ج ۱
باب اثبات رویۃ المومنین) اور اسمیں
میں جو سمجھا ہوں یہ ہے کہ اس انتقال
کی حقیقت اوس صورت مثالیہ ذہنیہ
میں ظہور ہے جس کے ذریعہ سے وہ
لوگ حق تعالی کو اس کے قبل دنیا میں
پہچانتے تھے اور یہی تجلی ہے جس کے
مذکور ہونے کا ہم نے اپنے اس قول
میں وعدہ کیا تھا وہ قول یہ ہے "جس کا
ذکر عنقریب حدیث میں آتا ہے" اور
تجلیات مثالیہ میں ایسا انتقال ایک سے
دوسری کی طرف جائز ہے اور یہ صورت
مثالیہ اگرچہ واحد بالشخص ہوگی لیکن
ممکن ہے کہ ابصار مختلفہ میں جب
تصورات مختلفہ مختلف اطوار میں نظر
آوے پس یہ اشکال واقع نہیں ہوتا
کہ تصورات مختلفہ صورت متعینہ پر کیسے منطبق ہونگے

باقی آئندہ

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
GHAZI TRUST FOR QURANIC THOUGHT

ولا يعتقد انه ليس فوق
ما اعتقده
فلو تجلى بصورة اعلى لسوغ
احتمال كونه تجليا ربانيا وما
نفاه فلم يحصل الامتحان فلما
تجلى بصورة ادنى وكان يعتقد
انه ليس ادنى حكم بالنفي فافهم
واعلم ان كل ما ذكرته هنا في
شرح الحديث على اصول القوم
ليس شئ منها قطعيا نعم هو
اقرب من كل ما ذكره اخرون
من العلماء كقول بعضهم في التجلي
الادنى انه بعض الملائكة
ظهر لهم ولا يخفى عليك بعده
وإباء قوله عليه السلام
اتاهم رب العالمين عن هذا
الحمل وكانك عثرت بهذا
التقرير على ما ادعينا من ان
التجلي في الجنة يكون برؤية
الذات وان لم يكن كنهها
وفي الموقف بالمثال كما كان

خوب سمجھ لو اور دیجائے ادنیٰ صورت میں
تجلی فرمانے کے) ایسی صورت میں تجلی نہ فرمانا
جو اون کی پہچانی ہوئی صورت سے اعلیٰ
ہو اس وجہ سے ہے کہ اس سے امتحان
کی حکمت حاصل نہ ہوتی اس لئے کہ ہر مومن
کا یہ تو اعتقاد ہے کہ اللہ تعالے میرے
اعتقاد سے کم نہیں ہے اور یہ کسیکا بھی
اعتقاد نہیں کہ میرے اعتقاد سے فوق بھی
نہیں ہے پس اگر صورت اعلیٰ میں تجلی
فرماتے تو اسکو یہ احتمال ہوتا کہ شاید
۱۶۷ تجلی ربانی ہو اور اسکی نفی نکرتا پس امتحان
حاصل نہ ہوتا اور جب صورت ادنیٰ میں
تجلی فرمائی اور اسکا اعتقاد یہ تھا کہ وہ
ادنےٰ نہیں ہے اسلئے نفی کا حکم کردیا
خوب سمجھ لو اور جاننا چاہیئے کہ میں نے
اسجگہ حدیث کی شرح میں اصول قوم
پر جو کچھ ذکر کیا ہے انمیں کوئی جز قطعی
نہیں البتہ دوسرے علماء نے جو کچھ
ذکر کیا ہے ان سب سے اقرب ضرور ہے
مثلاً بعض نے کہا ہے کہ ادنیٰ صورت
میں تجلی کسی فرشتہ کا ظہور ہوگا اور اسکا

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QURANIC THOUGHT

لموسى عليه السلام بالطور بصورة
النار ولا يمتنع عليه المثال بمعنى
المشارك له في الوصف لقوله تعالى
وله المثل الاعلى ويمتنع عليه
المثل بمعنى المشارك في الماهية
لقوله تعالى ليس كمثله شئ
وهذا المثال وان لم يكن
قديما لكن للتشارك البالغ
الى حد الكمال يكون مرآة للقديم
ولا يلتفت الذهن الى
وجوه التغائر والتمائز بينهما ۱۶۸
فتبصر وتفكر لئلا تضل ولا
تزل فالمقام ادق من الشعر
واحد من السيف ومما يتعلق
بالحديث ما قاله النووي انه
ليس في الحديث تصريح برؤية
المنافقين الله تعالى وانما
فيه ان الجمع الذين فيهم المؤمنون
والمنافقون يرون وهذا
لا يقتضي ان يراه جميعهم وقد
قامت دلائل الكتاب

پورا ہونا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد
اتاہم رب العالمین کا اس سے آپ ہونا ظاہر
ہے اور غالباً تم اس تقریر سے ہمارے
اس دعوے پر آگاہ ہوگئے ہوگے کہ جنت
میں تجلی رؤیت ذات سے ہوگی اگرچہ اسکی
کنہ کا ادراک نہ ہوگا اور موقف میں مثال سے
ہوگی جیسا موسے علیہ السلام کو کوہ طور پر بصورت
نار ہوئی تھی اور حق تعالیٰ پر مثال بمعنی مشارک
فی الوصف ممتنع نہیں چنانچہ ارشاد ہے
ولہ المثل الاعلیٰ اور مثل بمعنی مشارک فی الماہیۃ
ممتنع ہے جیسا ارشاد ہے لیس کمثلہ شئ
اور مثال قدیم نہیں ہوتی لیکن تشارک کامل
کے سبب قدیم کا مرآۃ ہوجاتی ہے اور
ذہن کو وجوہ تغایر و تمایز کی طرف التفات
نہیں ہوتا خوب بصیرت اور تفکر سے
کام لو تاکہ غلطی اور لغزش میں نہ پڑجاؤ کیونکہ
مقام بال سے باریک اور تلوار سے تیز ہے
اور اسی حدیث کے متعلق وہ بات بھی ہے
جو نووی نے کہی ہے کہ اس حدیث میں
اس کی تصریح نہیں ہے کہ منافقین کو بھی
اللہ تعالیٰ کی رؤیت ہوگی صرف حدیث

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
GHAZI TRUST FOR QURANIC THOUGHT

والسنة على ان المنافق
لا يراه سبحانه وتعالى[1]
كقوله تعالى في الكفار
(كلا انهم عن ربهم
يومئذ لمحجوبون) و
اعلم ان الحديث
تستنبط منه مسئلة وهي
انه كما ان الله تعالى قد
عذر من نفى ما لا يعرفه
من الحق مع كونه مثبتا
في الواقع كذلك يعذر
من اثبت ما عرفه منه
مع كونه منفيا في الواقع
لاشتراك العلة وهو
التكليف حسب العلم
كما وقع لبعض المكاشفين
من توهمهم التجلي الروحي
تجليا ربانيا والظن انه يعذر ان
شاء الله تعالى وحمل بعضهم
قول ابراهيم عليه السلام
هذا ربي على مثل هذا

میں یہ ہے کہ ایسی جماعت کو جس میں مومنین
و منافقین دونوں ہوں گے رؤیت ہوگی
اور اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ سب ہی کو
رؤیت ہو اور کتاب وسنت کے دلائل
اسپر قائم ہیں کہ منافق کو حق سبحانہ تعالےٰ
کی رؤیت نہ ہوگی (جیسے ارشاد ہے
(کلا انہم عن ربہم یومئذ لمحجوبون)[1]
اور جاننا چاہیئے کہ حدیث سے ایک مسئلہ
مہمہ مستنبط ہوتا ہے وہ یہ کہ جیسے اللہ تعالیٰ
نے ایسے شخص کو معذور کہا جس نے
حق کے ایسے وصف کی نفی کی جس کی ۱۶۹
اسکو معرفت نہ تھی باوجودیکہ کسی مرتبہ
میں وہ وصف ثبت تھا۔ اسی طرح وہ
شخص بھی معذور رکھا جاوے گا جو ایسے
وصف کو ثابت کرے جسکی اس کو
معرفت ہے گو وہ بعض مرتبہ میں منفی ہو
کیونکہ دونوں جگہ علت معذوریت
کی مشترک ہے اور وہ علت تکلیف ہے
حسب العلم جیسا بعض مکاشفین نے تجلی روح
کو تجلی حق سمجھ لیا امید ہے کہ معذور ہونگے
اور بعض نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے

This file was downloaded from QuranicThought.com

THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QUR'ANIC THOUGHT

العذر ومنهم العارف الرومي
في الدفتر الخامس من المثنوي
بعد اربعة اخماس منه
قبيل قصة الشيخ محمد يقوله ؎
گفت ہذا ربی ابراہیم راد
چونکہ اندر عالم وہم او فتاد
واختاره الشيخ عبد القادر الدهلوي من
اساتذتنا في تفسيره لهذه
القصة واني وان لم ارض
للانبياء لكن ذهاب بعض
اهل الحق اليه كاف ۱۷۰
في جواز احتمال كونه
عذرا والله اعلم

الحديث ينادي مناد
من تحت العرش يوم
القيمة يا امة محمد
اما ما كان لي قبلكم
فقد غفرته لكم
وبقيت التبعات
فتواهبوها بينكم
وادخلوا الجنة برحمتي

قول ہذا ربی کو اسی قسم کے عذر پر محمول کیا
ہے انہیں سے عارف رومیؒ بھی ہیں۔
دفتر خامس کے تین خمس کے بعد شیخ محمد کے
قصہ سے ذرا قبل اس قول میں ؎
گفت ہذا ربی ابراہیم راد
چونکہ اندر عالم وہم اوفتاد
اور ہمارے مشائخ میں سے حضرت شاہ
عبد القادر دہلویؒ نے اپنی تفسیر میں
اسکو اختیار کیا ہے اور اگرچہ مجھکو انبیاء
علیہم السلام کے شان میں یہ پسند نہیں
لیکن بعض اہل حق کا اس طرف جانا اس
عذر محتمل ہونے کے لئے تو کافی ہے
واللہ اعلم۔

حدیث قیامت کے دن ایک ندا کرنے
والا (حق تعالیٰ کی جانب سے) زیر عرش سے
ندا کرے گا اے امت محمد میرا جو کچھ
حق تمہارے طرف تھا اسکو تو معاف
کرچکا اور تمہارے باہمی حقوق باقی رہ
گئے سو تم آپس میں ایک دوسرے کو بخشدو
اور میری رحمت سے جنت میں داخل
ہو جاؤ۔ (باقی آئندہ)

This file was downloaded from QuranicThought.com

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QUR'ANIC THOUGHT

رويناه في سباعيات
أبي اسعد القشيري
من حديث انس وفيه
الحسين بن داؤد البلخي
قال الخطيب ليس بثقة
ف فيه تقوية الرجاء في
حقوق العباد ايضا وتيقوى
هذا الرجاء لمن راقبها
ومن ثم يكون رجاء
الصوفية اقوى كخوفهم ايضا۔
وقد وقع الفراغ بحمد الله تعالى
ونعمته من تاليف الشطر الاول
من اصل التشرف المأخوذ
من تخريج العراقي للتاسع و
العشرين من صفر يوم الجمعة
وقت الضحوة الكبرى
سنة ١٣٥٢ من الهجرة في
الخانقاه الامدادية
دامت بركاتها
من كورة تهانه بهون و
هو مشتمل على مائتي

ہم سے یہ حدیث سباعیات ابی اسعد
قشیری میں حدیث انس سے روایت
کی گئی ہے اور اس میں حسین بن داؤد بلخی
ہے خطیب نے کہا ہے کہ وہ ثقہ نہیں ہے ف
اس حدیث میں حقوق العباد میں بھی رجاء کی
تقویت ہے اور یہ رجاء اس شخص کے
لئے اور زیادہ قوی ہو جاوے گی جو حقوق
العباد کی نگرانی واہتمام رکھے اور اسی مقام
سے صوفیہ کی رجاء اوروں سے زیادہ قوی
ہوتی ہے جیسا کہ ان کا خوف بھی ایسا ہی ہوتا ہے
171 اور بحمد اللہ تعالیٰ اصل تشرف
کی تالیف سے جو کہ تخریج عراقی سے ماخوذ ہے
انتیسویں صفر یوم جمعہ وقت چاشت
۱۳۵۲ ہجری کو خانقاہ امدادیہ واقعہ قصبہ
تھانہ بھون میں فراغت ہوئی اور یہ حصہ
دوسو حدیثوں پر مشتمل ہے ان حدیثوں میں
وہ بھی ہیں جو مقصوداً لائی گئیں اور وہ بھی
ہیں جو کسی دوسری حدیث کے ضمن میں
لائی گئیں مع چندے دیگر حدیثوں کے
جو دوسو سے علاوہ ہیں اور یہ عدد زائد
حدیث مکرر کے عدد کے جو کہ میری تلاش میں

ف تقوية الرجاء حتى في حقوق العباد
تقویت رجاء در حقوق العباد

This file was downloaded from QuranicThought.com

THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QUR'ĀNIC THOUGHT

حدیث ما بین المقصود
والضمنی مع زیادة قلیلة
توازی عدد المکرر وھو
الواحد فیما تتبعت و
عدد ما لیس ثابتا
لفظا مع ثبوت معناہ
نبقی مائتان وصارت
مع احادیث حقیقة
الطریقة خمسمائة وخمسین

صرف ایک ہے (احب الاعمال الی اللہ
ادومہا) اور بعض ایسی روایات کے عدد کے
جو کہ لفظاً ثابت نہیں گو معنیً ثابت ہیں۔
برابر ہے پس دو سو حدیثیں باقی رہ
گئیں اور یہ حقیقۃ الطریقۃ کی حدیثوں سے
ملکر ساڑھے پانسو ہو گئیں اور اگر اس میں
سے مشترک کو منہا کر دیا جاوے گا جو انشاء اللہ
تعالیٰ پچاس سے متجاوز نہ ہونگی تب بھی باقی
حدیثیں پانسو[له] سے کم نہ رہیں گی اور فوائد کی

[له] اور یہ سب احادیث کہ دلائل ہیں مسائل تصوف کے ان آیات کے علاوہ ہیں جو رسالہ مسائل السلوک
میں ان مسائل کے اثبات کے لئے جمع کی گئی ہیں ان مسائل کی تعداد اسکی دونوں جلدوں میں جیسا کہ ۱۷۲
سلسلہ کے نمبروں میں منضبط ہیں پانچ کم چودہ سو ہیں جن میں بعض آیات سے متعدد مسائل بھی ثابت
ہوئے ہیں مگر اس کے ساتھ ہی اسمیں جو رسالہ تائید الحقیقۃ ملحق ہے اوس کے مسائل کی تعداد بالاستیعاب
نہیں لکھی گئی۔ اگر اس تعداد متروک اور اس تعدد کو تخمیناً برابر ہی لیا جاوے تو بھی پانچ کی کسر کا اعتبار
نہ کر کے سو کم ڈیڑھ ہزار آیات کا عدد محفوظ رہے گا اور ان پانچ سو احادیث کی ملا کر سو کم دو ہزار دلائل ہوں گے
اور بفضلہ تعالیٰ اس وقت تک مسائل و مواعظ کا (جو کہ شائع یا صالح للاشاعۃ ہو چکے ہیں) عدد (۴۴۴) تک پہونچا
ہے جیسا کہ رابعۃ التابعۃ مع الحاشیہ میں بذیل مضمون دوم مذکور ہے اگر انہیں سے چھوٹے رسالوں کا یا جو
کسی دوسرے رسالہ کا جزو ہے ان کا عدد تخمیناً (۴۴) قرار دیکر اسکو کم کر کے پھر بھی بقیہ میں جو مسائل
قواعد کلیہ شرعیہ سے کہ وہ بھی احکام کے دلائل ہیں یا نصوص جزئیہ سے ثابت ہوئے ہیں۔ اگر
فی وعظ اور فی کتاب میں تین تین مسئلہ کی دلیلیں فرض کی جاویں اور یہ عدد کچھ بھی نہیں واقع میں
اس سے بہت زیادہ ہیں چنانچہ اس وقت ایک دوست صرف مواعظ میں سے ہر نوع کے

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QURANIC THOUGHT

ولوطرح منها المشترك الذے
لا تتجاوز عن خمسين انشاء الله
تعالیٰ ما انقصت عن خمسائة
ووقع الفراغ من تحرير الغوائد
تحت كل حديث اليوم للتاريخ
المذكور والشهر المذكور

تحریر سے جو کہ ایک ایک حدیث کی تحت میں
ہیں نیز تاریخ و ماہ مذکور میں فراغ ہوا
صرف سنہ بدل گیا یعنے ۱۳۴۵ھ ہو تھا
(اور فوائد ہی کے ساتھ ترجمہ سے بھی فراغ ہوا)
بجز چند سطروں کے جو ایک وقتی عذر کے
سبب وقت مذکور کے بعد لکھی گئیں کہ وہ

(بقیہ نوٹ صـ۱۷۲) مضامین کا جدا جدا انتخاب کر رہے ہیں جیس کا ذکر ثالثہ التابعہ میں بذیل مضمون سوئم کیا گیا ہے اگر یہ مکمل ہوگیا تو اس عدد کا قلیل ہونا معاینہ میں آجاوے گا اور دوسرے رسالوں کا تتبع الگ رہا۔ لیکن باوجود اِس کے اگر فی الحال یہی عدد فرض کر لیا جاوے تب بھی چار سو رسالوں میں بارہ سو ادلہ ہوتی ہیں اور ماسبق انیس سو سے ملاکر تین ہزار سے سو زیادہ ادلہ کا عدد پہونچتا ہے اور بعد
۱۷۳ فرض تساوی اثبات المتعدد بالواحد واثبات الواحد بالمتعدد کہ فرض قریب ہے اوسط عدد مسائل کا بھی اسیقدر ہوتا ہے اور اگر اس رسالہ تشرف کی دوسری جلد کی بھی توفیق ہوگئی جیسا اس کے خاتمہ کی اخیر سطروں میں اسکی طرف اشارہ بھی ہے تو وہ ادلہ اسپر مزید ہیں اور اگر میں فن اعتبار کی دلالات کا بھی اخذ کرتا تو اس سے چند گونہ عدد بڑھ جاتا۔

تحدیث بالنعمۃ۔ اب حق تعالیٰ کی ایک نعمت عظمیٰ کا ذکر کرتا ہوں کہ جو فن (یعنی تصوف) آج سے دلائل کے اعتبار سے تو گویا بے جان اور مسائل کے اعتبار سے بے نشان ہو چکا تھا چنانچہ جو بعض ادلہ اس کے زبانوں پر مشہور اور غیر محققین کے ملفوظات و مکتوبات میں مذکور تھے ان کے اکثر حصہ میں یا کتاب و سنت کی تحریف تھی یا تخیلات شاعری کی تصریف تھی جس سے وہ فن اہل ظاہر کی تکذیب بلکہ استہزاء کا محل بن گیا تھا اور محققین کے کلام سے تتبع کرنے کی کسکو ہمت خصوصاً جو طالب بھی نہ ہو سو اور اسی کے قریب قریب مسائل کی حالت تھی کہ بجز چند مسائل کے اور وہ بھی نہایت مجمل بلکہ مبہم عنوان سے کوئی مسئلہ خصوص صحیح مسئلہ کان میں بھی نہ پڑتا تھا جس فن کی یہ نوبت

This file was downloaded from QuranicThought.com

THE PRINCE GHAZI TRUST FOR QUR'ANIC THOUGHT

بتبديل السنة وهو ۱۳۴۳ه من الهجرة الى سطور معنى دو ده حررت لعذر وقتي بعد الوقت المذكور ولولاه لما تاخرت ولعلى اوفق لتاليف شطره الباقي ويكون ماخوذا من غير العراقي والامر كله لله وافوض امري الى الله

عذر نہ ہوتا تو یہ تاخر نہ ہوتا اور شاید اس کے حصہ باقیہ کی جو کہ غیر عراقی سے ماخوذ ہوگا تالیف کے لئے بھی مجکو توفیق ہوجاوے اور سب اختیارات حق تعالی کو ہیں اور میں اپنے سب کام اللہ ہی کے سپرد کرتا ہوں + تمام شد

(بقیہ نوٹ صفحہ ۱۳۲) پہونچ گئی ہو گیا خدا تعالی کی یہ تہوڑی نعمت ہے کہ وہ ایسا زندہ ہوا جیسا بفضلہ تعالی ائمہ طریقت کے عہد مبارک میں تہا اور اب انشاء اللہ تعالی قرون متطاولہ تک اس کے زندہ رہنے کی توقع کی جاتی ہے والله الحمد اور اسمیں احقر کا آلیت رسمیہ بلکہ اسمیہ سے زائد کچھ دخل نہیں منعم حقیقی حضرت حق سبحانہ وتعالی ہیں اور واسطہ انعام حضرت مرشد علیہ الرحمۃ بقول ایک حکیم کے ؎

کار زلف تست مشک افشانی اما عاشقان — مصلحت را تہمتے بر آہوئے چیں بستہ اند ۱۷۴

اور بقول دوسرے حکیم کے ؎

گلے ناچیز بودم — ولیکن مدتے با گل نشستم
جمال ہمنشیں در من اثر کرد — وگرنہ من ہماں خاکم کہ ہستم

اب اس حاشیہ کو اس اظہار شکر اور اقرار عجز پر ختم کرتا ہوں ؎

شکر نعمت ہائے تو چندانکہ نعمت ہائے تو — عذر تقصیرات ما چندانکہ تقصیرات ما

۱۲ منہ عفی عنہ

وقفية الأمير غازي للفكر القرآني
THE PRINCE GHAZI TRUST
FOR QUR'ĀNIC THOUGHT

To: www.al-mostafa.com

This file was downloaded from QuranicThought.com